بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 18

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

13رشوال 1444 ہجری قمری ● 4رہجرت 1402 ہجری شمسی ● 4رمئی 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَاَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰہَ عِنۡدَہٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ

(سورۃ انفال:29)

ترجمہ: اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہیں اور یہ (بھی) کہ اللہ کے پاس ایک بہت بڑا اجر ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 راپریل 2023 کو مسجد مبارک اسلام آباد، یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جتنا زیادہ کوئی دولتمند ہے اتنا ہی زیادہ وہ محتاج ہے سوائے اس شخص کے جو مال اس اس طرح خرچ کرے

(2388) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپؐ نے احد پہاڑ کو دیکھا تو آپؐ نے فرمایا: یہ (پہاڑ) میرے لئے سونا بنا دیا جائے تو بھی مجھے پسند نہیں کہ اس میں سے ایک دینار میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے، بجز اُس دینار کے جو قرضہ ادا کرنے کیلئے رکھوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: جتنا زیادہ کوئی دولتمند ہے اتنا ہی زیاد وہ محتاج ہے سوائے اس شخص کے جو مال اس اس طرح خرچ کرے۔

اِنَّ الۡاَکۡثَرِیۡنَ ھُمُ الۡاَقَلُّوۡنَ: حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں: یہ جملہ جوامع الکلم میں سے ہے اور اسکا مفہوم یہ ہے کہ دولتمندی روپیہ جمع کرنے میں نہیں ہے بلکہ اکثر دولتمند اخلاق فاضلہ سے محروم ہونے کی وجہ سے تہی دست ہیں۔ دولتمندی دولت جمع کرنے میں نہیں بلکہ دائیں بائیں خرچ کرنے میں ہے یعنی دینی اور دنیاوی ضرورتوں میں خرچ کرنے سے دولت کی غرض پوری ہوتی ہے۔ وہ شخص جس نے روپیہ جمع رکھا اور حقوق کی ادائیگی میں خرچ نہ کیا، وہی سب سے زیادہ قلاش ہے مگر جس شخص نے اپنی دولت سے حقوق ادا کئے وہی دراصل غنی ہے کہ اس نے دولت کی اصل غرض حاصل کرلی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دولت سے متعلق یہ نظریہ غایت درجہ حکیمانہ ہے۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الاستقراض، مطبوعہ 2008 قادیان)

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 14 راپریل 2023ء (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

خطبہ عید الضحیٰ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 2022ء (مکمل متن)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز جوابات

وصایا | نماز جنازہ حاضر وغائب

واقفین نو خدام کینیڈا کی حضور انور سے آن لائن ملاقات

خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب | خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے

اوّل خدا کی توحید اختیار کرو، دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

جماعت کے باہم اتفاق ومحبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑا ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کیلئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کیلئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوتی تھی۔ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ (آل عمران: 104) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کیلئے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 457، مطبوعہ 2018 قادیان)

ہر شخص کے مال میں اُس کے رشتہ داروں، مساکین اور مسافروں کا حق ہے

کسی کا مال اس کا خالص مال نہیں ہوتا بلکہ اس میں دوسروں کے حقوق شامل ہوتے ہیں

سیّدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 27 وَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ وَالۡمِسۡکِیۡنَ وَابۡنَ السَّبِیۡلِ وَلَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِیۡرًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ہر شخص کے مال میں رشتہ داروں، مساکین اور مسافروں کا حق ہے۔ رشتے دار انسان کی کمائی میں کئی طرح مدد کا موجب ہوتے ہیں۔ اس لئے اسکے مال میں ان سب کا حق ہوتا ہے مثلاً والدین نے ایک بیٹے کو پڑھا دیا اور وہ کسی اعلیٰ عہدہ پر پہنچ گیا اور باقی بھائی علم سے محروم رہے تو اس عہدہ دار کے مال میں باقی بھائیوں کا بھی حق ہے کیونکہ جس روپے سے اس کو تعلیم دلائی گئی تھی اس میں ان سب کا حق تھا۔

مساکین اور ابن السبیل کا بھی اللہ تعالیٰ نے حق قرار دیا ہے اور دوسری جگہ کھول کر بھی بتایا ہے وَفِیۡۤ اَمۡوَالِھِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ (ذاریات رکوع 1) کہ انسان کے اموال میں سائل وغیرہ کا بھی حق ہوتا ہے۔ مساکین کا حق قرار دینے کی ایک تو یہ وجہ ہے کہ دنیا میں امیر غریب بدلتے رہتے ہیں۔ جو آج غریب ہیں کبھی امیر تھے اور جو آج امیر ہیں کبھی غریب تھے اور اس وقت کے امیروں نے اُن سے حسن سلوک کیا تھا۔ پس ساری دنیا کو اگر مجموعی نگاہ سے دیکھا جائے تو کسی کا مال اس کا خالص مال نہیں بلکہ اس میں دوسروں کے حقوق شامل ہیں۔ دوسری وجہ اسکی یہ ہے کہ دنیا کی سب اشیاء اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کیلئے بحیثیت جماعت پیدا کی ہیں نہ کہ زید یا بکر کیلئے۔ پس اگر زید اور بکر کسی وجہ سے زیادہ مالدار ہوگئے ہوں تو اس سے ان باقی لوگوں کا حق باطل نہیں ہوجاتا جو دنیا کی چیزوں کی ملکیت میں زید اور بکر کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ بیشک بوجہ خاص محنت کے زید یا بکر کا زائد حق اسلام تسلیم کرتا ہے لیکن ان کو مالک بلاشرکت غیر نہیں تسلیم کرتا۔

مسافروں کا حق اس طرح کہ جب یہ دوسری جگہ کی طرف جاتا ہے تو وہ اس سے حسن سلوک کرتے ہیں۔ پس دوسرے مقام کے مسافر کی خدمت کرنا اس کا فرض ہے تا حق ضیافت ادا ہوتا رہے۔ ابن السبیل کے حق کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی بستی میں جاؤ تو تین دن تک کی ضیافت کا تم کو حق ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر بستی والے نہ دیں۔ فرمایا چھین کر بھی لے سکتے ہو۔ (ابوداؤد جلد ثالث کتاب الاطعمۃ باب ماجاء فی الضیافۃ) یہ حکم اس وقت کیلئے ہے جب اسلامی تمدن جاری ہو کیونکہ ان ایام میں دوسرے لوگ اس سے ضیافت کا حق لے سکیں گے۔ اس حکم کو اگر دنیا میں جاری کیا جائے تو بہت سی خرابیاں جو ہوٹلوں اور سراؤں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں دنیا سے دور ہو جائیں اور غرباء کیلئے بھی دنیا کا سفر جو اعلیٰ تربیت کا ایک ذریعہ ہے آسان ہو جائے مگر افسوس کہ خود مسلمانوں نے بھی اس حکم کو بھلا رکھا ہے۔

مسافروں سے حسن سلوک کا یہ عام حکم دنیا سے بہت سے فتنے مٹانے کا موجب ہے کیونکہ لڑائی جھگڑا منافرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس طرح مہمان نوازی کا رواج ہو تو منافرت دور ہو جائے اور گاؤں اور ملکوں کے جھگڑے مٹ جائیں۔ وہ لوگ جو کسی دوسرے ملک کی مہمان نوازی سے فائدہ اٹھا چکے ہوں کبھی بھی جلدی سے ان کے خلاف لڑنے پر آمادہ نہ ہونگے سوائے خبیث ارواح کے جو نسبتاً تھوڑی ہوتی ہیں۔ نیز اس حکم سے گاؤں اور قصبوں کے نظام کی بنیاد بھی پڑتی ہے کیونکہ مہمان نوازی سارے گاؤں پر واجب کی گئی ہے۔ پس اس حکم کے پوا کرنے کیلئے ہر گاؤں والے ایک ایسے نظام کی پابندی پر مجبور ہوں گے جس کے ماتحت سارا گاؤں مہمانوں کی خدمت کر سکے اور یہ نظام ان کے دوسرے کاموں میں بھی مفید ثابت ہوگا۔

لَا تُبَذِّرۡ۔ پھر فرمایا کہ اوپر کے احکام میں مال کو خرچ کتنے کی جو نصیحت کی گئی ہے اس کا یہ مطلب نہ سمجھنا کہ مال کو لٹا دینا چاہئے ہم نے اُنہی اخراجات کا حکم دیا ہے جو ضروری ہیں۔ بے فائدہ مال لٹانے کا حکم نہیں دیا۔

(تفسیر کبیر، جلد چہارم، صفحہ 323، مطبوعہ 2010 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

نماز جنازہ کیلئے کوئی مکروہ اوقات نہیں ہیں، نماز فجر اور نماز عصر کے بعد جس طرح نفلی نماز ادا کرنے کی ممانعت ہے، نماز جنازہ کی ادائیگی کیلئے ایسی کوئی ممانعت نہیں

اگر مجبوری ہو تو جس طرح نماز باجماعت دوبارہ ہوسکتی ہے اسی طرح جمعہ بھی دوبارہ ہوسکتا ہے

ایسا صرف حسبِ ضرورت اور مجبوری ہوسکتا ہے، نیز اس کیلئے انتظامیہ کی اجازت بھی ضروری ہے اور جس مسجد میں جمعہ ہو چکا ہو وہاں دوبارہ جمعہ نہ پڑھا جائے بلکہ کسی اور جگہ پر پڑھا جائے لیکن اگر دوسری جگہ کا انتظام ممکن نہ ہو تو اسی مسجد میں محراب سے پیچھے صحن میں یا مسجد کی کسی ایک طرف دوسرا جمعہ پڑھ لیا جائے

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط:51)

سوال کینیڈا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ غیر مسلموں کے سامنے ہم جنس پرستی کو کیسے غلط ثابت کیا جائے۔ نیز یہ کہ خدا تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرنے کیلئے ہم کہتے ہیں کہ کائنات کا بنانے والا کوئی تو ہوگا کیونکہ کوئی چیز خود سے نہیں بن سکتی۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو کس نے بنایا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 24/دسمبر 2021ء میں ان سوالات کے درج ذیل جواب عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو کسی مقصد کیلئے پیدا کیا ہے۔ اسی لیے فرمایا رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا۔ (آل عمران: 192) یعنی اے ہمارے رب! تو نے کسی چیز کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔

پس شادی کے بعد مرد اور عورت کے باہمی تعلقات کا بھی ایک مقصد ہے، جو عفت و پاکدامنی، حفظان صحت، بقائے نسل انسانی اور حصول مودت و سکینت ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں جسمانی اعضاء بھی ایک خاص مقصد کیلئے عطا فرمائے ہیں۔ کھانا کھانے کیلئے منہ بنایا ہے اب اگر کوئی اس منہ کے ذریعہ گند بلا اور ریت مٹی کھانے لگ جائے تو اسے عقلمند تو نہیں کہا جا سکتا۔

ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ ہوائی جہاز وغیرہ اڑانے کیلئے ایوی ایشن کے اصول و ضوابط بنے ہوئے ہیں اور گاڑی چلانے کیلئے ٹریفک کے قوانین موجود ہیں۔ اب یہ تو نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص سوچے سمجھے بغیر اور کسی قانون کی پابندی کیے بغیر جہاز اڑانے کی کوشش کرے یا اسے سڑکوں پر دوڑانا شروع کر دے۔ اسی طرح کوئی ٹریفک کے قوانین کی پابندی کیے بغیر گاڑی سڑک پر لے آئے۔ پھر دنیا کے سب ممالک نے اپنے اپنے ملکوں میں آنے جانے کیلئے Immigration کے قوانین بنائے ہوئے ہیں۔ کیا ممکن ہے کہ کوئی شخص ان قوانین کی پابندی کیے بغیر کسی بھی ملک میں داخل ہو جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کو زندگی گزارنے کیلئے کچھ قوانین اور اصول وضوابط کا پابند بنایا ہے۔ اگر انسان ان قوانین کو توڑے گا تو وہ یقیناً خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوگا۔

ہم جنس پرستی چونکہ قانون قدرت کی خلاف ورزی ہے، اس لیے پھر اس کے نتیجہ میں برائیاں اور بیماریاں پھیلتی ہیں اور یہ ثابت شدہ بات ہے کہ ہم جنس پرست لوگ ایڈز وغیرہ کی بیماری کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جانور بھی اپنی بقائے نسل کیلئے اپنے جوڑے کے ساتھ ہی جنسی تعلقات استوار کرتے ہیں۔ اسکے مقابل پر انسان جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کہہ کر ساری دنیا کی مخلوق پر ایک فضیلت عطا فرمائی ہے اگر وہ کسی ایسے طریق پر اپنے جنسی جذبات کا اظہار کرے جس کا کوئی مقصد نہ ہو اور جو فعل اس کی بقائے نسل کا بھی موجب نہ ہو تو پھر وہ اشرف المخلوقات تو کیا ایک عام انسان بلکہ جانوروں سے بھی نچلے درجہ پر چلا جاتا ہے۔

انسان اگر عقل سے کام لے تو اسے سمجھ آئے گی کہ اللہ تعالیٰ نے جنسی اعضاء بھی خاص مقصد کیلئے بنائے ہیں۔ لیکن ہم جنس پرستی کے شکار لوگ صرف شہوت کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں۔ پھر ایک طرف وہ اس برائی میں مبتلا ہیں اور دوسری طرف ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد بھی ہو، جس کیلئے پھر وہ دوسروں کے بچوں کو Adopt کرتے ہیں۔

اصل میں تو یہ سب دجالی چالیں ہیں جن کے ذریعہ دجال انسان کو اسکی پیدائش کے اصل مقصد سے دور ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ ان شیطانی کاموں سے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت انسان کو خدا اور مذہب سے دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ کسی طریقہ سے انسان کا خدا تعالیٰ پر اعتماد ختم ہو جائے۔ ہم جنس پرستی نہ کوئی جسمانی بیماری ہے اور نہ ہی یہ پیدائشی طور پر کسی انسان میں ودیعت کی گئی ہے۔ اس برائی کے شکار لوگوں میں سے اکثر کو بچپن میں غلط قسم کی فلمیں وغیرہ دیکھ کر یہ گندی عادت پڑ جاتی ہے اور کچھ معاشرہ بھی انہیں خراب کر رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب اسکولوں میں ایسے مضامین پڑھائے جاتے ہیں تو اس سے بچوں اور نوجوانوں میں زیادہ frustration پیدا ہوتی ہے اور بعض بچے اور نوجوان اس برائی میں پڑ جاتے ہیں۔

ہم ایسے لوگوں کو بُرا نہیں سمجھتے لیکن یہ فعل جس کو اللہ تعالیٰ نے بُرا کہا ہے وہ بہرحال بُرا ہے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو سزا بھی دی۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے آج سے کئی ہزار سال پہلے ایک قوم کو اس برائی کی وجہ سے سزا دی ہو لیکن آجکل لوگ وہی برائی کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو سزا نہ دے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے مختلف طریقے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس معاملہ میں سزا بھی دی تھی۔ اب بھی اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کرے گا کہ ایسے لوگوں کا کیا کرنا ہے لیکن ہماری ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کو ان بُرے کاموں میں پڑنے سے بچائیں کیونکہ ہم مذہبی لحاظ سے اس چیز کو بُرا سمجھتے ہیں۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر چیز کو کسی نہ کسی ذات یا ہستی نے بنایا ہے اور سائنس بھی اس بات کو مانتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز خود بخود نہیں ہے۔ اس اصول کو دیکھ لیا جائے تو بات سمجھ آ جائے گی۔ پس اس طرح اوپر چلتے چلتے کہ اس کو کس نے بنایا اور اس کو کس نے بنایا جہاں جا کر بات رُکے گی وہی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ سائنس اسے نیچر کہتی ہے اور ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق اس ہستی کو خدا تعالیٰ کی ذات مانتے ہیں۔

باقی خدا تعالیٰ کی لامحدود ہستی انسانی محدود علم سے بہت بالا اور برتر ہے اسکے متعلق ہمارا ایمان وہی ہے جو قرآن کریم نے ہمیں عطا فرمایا ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○اَللّٰهُ الصَّمَدُ○لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○ (سورۃ الاخلاص) یعنی تو کہہ دے کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اللہ وہ ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں (اور وہ کسی کا محتاج نہیں) نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے۔ اور اس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال میں ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے حاجت مند ہیں۔ ذرہ ذرہ اس سے زندگی پاتا ہے۔ وہ کل چیزوں کیلئے مبداء فیض ہے اور آپ کسی سے فیضیاب نہیں۔ وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ اور کیونکر ہو کہ اسکا کوئی ہم ذات نہیں۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 417) حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے۔ نہ کوئی ذات اس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی یعنی انادی اور اکال ہے نہ کسی چیز کی صفات اس کی صفات کی مانند ہیں۔ انسان کا علم کسی معلم کا محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر اس کا علم کسی معلم کا محتاج نہیں اور باایں ہمہ غیر محدود ہے۔ انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے اور محدود ہے مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور محدود نہیں۔ اور انسان کی بینائی سورج یا کسی دوسری روشنی کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے اور غیر محدود ہے۔ ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے اور نیز وقت کی محتاج اور پھر محدود ہے لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے نہ کسی وقت کی محتاج اور غیر محدود ہے کیونکہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں۔ (لیکچر لاہور، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 154،155)

سوال نارووال پاکستان سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار بھجوایا کہ کیا نماز جنازہ نماز ہے یا اسے ایسے ہی نماز کا نام دے دیا گیا ہے کیونکہ اس کیلئے مکروہ اوقات کا خیال نہیں رکھا جاتا؟ نیز کیا ایک مسجد میں دو جمعے ہو سکتے ہیں؟ ربوہ میں ڈیوٹی والے اسی مسجد میں علیحدہ خطبہ دے کر الگ جمعہ پڑھتے ہیں، جبکہ فقہ احمدیہ میں اسکی نفی کی گئی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 7/جنوری 2022ء میں ان سوالات کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب نماز جنازہ بھی ایک طرح کی نماز ہی ہے لیکن چونکہ اس میں نماز جنازہ ادا کرنے والوں کے سامنے مرنے والے کی نعش موجود ہوتی ہے اس لیے اس میں رکوع و سجود نہیں رکھے گئے تا کہ کسی بھی قسم کے شرک کا احتمال پیدا نہ ہو۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں جہاں مختلف نمازوں کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں، وہاں نماز جنازہ کی بھی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: ان نمازوں کے علاوہ ایک ضروری نماز جنازہ کی نماز ہے۔ یہ فرض کفایہ ہے...... جنازہ کی نماز میں دوسری نمازوں کے برخلاف رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا بلکہ اسکے سب حصے کھڑے ادا کیے جاتے ہیں...... اس نماز کے چار حصے ہوتے ہیں۔ امام قبلہ رو کھڑا ہو کر بلند آواز سے سینہ پر ہاتھ باندھ کر تکبیر کہہ کر اس نماز کو شروع کرتا ہے۔ اس نماز سے پہلے اقامت نہیں کہی جاتی۔

(تفسیر کبیر، جلد اوّل، صفحہ 115)

نماز جنازہ کیلئے کوئی مکروہ اوقات نہیں ہیں۔ فقہاء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد جس طرح نفلی نماز ادا کرنے کی ممانعت ہے، نماز جنازہ کی ادائیگی کیلئے ایسی کوئی

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

”یادرکھو جب تک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دل وجگر میں سرایت نہ کرے اور وجود کے ذرے ذرے پر اسلام کی روشنی اور حکومت نہ ہو کبھی ترقی نہ ہوگی“ (حضرت مسیح موعودؑ)

قیامت کے دن میری شفاعت کے اعتبار سے لوگوں میں سے سب سے زیادہ
خوش بخت شخص وہ ہوگا جس نے اپنے خالص دل یا اپنے خالص نفس کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کیا ہوگا (الحدیث)

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ماننے کی توفیق عطا فرمائی
جنہوں نے اسلامی احکام کو کھول کر ان کی گہرائی اور حکمت کے ساتھ ہمیں بتایا، جہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گہرائی کے بارے میں ہمیں بتایا
وہاں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں بھی ہمیں بتایا

”جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے اس وقت تک کہ نابود ہو جائے خدا کا قانونِ قدرت یہی ہے کہ وہ توحید کی ہمیشہ حمایت کرتا ہے“ (حضرت مسیح موعودؑ)

فتح مکہ کے موقع پر ہزاروں بت پرستوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی برتری دیکھی

”ایک بات ہے جس میں کوئی تغیر نہیں اور وہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ، اصل یہی بات ہے اور باقی جو کچھ ہے وہ سب اسکے مکملات ہیں“ (حضرت مسیح موعودؑ)

”کلمہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کہ میرا معبود، محبوب اور مقصود خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں“ (حضرت مسیح موعودؑ)

”جو شخص اپنے بھائی کا حق مارتا ہے یا خیانت کرتا ہے یا دوسری قسم کی بدیوں سے باز نہیں آتا، میں یقین نہیں کرتا کہ وہ توحید کا ماننے والا ہے
کیونکہ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کو پاتے ہی انسان میں ایک خارق عادت تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے“ (حضرت مسیح موعودؑ)

”تبدیلی اسی وقت ہوتی ہے اور اسی وقت وہ سچا موحد بنتا ہے جب یہ اندرونی بت تکبر، خود پسندی، ریاکاری، کینہ، عداوت، حسد و بخل،
نفاق و بدعہدی وغیرہ کے دُور ہو جاویں، جب تک یہ بت اندر ہی ہیں اس وقت تک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے میں کیونکر سچا ٹھہر سکتا ہے؟“ (حضرت مسیح موعودؑ)

لیلۃ القدر تو حقیقت میں اس وقت ملتی ہے جب ہم اپنا سب کچھ اپنا ہر قول اور فعل اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرنے کیلئے تیار ہو جائیں اور اس پر عمل کرنے والے ہوں
اور پھر اسے مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور یہی وہ حقیقی نشانی ہے جو لیلۃ القدر کے پانے کی ہے......اصل نشانی یہ ہے کہ کیا انقلاب ہمارے دلوں میں پیدا ہوا

اگر ہم اپنی حالتوں میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کرلیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنا معبود اور مقصود
اور محبوب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو بنالیں، دنیا سے زیادہ ہمیں خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کو پانا ہمارا مقصود ہو تو یہ انقلاب جلدی بھی آسکتا ہے
اس آخری عشرے سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے، حقیقی طور پر لیلۃ القدر حاصل کرنے کیلئے
ہمیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے کلمہ کو اپنے دل و دماغ کی آواز بنانا ہوگا، اپنے ہر عمل پر لاگو کرنا ہوگا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

ان دنوں میں دنیا کے عمومی امن و استحکام کیلئے بھی دعا کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ انسانیت پر رحم اور فضل فرمائے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں کلمہ طیبہ میں مذکور توحید الٰہی کے کمالات اور نبی اکرم ﷺ کی عالی شان رسالت کا بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 راپریل 2023ء، بمطابق 14 رشہادت 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وہ کلمہ ہے جو توحید کی بنیاد ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو آگ پر حرام کر دیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب المساجد فی البیوت......الخ حدیث 425)

پس جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اس کی توجہ چاہتے ہوئے، اس کی طرف جھکتے ہوئے، اپنی توجہ کو خالص اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے ہوئے انسان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کر دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللّٰہ......حدیث 6423)

ایک جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ پر اس کو حرام کر دے گا۔ اور یہی تعلیم تھی جو تمام انبیاء لے کر آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ سب سے افضل کلمہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ہے۔ (موطا امام مالک، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الدعاء، حدیث 501، جلد 1، صفحہ 536 مطبوعہ مکتبۃ البشریٰ کراچی)

پس یہ تعلیم ہے جو تمام انبیاء کی ہے لیکن بدقسمتی سے انہی انبیاء کی قوموں نے جنہوں نے یہ تعلیم دی تھی اس تعلیم کو براہِ راست یا بالواسطہ بھول کر شرک کا ذریعہ بنا لیا۔ اصل تعلیم کو بھول گئے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ

تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں شامل کر کے وہ کامل تعلیم دی جس نے شرک کا بکلی خاتمہ کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کا حقیقی سبق دے کر ہماری دنیا و عاقبت سنوارنے کے سامان فرمائے۔

پس اب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم پر عمل کرے گا اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار خالص ہو کر کرے گا وہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بھی بنے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بھی حصہ پائے گا جس کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری شفاعت کے اعتبار سے لوگوں میں سے سب سے زیادہ خوش بخت شخص وہ ہوگا جس نے اپنے خالص دل یا اپنے خالص نفس کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کیا ہوگا۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الحرص علی الحدیث، حدیث 99)

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کیلئے خالص دل کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار ہے جس میں دنیا کی ملونی نہ ہو وہی آپ کی شفاعت کا حصہ دار ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آخری اور کامل نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے شفاعت کا اختیار دیا۔ آپ پر ایمان بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ضروری ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقام کا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ذکر فرمایا ہے۔ فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو صدق دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ کی گواہی دے مگر اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کر دے۔ (صحیح البخاری کتاب العلم باب من خص بالعلم قوماً دون قوم ...... حدیث 128) ایک جگہ خالی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے دوسری جگہ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ بھی شامل ہے۔ پس اب توحید کا اقرار اور اعلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ کے آخری اور کامل نبی ہونے کے اقرار کے بغیر ممکن نہیں۔ آپؐ ہی ہیں جنہوں نے اپنی امّت میں شرک کے مکمل طور پر ختم کرنے کا اعلان فرمایا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے اس شخص سے مکمل طور پر بیزاری کا اعلان فرمایا جو کسی بھی رنگ میں معمولی سے شرک کا بھی اظہار کرنے والا ہو۔ مگر باوجود اسکے مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو اس قسم کے مخفی شرک کے مرتکب ہیں جن کی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے مناہی فرمائی ہے۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے اسلامی احکام کو کھول کر ان کی گہرائی اور حکمت کے ساتھ ہمیں بتایا۔ جہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی گہرائی کے بارے میں ہمیں بتایا وہاں مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں بھی ہمیں بتایا۔

اس وقت میں اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش کروں گا جو اس مضمون پر بڑی خوبصورتی سے روشنی ڈالتے ہیں اور ہمیں بھی اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ اس مضمون کی گہرائی کو سمجھتے ہوئے ہمیں کس طرح اپنے جائزے لینے چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمودہ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ (المائدۃ:4) کی تشریح آپ ہی فرما دی کہ اس میں تین نشانیوں کا ہونا از بس ضروری ہے۔'' آپ نشانیاں بیان کر رہے تھے جس میں پہلا تھا اَصۡلُهَا ثَابِتٌ (ابراہیم:25) جس کی جڑیں مضبوطی سے قائم ہوں۔ دوسری نشانی ہے فَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ (ابراہیم:25) کہ اس کی شاخیں آسمان کی بلندی تک پہنچی ہوئی ہیں۔ تیسری نشانی تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَهَا کُلَّ حِیۡنٍ (ابراہیم:26) ہر وقت تازہ پھل دیتی ہے۔ پس اسلام ہی وہ دین ہے جو اس معیار پر پورا اترتا ہے۔

بہر حال اَصۡلُهَا ثَابِتٌ کی وضاحت کرتے ہوئے جو پہلی نشانی ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ ''...... اصول ایمانیہ جو پہلی نشانی ہے جس سے مراد کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے۔'' یعنی اَصۡلُهَا ثَابِتٌ کو اگر ثابت کرنا ہے تو اس کی پہلی نشانی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے۔ فرمایا کہ ''اس کو اس قدر بسط سے قرآن شریف میں ذکر فرمایا گیا ہے کہ اگر میں تمام دلائل لکھوں تو پھر چند جزو میں بھی ختم نہ ہوں گے۔'' کتابیں لکھی جائیں گی۔ ''مگر تھوڑا سا ان میں سے بطور نمونہ کے ذیل میں لکھتا ہوں جیسا کہ ایک جگہ یعنی سیپارہ دوسرے سورۃ البقر میں فرماتا ہے اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ وَ الۡفُلۡكِ الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَ بَثَّ فِیۡهَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّةٍ وَّ تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَ السَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ (البقرۃ:165)

یعنی تحقیق آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے اختلاف اور ان کشتیوں کے چلنے میں جو دریا میں لوگوں کے نفع کیلئے چلتی ہیں اور جو کچھ خدا نے آسمان سے پانی اتارا اور اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا اور زمین میں ہر ایک قسم کے جانور بکھیر دیئے اور ہواؤں کو پھیرا اور بادلوں کو آسمان اور زمین میں مسخر کیا۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے وجود اور اسکی توحید اور اسکے الہام اور اسکے مُدَبِّرٌ بِالۡاِرَادَۃ ہونے پر نشانات ہیں۔'' فرمایا کہ ''اب دیکھئے اس آیت میں اللہ جل شانہ نے اپنے اس اصول ایمانی پر کیسا استدلال اپنے اس قانونِ قدرت سے کیا۔'' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کو ثابت کیا ہے، قانون قدرت سے یہ دلیل دی ہے۔ ''یعنی اپنی ان مصنوعات سے جو زمین و آسمان میں پائی جاتی ہیں جن کے دیکھنے سے مطابق منشاء اس آیت کریمہ کے صاف صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بیشک اس عالم کا ایک صانع قدیم اور کامل اور وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ اور مُدَبِّرٌ بِالۡاِرَادَۃ اور اپنے رسولوں کو دنیا میں بھیجنے والا ہے۔ وجہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی تمام یہ مصنوعات اور یہ سلسلہ نظام عالم کا جو ہماری نظر کے سامنے موجود ہے یہ صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ یہ عالم خود بخود نہیں بلکہ اس کا ایک موجد اور صانع ہے جس کیلئے یہ ضروری صفات ہیں کہ وہ رحمان بھی ہو اور رحیم بھی ہو اور قادر مطلق بھی ہو اور واحد لاشریک بھی ہو اور ازلی ابدی بھی ہو اور مُدَبِّرٌ بِالۡاِرَادَۃ بھی ہو اور مستجمع جمیع صفات کاملہ بھی ہو اور وحی کو نازل کرنے والا بھی ہو۔''

(جنگ مقدس، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 123 تا 125)

پس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ صرف ایک معبود ہونے کا خیال ہی دل میں پیدا نہیں کرتا بلکہ اس بات کو بھی دل میں راسخ کرتا ہے اور کرنا چاہیے کہ ہمارا خدا وہ واحد خدا ہے جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا اور ہر مخلوق کا خالق ہے اور اسکے اذن سے ہی یہ تمام نظامِ کائنات چل رہا ہے اور تمام حاجات کیلئے ہم نے اسکے حضور ہی جھکنا ہے۔ پس جب یہ ایمان کی حالت ہو جائے تو وہ کامل ایمان ہوتا ہے جس میں شرک کی ملونی ہو ہی نہیں سکتی اور یہی وہ ایمان ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالص ہو کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پر ایمان لانے والوں پر جہنم کی آگ حرام ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''استعانت کے متعلق یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ اصل استمداد کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے۔''

جس سے مدد طلب کی جاتی ہے یا کوئی مدد دینے والا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ ہی اسکا حق رکھتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی وہ کامل ہستی ہے جس سے مدد چاہی جانی چاہیے۔ کوئی اَور اس طرح اس کا حق رکھ ہی نہیں سکتا نہ اس میں طاقت ہے۔ ''اور اسی پر قرآن کریم نے زور دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ پہلے صفاتِ الٰہی رب، رحمٰن، رحیم، مَالِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ کا اظہار فرمایا۔ پھر سکھایا اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ یعنی عبادت بھی تیری کرتے ہیں اور استمداد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔'' مدد بھی اس عبادت کرنے کیلئے تجھ سے ہی چاہتے ہیں۔ تیری مدد کے بغیر ہماری عبادت بھی نہیں ہو سکتی۔ ''اس سے معلوم ہوا کہ اصل حق استمداد کا اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔ کسی انسان، حیوان، چرند پرند غرضیکہ کسی مخلوق کیلئے نہ آسمان پر نہ زمین پر یہ حق نہیں ہے مگر ہاں دوسرے درجہ پر ظلی طور سے یہ حق اہل اللہ اور مردانِ خدا کو دیا گیا ہے۔'' اللہ کے اذن سے ان کی دعاؤں سے مدد بھی ہوتی ہے۔ فرمایا کہ ''ہم کو نہیں چاہئے کہ کوئی بات اپنی طرف سے بنا لیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے اندر اندر رہنا چاہئے۔ اسی کا نام صراطِ مستقیم ہے اور یہ امر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ سے بھی بخوبی سمجھ میں آ سکتا ہے۔ اسکے پہلے حصے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا محبوب و معبود اور مطلوب اللہ تعالیٰ ہی ہونا چاہئے۔ اور دوسرے حصے سے رسالتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کا اظہار ہے۔''

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 53-54، ایڈیشن 1984ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے اس وقت تک کہ نابود ہو جائے خدا کا قانونِ قدرت یہی ہے کہ وہ توحید کی ہمیشہ حمایت کرتا ہے۔

جتنے نبی اس نے بھیجے سب اسی لئے آئے تھے کہ تا انسانوں اور دوسری مخلوقوں کی پرستش دور کر کے خدا کی پرستش دنیا میں قائم کریں اور ان کی خدمت یہی تھی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا مضمون زمین پر چمکے جیسا کہ وہ آسمان پر چمکتا ہے۔ سو ان سب میں سے بڑا وہ ہے جس نے اس مضمون کو بہت چمکایا۔ جس نے پہلے باطل الٰہوں کی کمزوری ثابت کی۔'' جھوٹے جو معبود تھے ان کی کمزوری ثابت کی ''اور علم اور طاقت کے رو سے ان کا ہیچ ہونا ثابت کیا۔ اور جب سب کچھ ثابت کر چکا تو پھر اس فتح نمایاں کی ہمیشہ کیلئے یادگار یہ چھوڑی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ۔ اس نے صرف بے ثبوت دعویٰ کے طور پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ نہیں کہا بلکہ اس نے پہلے ثبوت دے کر اور باطل کا بطلان دکھلا کر پھر لوگوں کو اس طرف توجہ دی کہ دیکھو! اس خدا کے سوا اَور کوئی خدا نہیں جس نے تمہاری تمام قوتیں توڑ دیں اور تمام شیخیاں نابود کر دیں۔ سو اس ثابت شدہ بات کو یاد دلانے کیلئے ہمیشہ کیلئے یہ مبارک کلمہ سکھلایا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ۔'' (مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 65)

فتح مکہ کے موقع پر ہزاروں بت پرستوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی برتری دیکھی۔

ابوسفیان سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم پر ابھی بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی حقیقت روشن نہیں ہوئی؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں بالکل سمجھ چکا ہوں کہ اللہ کے سوا اگر کوئی معبود ہوتا تو ہماری کچھ تو مدد کرتا۔ یہ تین سو ساٹھ بت ہم نے رکھے ہوئے ہیں کچھ تو ہماری مدد کرتے جن کی ہم عبادت کرتے ہیں۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 739، اسلام ابی سفیان ...... مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) (صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب ھل تکسر الدنان ...... الخ حدیث 2478)

ایک مخالف کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''آپ کا یہ کہنا کہ حضرت مقدس نبوی کی تعلیم یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ کہنے سے گناہ دُور ہو جاتے ہیں۔ یہ بالکل سچ ہے اور یہی واقعی حقیقت ہے۔'' تم یہ کہتے ہو ناں گناہ ختم ہو جاتے ہیں ٹھیک ہے بالکل سچ ہے ''کہ جو محض خدا کو واحد لاشریک جانتا ہے اور ایمان لاتا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی قادر یکتا نے بھیجا ہے تو بے شک اگر اس کلمہ پر اس کا خاتمہ ہو تو نجات پا جائے گا آسمانوں کے نیچے کسی کی خودکشی سے نجات نہیں ہرگز نہیں۔'' کسی کے مرنے سے نجات نہیں ہوتی۔ ہاں کوئی تمہاری خاطر مر جائے تو اس سے بھی نجات نہیں ہوگی۔ کلمہ سے نجات پائے گا'' اور اس سے زیادہ کون'' فرمایا کہ ''اس سے زیادہ کون پاگل ہوگا کہ ایسا خیال بھی

کرے'' کہ کلمہ سے نجات نہیں پا سکتا۔ مگر خدا کو واحد لاشریک سمجھنا۔ یہ غور کرلو۔ یہ سوچ لو۔ یہ simple کہہ دینا، سادہ رنگ میں کہہ دینا نہیں ہے۔ ''مگر خدا کو واحد لاشریک سمجھنا اور ایسا مہربان خیال کرنا کہ اس نے نہایت رحم کرکے دنیا کو ضلالت سے چھڑانے کیلئے اپنا رسول بھیجا جس کا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ ایک ایسا اعتقاد ہے کہ اس پر یقین کرنے سے روح کی تاریکی دُور ہوتی ہے اور نفسانیت دُور ہوکر اسکی جگہ توحید لے لیتی ہے۔ آخر توحید کا زبردست جوش تمام دل پر محیط ہوکر اسی جہان میں بہشتی زندگی شروع ہوجاتی ہے۔''

حقیقت جاننی چاہیے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا مطلب کیا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا مطلب کیا ہے تو پھر جنت اس دنیا میں ہی شروع ہوجاتی ہے۔

فرمایا کہ ''جیسا تم دیکھتے ہو کہ نور کے آنے سے ظلمت قائم نہیں رہ سکتی ایسا ہی جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا نورانی پرتو دل پر پڑتا ہے تو نفسانی ظلمت کے جذبات کالمعدوم ہوجاتے ہیں۔'' ختم ہوجاتے ہیں۔ ''گناہ کی حقیقت بجز اسکے اَور کچھ نہیں کہ سرکشی کی ملونی سے نفسانی جذبات کا شور و غوغا ہو جس کی متابعت کی حالت میں ایک شخص کا نام گناہگار رکھا جاتا ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے معنی جو لغت عرب کے مَوارِدِ استعمال سے معلوم ہوتے ہیں۔'' لغت میں اسکا جو بہت زیادہ مطلب ہے ''وہ یہ ہیں کہ لَا مَطْلُوْبَ لِیْ وَلَا مَحْبُوْبَ لِیْ وَلَا مَعْبُوْدَ لِیْ وَلَا مُطَاعَ لِیْ اِلَّا اللّٰہُ۔ یعنی بجز اللہ کے اَور کوئی میرا مطلوب نہیں اور محبوب نہیں اور معبود نہیں اور مطاع نہیں۔'' (نور القرآن نمبر 2، روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 418-419) جب یہ حالت پیدا ہوجائے تو یقیناً پھر زندگی بھی جنت بن جاتی ہے اور بخشش کے سامان اس دنیا میں ہی شروع ہوجاتے ہیں۔

پھر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ ''اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے احکام دیئے ہیں۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ ان کی بجا آوری ہر ایک کو میسر نہیں ہے۔ مثلاً حج۔ یہ اس آدمی پر فرض ہے جسے استطاعت ہو۔'' ہر ایک پہ حج فرض نہیں ہے۔ ''پھر راستہ میں امن ہو۔'' یہ بھی ضروری ہے حج کیلئے۔ ''پیچھے جو متعلقین ہیں ان کے گزارہ کا بھی معقول انتظام ہو۔'' گھر والے جو پیچھے چھوڑ کے جا رہے ہو ان کے کھانے پینے کا بھی انتظام ہونا چاہیے۔ یہ نہیں کہ ان کو بھوکا چھوڑ کے تو حج کرنے چلے جاؤ۔ ''اور اسی قسم کی ضروری شرائط پوری ہوں تو حج کرسکتا ہے۔ ایسا ہی زکوٰۃ ہے۔ یہ وہی دے سکتا ہے جو صاحبِ نصاب ہو۔'' جس پر فرض ہو زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ''ایسا ہی نماز میں بھی تغیرات ہوجاتے ہیں۔'' کبھی سفر میں بیماری میں قصر بھی ہوجاتی ہے جمع بھی ہوجاتی ہے ''لیکن ایک بات ہے جس میں کوئی تغیر نہیں اور وہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔

اصل یہی بات ہے اور باقی جو کچھ ہے وہ سب اسکے مُکمِّلَات ہیں۔

توحید کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک عبادات کی بجا آوری نہ ہو۔ ''عبادات نہیں بجالاؤ گے تو توحید مکمل نہیں ہوتی۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا حق ادا نہیں ہوتا۔'' اسکے یہی معنی ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہنے والا اس وقت اپنے اقرار میں سچا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی دوسرا محبوب و مطلوب اور مقصود نہیں ہے۔ ''پس یہ شرط ہے ایمان کی۔ صرف زبانی اقرار نہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہے تو پھر اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرکے، اسکی عبادات بجالاکر، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرکے ثابت کرنا ہوگا کیونکہ یہ اللہ کے حکم ہیں اور اپنے محبوب کی خاطر اور جس کو حاصل کرنا مقصود ہے اسکی خاطر اور جس کی طلب کی جاتی ہے اسکی خاطر اسکے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے تب ایک انسان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا حقیقی عامل بنتا ہے۔ اس پر عمل کرنے والا بنتا ہے۔ ماننے والا بنتا ہے۔ فرمایا ''جب اس کی یہ حالت ہو اور واقعی طور پر اس کا ایمانی اور عملی رنگ اس اقرار کو ظاہر کرنے والا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس اقرار میں جھوٹا نہیں۔'' یہ بات ہوجائے تو بڑی اچھی بات ہے پھر جھوٹا نہیں ہے۔ ''ساری مادی چیزیں جل گئی ہیں اور ایک فنا ان پر اسکے ایمان میں آگئی ہے۔'' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے سے تمام مادی چیزیں جل گئیں صرف اللہ تعالیٰ مطلوب اور مقصود اور محبوب ہوگیا۔ تو یہ ایمانی کیفیت آگئی۔ ''تب وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ منہ سے نکالتا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ جو اسکا دوسرا جزو ہے وہ نمونہ کیلئے ہے کیونکہ نمونہ اور نظیر سے ہر بات سہل ہوجاتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام نمونوں کیلئے آتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع کمالات کے نمونوں کے جامع تھے کیونکہ سارے نبیوں کے نمونے آپؐ میں جمع ہیں۔''

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 82-83، ایڈیشن 1984ء)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا حقیقی مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا۔ اللہ تعالیٰ کے جو حکم تھے ان پر صحیح عمل اور ان کی تشریح اور ان کی تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور آپ ہی وہ کامل نمونہ تھے جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو کامل کرکے دکھایا، اس پر عمل کو کامل کرکے دکھایا۔

پھر ہمیں نصیحت کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کرکے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اسکے ساتھ ہوجاوے۔''

جس کی بیعت کی ہے پورے محبت اور اخلاص کے ساتھ اسکے ساتھ ہوجاؤ تب بیعت فائدہ دے گی۔ فرمایا کہ ''منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے۔'' انہوں نے بھی ظاہری بیعتیں کی تھیں۔ ''ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا۔ اس لئے ظاہری لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ان کے کام نہ آیا۔'' فرمایا ''تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے۔ اگر ان تعلقات کو وہ'' یعنی ''(طالب) نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا تو اس کا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے۔ محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو اس انسان'' یعنی ''(مرشد) کے ہمرنگ ہو۔ طریقوں میں اور اعتقاد میں۔'' فرمایا کہ ''نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے۔'' انسان سوچتا رہتا ہے کہ ابھی تو بڑی لمبی عمر پڑی ہے۔ ابھی تو میں جوان ہوں۔ ''یہ دھوکا ہے۔ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے۔''

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 5، ایڈیشن 1984ء)

اپنا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ کس حد تک میں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر عمل کیا ہے۔ یہ آپؑ نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے۔

پھر ایک جگہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو سمجھنے اور اس کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ''میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسلمان سست ہوجاویں۔'' کلمہ پڑھ لیا تو سست ہوجاؤ۔ ''اسلام کسی کو سست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کیلئے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔'' کہہ تو رہے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لیکن اللہ کا حق ادا کرنا ہے تو ان کو کوئی وقت ہی نہیں ملتا دنیا میں مصروف ہیں۔ ''ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں تا کہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کرلے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملہ میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں۔'' دین مقدم کرنا ضروری ہے۔ ہم اپنے عہد میں دنیا کے معاملوں میں یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ دنیا کے مقابلے میں ہم دین مقدم کریں گے۔ فرمایا ''دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔''

دنیا نہ مقصود بالذات ہو۔ ''اصل مقصود دین ہو۔ پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ کو دیکھو کہ انہوں نے مشکل وقت میں بھی خدا کو نہیں چھوڑا۔ لڑائی اور تلوار کا وقت ایسا خطرناک ہوتا ہے کہ محض اسکے تصور سے ہی انسان گھبرا اٹھتا ہے۔ وہ وقت جبکہ جوش اور غضب کا وقت ہوتا ہے ایسی حالت میں بھی وہ خدا سے غافل نہیں ہوئے۔ نمازوں کو نہیں چھوڑا۔ دعاؤں سے کام لیا۔ اب یہ بدقسمتی ہے کہ یوں تو ہر طرح سے زور لگاتے ہیں، بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں'' لوگ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی باتیں کرتے ہیں ''جلسے کرتے ہیں کہ مسلمان ترقی کریں مگر خدا سے ایسے غافل ہوتے ہیں کہ بھول کر بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پھر ایسی حالت میں کیا امید ہوسکتی ہے کہ ان کی کوششیں نتیجہ خیز ہوں جبکہ وہ سب کی سب دنیا ہی کیلئے ہیں۔'' کوششیں دنیا کیلئے کر رہے ہیں۔ نام مسلمانوں کا استعمال کر رہے ہیں۔ اللہ کے دین کا استعمال کر رہے ہیں۔

فرمایا ''یاد رکھو جب تک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دل و جگر میں سرایت نہ کرے اور وجود کے ذرے ذرے پر اسلام کی روشنی اور حکومت نہ ہو کبھی ترقی نہ ہوگی۔'' (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 158-159، ایڈیشن 1984ء)

ترقی کرنی ہے تو پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے مفہوم کو سمجھنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو مقصود بالذات بنانا ہوگا نہ کہ دنیا کو۔ پھر کلمہ طیبہ کی حقیقت اور اسکے معنی بیان کرتے ہوئے اور کس طرح ہمیں اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنا چاہیے آپؑ فرماتے ہیں: ''میں کئی بار ظاہر کرچکا ہوں کہ تمہیں صرف اتنے پر خوش نہیں ہونا چاہئے کہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے قائل ہیں۔ جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف زبانی قِیل و قَال سے کبھی راضی نہیں ہوتا اور نہ نری زبانی باتوں سے کوئی خوبی انسان کے اندر پیدا ہوسکتی ہے جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔'' زبانی باتیں تو کوئی چیز نہیں ہیں اصل میں عمل چیز ہے۔ ''جب تک عملی حالت درست نہ ہو کچھ بھی نہیں بنتا۔ یہودیوں پر بھی ایک زمانہ ایسا آیا تھا کہ ان میں نری زبان درازی ہی رہ'' گئی تھی ''اور انہوں نے صرف زبانوں کی باتوں پر ہی کفایت کرلی تھی۔ زبان سے تو وہ بہت کچھ کہتے تھے مگر دل میں طرح طرح کے گندے خیالات اور زہریلے مواد بھرے ہوتے تھے۔ یہی وجہ تھی جو اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر طرح طرح کے عذاب نازل کئے اور ان کو مختلف مصیبتوں میں ڈالا اور ذلیل کیا یہاں تک کہ انہیں سؤر اور بندر بنایا۔'' فرمایا کہ ''اب غور کا مقام ہے۔ کیا وہ تورات کو نہیں مانتے تھے؟ وہ ضرور مانتے تھے اور نبیوں کے بھی ماننے والے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اتنی ہی بات کو پسند نہ کیا کہ وہ نرے زبان سے ماننے والے ہوں اور ان کے دل زبان سے متفق نہ

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (القمر:18)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

طالب دعا: شیخ دیدار احمد صاحب، فیملی و مرحومین (جماعت احمدیہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ (آل عمران:134) ترجمہ: اور اپنے ربّ کی مغفرت اور اسکی جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ وہ متقیوں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

طالب دعا: بی۔ ایم خلیل احمد ولد مکرم بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ہوں۔’’زبان سے تو کہتے ہوں لیکن دل اس پر عمل نہ کر رہے ہوں جو زبان کہہ رہی ہے۔فرمایا’’خوب یاد رکھنا چاہئے اگر کوئی شخص زبان سے کہتا ہے کہ میں خدا کو وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ مانتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتا ہوں۔اور ایسا ہی اور ایمانی امور کا قائل ہوں لیکن اگر یہ اقرار صرف زبان ہی تک ہے اور دل معترف نہیں تو یہ زبانی باتیں ہوں گی۔’’منہ سے کہہ دینا کافی نہیں ہے جب تک دل سے آواز نہ اٹھے۔’’اور نجات اس سے نہیں مل سکے گی جب تک انسان کا دل ایمان نہ لائے۔اور اس کا ایمان لانا یہی ہوگا کہ وہ عملی حالت میں ان امور کو ظاہر کر دے اُس وقت تک کوئی بات بنتی نہیں۔’’عملی حالت کیا ہے؟ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل جو قرآن کریم میں وضاحت سے بیان ہوئے ہیں۔

فرمایا کہ’’میں سچ کہتا ہوں کہ اصل مراد تب ہی حاصل ہوتی ہے جب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور درحقیقت دنیا پر دین کو مقدم کر دے۔’’صرف عہد کرنے سے نہیں ہوگا عملی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہوگا۔

فرمایا’’یاد رکھو مخلوق کو انسان دھوکہ دے سکتا ہے اور لوگ یہ دیکھ کر کہ پنج وقت نماز پڑھتا ہے یا اور نیکی کے کام کرتا ہے دھوکہ کھا سکتے ہیں۔’’لوگ دیکھنے والے ہیں کسی کے عمل کو نماز پڑھتے دیکھ کے، مسجد میں آ کے نفل پڑھتے دیکھ کے کہہ سکتے ہیں بڑا پنجوقتہ نمازی ہے، مسجد میں آتا ہے۔کوئی اور نیکی کا کام کیا ہے۔چندے دے رہا ہے۔بڑا نیک آدمی ہے۔لوگ دھوکا کھا سکتے ہیں’’مگر خدا تعالیٰ دھوکہ نہیں کھا سکتا۔اس لئے اعمال میں ایک خاص اخلاص ہونا چاہئے۔’’اعمال جو بجا لانے ہیں ان میں بھی ایک اخلاص ہونا چاہیے اور اخلاص وہی ہوگا جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو۔’’یہی ایک چیز ہے جو اعمال میں صلاحیت اور خوبصورتی پیدا کرتی ہے۔’’فرمایا’’اب یاد رکھنا چاہئے کہ کلمہ جو ہم ہر روز پڑھتے ہیں اس کے کیا معنی ہیں؟ کلمہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کہ میرا معبود، محبوب اور مقصود خدا تعالیٰ کے سوا اَور کوئی نہیں۔’’

جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے۔آپؑ نے فرمایا کہ’’اِلٰہ کا لفظ محبوب اور اصل مقصود اور معبود کیلئے آتا ہے۔’’سب سے زیادہ محبت اس سے ہو اور وہی مقصد ہو جس کو حاصل کرنے کی انسان کی غرض ہو نہ کہ دنیاوی چیزیں اور عبادت صرف اسی کی کی جائے کوئی مخفی شرک بھی نہ ہو۔فرمایا کہ’’اِلٰہ کا لفظ محبوب اور اصل مقصود اور معبود کیلئے آتا ہے۔یہ کلمہ قرآن شریف کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے۔چونکہ ایک بڑی اور مبسوط کتاب کا یاد کرنا آسان نہیں۔’’پورا قرآن شریف یاد کرنا تو آسان نہیں ہے’’اس لئے یہ کلمہ سکھا دیا گیا تا کہ ہر وقت انسان اسلامی تعلیم کے مغز کو مدنظر رکھے۔’’اور مغز کیا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے۔وہی میرا مطلوب ہے، وہی میرا مقصود ہے، وہی میرا محبوب ہے۔’’اور جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہ ہو جاوے سچ یہی ہے کہ نجات نہیں۔اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنۡ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الۡجَنَّۃَ یعنی جس نے صدق دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو مان لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔لوگ دھوکہ کھاتے ہیں۔’’اس کی وضاحت میں آپؑ فرماتے ہیں کہ’’اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ طوطے کی طرح لفظ کہہ دینے سے انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔اگر اتنی ہی حقیقت اسکے اندر ہوتی تو پھر سب اعمال بے کار اور نکمے ہو جاتے۔’’صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے سے جنت میں داخل ہو جاؤ پھر تو عمل سارے ختم ہو گئے۔قرآنِ کریم میں جو اتنے بڑے احکامات ہیں ان کی ضرورت ہی کیا تھی۔’’اور شریعت (معاذ اللہ) لغو ٹھہرتی ہیں۔بلکہ اسکی حقیقت یہ ہے کہ وہ مفہوم جو اسی میں رکھا گیا ہے وہ عملی رنگ میں انسان کے دل میں داخل ہو جاوے۔جب یہ بات پیدا ہو جاتی ہے تو ایسا انسان فی الحقیقت جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔’’جب اس حقیقت کو انسان سمجھ لے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے مفہوم کو تو پھر جنت میں داخل ہوتا ہے۔’’نہ صرف مرنے کے بعد بلکہ اسی زندگی میں وہ جنت میں ہوتا ہے۔’’

ایک اَور جگہ دوسری ایک مجلس میں آپؑ ذکر فرما رہے تھے۔دوسرے اخبار نے اس کو زائد وضاحت سے اس طرح بھی لکھا ہے۔آپؑ نے فرمایا کہ’’خدا تعالیٰ الفاظ سے تعلق نہیں رکھتا۔وہ دلوں سے تعلق رکھتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ درحقیقت اس کلمہ کے مفہوم کو اپنے دل میں داخل کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عظمت پورے رنگ کے ساتھ ان کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔جب کوئی شخص سچے طور پر کلمہ کا قائل ہو جاتا ہے تو بجز خدا کے اور کوئی اس کا پیارا نہیں رہتا۔’’سچے طور پر کلمہ پڑھ لیا تو پھر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی پیارا رہ ہی نہیں سکتا’’بجز خدا کے کوئی اسکا معبود نہیں رہتا’’کوئی ایسا شخص ہو ہی نہیں سکتا جسکی مخفی طور پر بھی عبادت ہو۔’’اور بجز خدا کے کوئی اسکا مطلوب باقی نہیں رہتا۔’’کوئی ایسی چیز رہتی نہیں جسکا وہ طالب ہو۔وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے۔’’وہ مقام جو ابدال کا مقام ہے اور وہ جو قطب کا مقام ہے اور وہ جو غوث کا مقام ہے وہ یہی ہے کہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر دل سے ایمان ہو اور اسکے سچے مفہوم پر عمل ہو۔’’

بہر حال پھر اسی تسلسل میں آگے فرمایا کہ’’یہ سچی بات ہے اور جلد سمجھ میں آ جاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے سوا انسان کا کوئی محبوب اور مقصود نہ رہے تو پھر کوئی دکھ یا تکلیف اسے ستا ہی نہیں سکتی۔’’

اگر انسان یہ سمجھ لے کہ میری تکلیفیں بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی ہیں تو پھر وہ اسے ستا نہیں سکتیں۔ان تکلیفوں سے پریشان نہیں ہوتا۔اس کو پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولی کی مدد کیلئے فوراً پہنچتا ہے اور اس کو بعض حالات میں بلکہ اکثر اوقات اس کو سکونِ قلب بھی عطا فرماتا ہے۔

فرمایا’’یہ وہ مقام ہے جو ابدال اور قطبوں کو ملتا ہے۔’’اگر مقصد خدا تعالیٰ کی ذات ہو، ذات کا حصول ہو، دنیا کی چیزیں نہ ہوں تو پھر فکر نہیں رہتی۔صحابہؓ نے اس نقطے کو سمجھا۔یہ نہیں کہ قطب اور ابدال اور خاص خاص لوگ ہیں صرف انہی کو ملتا ہے۔صحابہؓ نے، اکثریت صحابہ نے اس مقام کو حاصل کیا۔اس نقطے کو سمجھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان صحابہ کو ہمارے لیے اسوہ بھی بنا دیا۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ’’آپ یہ خیال نہ کریں کہ ہم کب بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔’’یہ کہنے کے بعد کہ بڑا مقام ہے عام آدمیوں کیلئے بھی فرما دیا کہ تم صرف یہ نہ کہو کہ بس ہم بتوں کی پرستش نہیں کرتے اس لیے ہمارے لیے یہی کافی ہے’’ہم بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں۔’’یہ کہہ دینا کافی ہے۔فرمایا’’یاد رکھو یہ تو ادنیٰ درجہ کی بات ہے کہ انسان بتوں کی پرستش نہ کرے۔ہندو لوگ جن کو حقائق کی کوئی خبر نہیں اب بتوں کی پرستش چھوڑ رہے ہیں۔’’یعنی توحید کی حقیقت کا ان کو علم نہیں ہے تب بھی وہ بتوں کی پرستش چھوڑ رہے ہیں۔’’معبود کا مفہوم اسی حد تک نہیں کہ انسان پرستی یا بت پرستی تک ہو۔’’یہی معبود نہیں ہے کہ انسان انسانوں کو نہ پوجے یا بتوں کو نہ پوجے۔’’اور بھی معبود ہیں۔’’اسکے علاوہ بھی معبود ہیں۔صرف یہ ظاہری معبود نہیں۔’’اور یہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ہوائے نفس اور ہوس بھی معبود ہیں۔’’نفس کی خواہشات جو ہیں اور ہوس جو ہے وہ بھی معبود بن جاتے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑے ہوں، جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سے دُور لے جانے والے ہوں۔فرمایا’’جو شخص نفس پرستی کرتا ہے یا اپنی ہوا و ہوس کی اطاعت کر رہا ہے اور اس کیلئے مر رہا ہے وہ بھی بت پرست اور مشرک ہے۔’’فرمایا’’یہ لَا نفی جنس ہی نہیں کرتا بلکہ ہر قسم کے معبودوں کی نفی کرتا ہے۔’’یعنی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں یہ کہنا کہ صرف ظاہری معبود نہیں ہیں ایک مادی چیز کی نفی نہیں کر رہا بلکہ کوئی بھی چیز جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر لاؤ اور وہ اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا۔پس فرمایا ہر قسم کے معبودوں کی نفی کرتا ہے یہ سمجھنا چاہیے لَآ اِلٰہَ سے۔’’خواہ وہ اَنۡفُسِی ہوں یا آفاقی۔’’اندرونی اور مادی ہوں یا ظاہری اور دنیاوی چیزیں ہوں۔’’خواہ وہ دل میں چھپے ہوئے بت ہیں یا ظاہری بت ہیں۔مثلاً ایک شخص بالکل اسباب ہی پر توکل کرتا ہے تو یہ بھی ایک قسم کا بت ہے۔اس قسم کی بت پرستی تپ دق کی طرح ہوتی ہے۔’’

ٹی بی کے مریض کی طرح ہوتی ہے’’جو اندر ہی اندر ہلاک کر دیتا ہے۔موٹی قسم کے بت تو جھٹ پٹ پہچانے جاتے ہیں اور ان سے مَخلَصی حاصل کرنا بھی سہل ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ لاکھوں ہزاروں انسان ان سے الگ ہو گئے اور ہو رہے ہیں۔یہ ملک جو ہندوؤں سے بھرا ہوا تھا کیا سب مسلمان ان میں سے ہی نہیں ہوئے؟’’ یہ جو مسلمان ہوئے ہیں یہ بھی تو بت پرست تھے جو مسلمان ہوئے ہیں۔’’پھر انہوں نے بت پرستی کو چھوڑا یا نہیں چھوڑا؟ اور خود ہندوؤں میں بھی ایسے فرقے نکلتے آتے ہیں۔’’پہلے بھی جیسا کہ ذکر فرمایا’’جو اب بت پرستی نہیں کرتے۔

لیکن یہاں تک ہی بت پرستی کا مفہوم نہیں ہے۔یہ تو سچ ہے کہ موٹی بت پرستی چھوڑ دی ہے مگر ابھی تو ہزاروں بت انسان بغل میں لئے پھرتا ہے اور وہ لوگ بھی جو فلسفی اور منطقی کہلاتے ہیں وہ بھی ان کو اندر سے نہیں نکال سکتے۔’’فلسفی اور منطقی کہلاتے ہیں، بڑے فلسفے جھاڑتے ہیں، بڑی دلیلیں پیش کرتے ہیں لیکن ان کے دلوں میں بت ہیں۔اپنے علم کے زعم ہیں، وہی ان کو بت بنائے ہوئے ہیں۔اپنے نظریات ہیں، وہی ان کے بت بنے ہوئے ہیں۔

وہ انہیں نہیں نکال سکتے۔فرمایا’’اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا یہ کیڑے اندر سے نکل نہیں سکتے۔یہ بہت ہی باریک کیڑے ہیں اور سب سے زیادہ ضرر اور نقصان ان کا ہی ہے۔جو لوگ جذباتِ نفسانی سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ کے حقوق اور حدود سے باہر ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر حقوق العباد کو بھی تلف کرتے ہیں وہ ایسے نہیں کہ پڑھے لکھے نہیں بلکہ ان میں ہزاروں کو مولوی فاضل اور عالم پاؤ گے اور بہت ہوں گے جو فقیہہ اور صوفی کہلاتے ہوں گے مگر باوجود ان باتوں کے وہ بھی ان امراض میں مبتلا نکلیں گے۔’’حقوق العباد اگر ادا نہیں کر رہے تب بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا مفہوم بھول جاتے ہیں۔’’ان بتوں سے پرہیز کرنا ہی تو بہادری ہے۔’’بڑے بڑے لوگ تم سمجھو گے بہت نیک لوگ ہیں لیکن نہیں، بت ان کے اندر بھی ہیں۔

ان بتوں سے پرہیز کرنا بہادری ہے۔مکمل طور پر اللہ کا حق ادا کرنا، مکمل طور پر بندوں کے حق ادا کرنا تب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا صحیح مفہوم پتا لگتا ہے اور یہی بہادری ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم میں سے جس کیلئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت مطلوب کرنا محبوب ہے

(ترمذی، ابواب الدعوات)

طالبِ دُعا : نعیم الحق صاحب اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ پنکال، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَبِّ اَسۡاَلُكَ خَیۡرَ مَا فِیۡ هٰذَا الۡیَوۡمِ وَخَیۡرَ مَا بَعۡدَهٗ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ مَا فِیۡ هٰذَا الۡیَوۡمِ وَشَرِّ مَا بَعۡدَهٗ (مسلم، کتاب الذکر) اے میرے ربّ! میں تجھ سے اس دن کی خیر چاہتا ہوں اور اسکے بعد کی بھلائی بھی اور میں تجھ سے اس دن کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اسکے بعد کی بُرائی سے بھی

طالب دعا : سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

’’اور ان کو شناخت کرنا ہی کمال دانائی اور دانشمندی ہے۔‘‘فرمایا’’یہی بت ہیں جن کی وجہ سے آپس میں نفاق پڑتا ہے اور ہزاروں کُشت وخون ہو جاتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے کا حق مارتا ہے اور اسی طرح ہزاروں ہزار بدیاں ان کے سبب سے ہوتی ہیں۔ ہر روز اور ہر آن ہوتی ہیں اور اسباب پر اس قدر بھروسہ کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کو محض ایک عضوِ معطل قرار دے رکھا ہے۔‘‘فرمایا’’بہت ہی کم لوگ ہیں جنہوں نے توحید کے اصل مفہوم کو سمجھا ہے اور اگر انہیں کہا جاوے تو جھٹ کہہ دیتے ہیں کیا ہم مسلمان نہیں اور کلمہ نہیں پڑھتے؟ مگر افسوس تو یہ ہے کہ انہوں نے اتنا ہی سمجھ لیا ہے کہ بس کلمہ منہ سے پڑھ دیا اور یہ کافی ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر انسان کلمہ طیبہ کی حقیقت سے واقف ہو جاوے اور عملی طور پر اس پر کاربند ہو جاوے تو وہ بہت بڑی ترقی کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔

یہ امر خوب سمجھ لو کہ میں جو اس مقام پر کھڑا ہوں میں معمولی واعظ کی حیثیت سے نہیں کھڑا ہوں اور کوئی کہانی سنانے کیلئے نہیں کھڑا ہوں بلکہ میں تو ادائے شہادت کیلئے کھڑا ہوں۔ میں نے وہ پیغام جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے پہنچا دینا ہے۔ اس امر کی مجھے پروا نہیں کہ کوئی اسے سنتا ہے یا نہیں سنتا اور مانتا ہے یا نہیں مانتا۔ اسکا جواب تم خود دو گے۔ مَیں نے فرض ادا کرنا ہے۔ مَیں جانتا ہوں بہت سے لوگ میری جماعت میں داخل تو ہیں اور وہ توحید کا اقرار بھی کرتے ہیں مگر میں افسوس سے کہتا ہوں کہ وہ مانتے نہیں۔

جو شخص اپنے بھائی کا حق مارتا ہے یا خیانت کرتا ہے یا دوسری قسم کی بدیوں سے باز نہیں آتا۔ میں یقین نہیں کرتا کہ وہ توحید کا ماننے والا ہے کیونکہ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اسکو پاتے ہی انسان میں ایک خارق عادت تبدیلی ہو جاتی ہے۔‘‘

توحید کو ماننے والے میں تو ایک تبدیلی پیدا ہونی چاہیے۔’’اس میں بغض، کینہ، حسد، ریا وغیرہ کے بت نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ سے اس کا قرب ہوتا ہے۔

یہ تبدیلی اسی وقت ہوتی ہے اور اسی وقت وہ سچا موحد بنتا ہے جب یہ اندرونی بت تکبر، خود پسندی، ریا کاری، کینہ وعداوت، حسد وبخل، نفاق وبدعہدی وغیرہ کے دُور ہو جاویں۔ جب تک یہ بت اندر ہی ہیں اس وقت تک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے میں کیونکر سچا ٹھہر سکتا ہے؟‘‘

پس اس رمضان میں ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیے کہ ان بتوں سے بھی اپنے آپ کو پاک کریں تا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے حقیقی مفہوم کو ہم سمجھ سکیں اور اس پر ایمان لانے والے ہوں۔ فرمایا’’کیونکہ اس میں توکّل کی نفی مقصود ہے۔ پس یہ پکی بات ہے کہ صرف منہ سے کہہ دینا کہ خدا کو وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ مانتا ہوں کوئی نفع نہیں دے سکتا۔ ابھی منہ سے کلمہ پڑھتا ہے اور ابھی کوئی امر ذرا مخالفِ مزاج ہوا اور غصہ اور غضب کو خدا بنا لیا۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ اس امر کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جب تک یہ مخفی معبود موجود ہوں ہرگز توقع نہ کرو تم اس مقام کو حاصل کر لو گے جو ایک سچے موحد کو ملتا ہے جیسے جب تک چوہے زمین میں ہیں مت خیال کرو کہ طاعون سے محفوظ ہو۔ اسی طرح پر جب تک یہ چوہے اندر ہیں‘‘یعنی کہ برائیوں کے چوہے۔’’اس وقت تک ایمان خطرہ میں ہے۔ جو کچھ میں کہتا ہوں اسکو خوب غور سے سنو اور اس پر عمل کرنے کیلئے قدم اٹھاؤ۔‘‘فرمایا’’پس کلمہ کے متعلق خلاصہ تقریر کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا معبود اور محبوب اور مقصود ہو اور یہ مقام اسی وقت ملے گا جب ہر قسم کی اندرونی بدیوں سے پاک ہو جاؤ گے اور ان بتوں کو جو تمہارے دل میں ہیں نکال دو گے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 101 تا 108، معہ حاشیہ صفحہ نمبر 104 ایڈیشن 1984ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ رمضان کے ان بقایا دنوں میں خاص طور پر کوشش اور دعا سے اپنے اندر کی تمام بدیوں کو نکالنے والے بن جائیں۔

ہر قسم کے مخفی شرک سے بھی بچنے والے ہوں۔ ہر قسم کے بتوں کو نکالنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی صرف ہمارا معبود اور مقصود اور محبوب بن جائے۔ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی حقیقت کو ہم سمجھنے والے ہوں اور مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ کا جب ہم اقرار کریں تو ہمارے سامنے عملی زندگی گزارنے کیلئے وہ حسین اسوہ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے قائم فرمایا۔ اور یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہو سکتیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کیلئے ہمیں ایک عملی جہاد اور روحانی جہاد کرنا ہوگا۔

رمضان کے آخری عشرے میں ہم لیلۃ القدر کی باتیں کرتے ہیں تو لیلۃ القدر تو حقیقت میں اس وقت ملتی ہے جب ہم اپنا سب کچھ، اپنا ہر قول اور فعل اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرنے کیلئے تیار ہو جائیں اور اس پر عمل کرنے والے ہوں اور پھر اسے مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں اور یہی وہ حقیقی نشانی ہے جو لیلۃ القدر کے پانے کی ہے۔

یہ عارضی نشانیاں کہ ہم نے روشنی دیکھ لی، ہم نے فلاں چیز دیکھ لی، ہمیں اس طرح محسوس ہوا، بارش آگئی اور خوشبو آگئی، فلاں چیز آگئی یہ تو عارضی چیزیں ہیں اصل نشانی یہ ہے کہ کیا انقلاب ہمارے دلوں میں پیدا ہوا۔

بعض جماعتوں نے دعاؤں کے بھی خاص پروگرام میری اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے بنائے ہیں کہ اگر ہم خالص ہو کر تین دن دعائیں کریں تو اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ظاہر ہو سکتا ہے۔ اگر تو ہم نے یہ تین دن خاص طور پر اس لیے مقرر کیے ہیں کہ یہ تین دن دعاؤں میں لگا لو اور پھر اپنی پرانی طرز زندگی پر آجاؤ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے حقیقی مقصد کو بھول جاؤ تو ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے حال کو جانتا ہے، ہماری نیتوں کو جانتا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

پس اگر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے یہ دن دعاؤں میں گزارنا چاہتے ہیں تو پھر اس عہد کے ساتھ گزارنے ہوں گے کہ اب یہ دن ہماری زندگیوں کا مستقل حصہ بن جائیں گے اور پھر یہ تکلیفیں جو مخالف ہمیں پہنچا رہا ہے ان کو دور کرنے کیلئے خدا تعالیٰ اپنی خاص تائید ونصرت ظاہر فرمائے گا۔ ان شاء اللہ۔ اور اپنے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ ہمارا ولی بن جائے گا جب ہم اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں گے۔ بہرحال میں نے تو یہ بھی کہا تھا کہ ہر فردِ جماعت بلا استثنا اپنی ایسی حالت پیدا کرے پھر یہ انقلاب ہوگا۔

پس یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر یہ حالت پیدا نہیں ہوتی تو تین دن کے بعد یہ نہ سمجھ لیں جنہوں نے پروگرام بنائے ہوئے ہیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو نہیں سنتا یا کوئی انقلاب پیدا نہیں ہونا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ آپ کو اور آپ کی جماعت کو وہ جلد یا کچھ عرصہ بعد فتوحات عطا فرمائے گا۔ ہاں اگر ہم اپنی حالتوں میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کر لیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنا معبود اور مقصود اور محبوب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو بنا لیں، دنیا سے زیادہ ہمیں خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کو پانا ہمارا مقصود ہو تو یہ انقلاب جلدی بھی آسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بے نیاز بھی ہے۔ اس کی باتوں میں شرائط بھی ہوتی ہیں۔ پس ہمیں مستقل اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کا عہد کرنا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ جہنم سے نجات کا عشرہ ہے۔ (الجامع لشعب الایمان، جزو 5، صفحہ 223-224، فضائل شہر رمضان، حدیث 3336، مکتبۃ الرشد الریاض 2003ء) اور پھر، جیسا کہ بیان ہوا، یہ بھی فرمایا کہ جس نے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ دل سے پڑھا اس پر جہنم کی آگ بھی حرام ہوگئی۔ تو یہ سب باتیں اس طرف توجہ دلاتی ہیں کہ انسان کے عمل ضروری ہیں اور مستقل عمل ضروری ہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے اور اس کو تفصیل سے میں نے بیان کیا ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ کہنے کے ساتھ عمل کرنا بہت ضروری ہے۔

پس اس آخری عشرے سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے، حقیقی طور پر لیلۃ القدر حاصل کرنے کیلئے ہمیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ کے کلمہ کو اپنے دل ودماغ کی آواز بنانا ہوگا، اپنے ہر عمل پر لاگو کرنا ہوگا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان دنوں میں دنیا کے عمومی امن واستحکام کیلئے بھی دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ انسانیت پر رحم اور فضل فرمائے۔

......☆......☆......☆......

128 واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 29، 30 اور 31 دسمبر 2023ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29، 30 اور 31 دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے

جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 32، صفحہ 340)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور

سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 345)

طالبِ دُعا: نور جہاں بیگم وافراد خاندان (جماعت احمدیہ کولکاتہ، صوبہ مغربی بنگال)

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

جنگ بدر (بقیہ)

اس مشورہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیزی کے ساتھ بدر کی طرف بڑھنے شروع ہوئے اور جب آپ ؐبدر کے قریب پہنچے تو کسی خیال کے ماتحت جسکا ذکر روایات میں نہیں ہے آپؐ حضرت ابوبکرؓ صدیق کو اپنے پیچھے سوار کر کے اسلامی لشکر سے کچھ آگے نکل گئے۔ اس وقت آپؐ کو ایک بوڑھا بدوی ملا جس سے آپ کو باتوں باتوں میں یہ معلوم ہوا کہ اس وقت قریش کا لشکر بدر کے بالکل پاس پہنچا ہوا ہے۔ آپؐ یہ خبر سن کر واپس تشریف لے آئے اور حضرت علی اور زبیر بن العوام اور سعد بن وقاص وغیرہ کو دریافت حالات کیلئے آگے روانہ فرمایا۔ جب یہ لوگ بدر کی وادی میں گئے تو اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ مکہ کے چند لوگ ایک چشمہ سے پانی بھر رہے ہیں۔ ان صحابیوں نے اس جماعت پر حملہ کر کے ان میں سے ایک حبشی غلام کو پکڑ لیا اور اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اس وقت آپؐ نماز میں مصروف تھے۔ صحابہ نے یہ دیکھ کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز میں مصروف ہیں، خود اس غلام سے پوچھنا شروع کیا کہ ابوسفیان کا قافلہ کہاں ہے۔ یہ حبشی غلام چونکہ لشکر کے ہمراہ آیا تھا اور قافلہ سے بے خبر تھا اس نے جواب میں کہا کہ ابوسفیان کا تو مجھے علم نہیں ہے، البتہ ابوالحکم یعنی ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ وغیرہ اس وادی کے دوسرے کنارے ڈیرہ ڈالے پڑے ہیں۔ صحابہ نے جن کا میلان قافلہ کی طرف زیادہ تھا سمجھا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے اور دیدہ دانستہ قافلہ کی خبر کو چھپانا چاہتا ہے۔ جس پر بعض لوگوں نے اسے کچھ زدوکوب کیا، لیکن جب وہ اسے مارتے تھے تو وہ ڈر کے مارے کہہ دیتا تھا کہ اچھا میں بتاتا ہوں اور جب اسے چھوڑ دیتے تھے تو پھر وہی پہلا جواب دیتا تھا کہ مجھے ابوسفیان کا تو کوئی علم نہیں ہے البتہ ابوجہل وغیرہ یہ پاس ہی موجود ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ باتیں سنیں تو آپؐ نے جلدی سے نماز سے فارغ ہو کر صحابہ کو مارنے سے روکا اور فرمایا۔ ’’جب وہ سچی بات بتاتا ہے تو تم اسے مارتے ہو اور جھوٹ کہنے لگتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو۔‘‘ پھر آپؐ نے خود نرمی کے ساتھ اس سے دریافت فرمایا کہ لشکر اس وقت کہاں ہے۔ اس نے جواب دیا اس سامنے والے ٹیلے کے پیچھے ہے۔ آپؐ نے پوچھا کہ لشکر میں کتنے آدمی ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ بہت ہیں مگر پوری پوری تعداد مجھے معلوم نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا یہ بتاؤ کہ ان کیلئے ہر روز کتنے اونٹ ذبح ہوتے ہیں۔ اس نے کہا کہ دس ہوتے ہیں۔ آپؐ نے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ایک ہزار آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ اور حقیقۃً وہ اتنے ہی تھے۔ پھر آپؐ نے اس غلام سے پوچھا کہ رؤساء قریش میں سے کون کون لوگ ہیں۔ اس نے کہا۔ عتبہ، شیبہ، ابوجہل، ابوالبختری، عقبہ بن ابی معیط، حکیم بن حزام، نضر بن حارث، امیہ بن خلف، سہیل بن عمرو، نوفل بن خویلد، طعیمہ بن عدی، زمعہ بن اسود وغیرہ وغیرہ سب ساتھ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا ھٰذَا مَکَّۃُ قَدْ اَلْقَتْ اِلَیْکُمْ اَفْلَاذَ کَبِدِھَا یعنی ’’لو مکہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر گوشے نکال کر ڈال دیئے ہیں۔‘‘ یہ نہایت دانشمندانہ اور حکیمانہ الفاظ تھے جو آپؐ کی زبان مبارک سے بے ساختہ طور پر نکلے کیونکہ بجائے اسکے کہ قریش کے اتنے نامور رؤساء کا ذکر آنے سے کمزور طبیعت مسلمان بے دل ہوتے ان الفاظ نے ان کی قوت متخیلہ کو اس طرف مائل کر دیا کہ گویا ان سردارانِ قریش کو تو خدا نے مسلمانوں کا شکار بننے کیلئے بھیجا ہے۔

جس جگہ اسلامی لشکر نے ڈیرہ ڈالا تھا وہ کوئی ایسی اچھی جگہ نہ تھی۔ اس پر حباب بن منذر نے آپؐ سے دریافت کیا کہ آیا خدائی الہام کے ماتحت آپؐ نے یہ جگہ پسند کی ہے یا محض فوجی تدبیر کے طور پر اسے اختیار کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بارہ میں کوئی خدائی حکم نہیں ہے، تم کوئی مشورہ دینا چاہتے ہو تو بتاؤ؟ حباب نے عرض کیا تو پھر میرے خیال میں یہ جگہ اچھی نہیں ہے۔ بہتر ہوگا کہ آگے بڑھ کر قریش سے قریب ترین چشمہ پر قبضہ کر لیا جاوے۔ میں اس چشمہ کو جانتا ہوں۔ اسکا پانی اچھا ہے اور عموماً ہوتا بھی کافی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور چونکہ ابھی تک قریش ٹیلہ کے پرے ڈیرہ ڈالے پڑے تھے اور یہ چشمہ خالی تھا، مسلمان آگے بڑھ کر اس چشمہ پر قابض ہو گئے لیکن جیسا کہ قرآن شریف میں اشارہ پایا جاتا ہے اس وقت اس چشمہ میں بھی پانی زیادہ نہیں تھا اور مسلمانوں کو پانی کی قلت محسوس ہوتی تھی۔ پھر یہ بھی تھا کہ وادی کے جس طرف مسلمان تھے وہ ایسی اچھی نہ تھی کیونکہ اس طرف ریت بہت تھی جس کی وجہ سے پاؤں اچھی طرح جمتے نہیں تھے۔

جگہ کے انتخاب کے بعد سعد بن معاذ رئیس اوس کی تجویز سے صحابہ نے میدان کے ایک حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک سائبان سا تیار کر دیا اور سعد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سائبان کے پاس باندھ کر عرض کیا کہ ’’یارسول اللہ! آپؐ اس سائبان میں تشریف رکھیں اور ہم اللہ کا نام لے کر دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر خدا نے ہمیں فتح دی تو یہی ہماری آرزو ہے، لیکن اگر خدانخواستہ معاملہ دگرگوں ہوا تو آپؐ اپنی سواری پر سوار ہو کر جس طرح بھی ہو مدینہ پہنچ جائیں۔ وہاں ہمارے ایسے بھائی بند موجود ہیں جو محبت و اخلاص میں ہم سے کم نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ ان کو یہ خیال نہیں تھا کہ اس مہم میں جنگ پیش آجائے گی اس لئے وہ ہمارے ساتھ نہیں آئے ورنہ ہرگز پیچھے نہ رہتے لیکن جب انہیں حالات کا علم ہوگا، تو وہ آپؐ کی حفاظت میں جان تک لڑا دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔‘‘ یہ سعد کا جوشِ اخلاص تھا جو ہر حالت میں قابلِ تعریف ہے، ورنہ بھلا خدا کا رسول اور میدان سے بھاگے۔ چنانچہ حنین کے میدان میں بارہ ہزار فوج نے پیٹھ دکھائی، مگر یہ مرکز توحید اپنی جگہ سے متزلزل نہیں ہوا۔ بہرحال سائبان تیار کیا گیا اور سعد اور بعض دوسرے انصار اس کے گرد پہرہ دینے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے اسی سائبان میں رات بسر کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات بھر خدا کے حضور گریہ وزاری سے دعائیں کیں اور لکھا ہے کہ سارے لشکر میں صرف آپؐ ہی تھے جو رات بھر جاگے، باقی سب لوگ باری باری اپنی نیند سو لئے اور چونکہ نیند کا آنا بھی ایک اطمینان کی علامت سمجھا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کا قرآن شریف میں ذکر کیا ہے۔ پھر خدا کا مزید فضل یہ ہوا کہ کچھ بارش بھی ہوگئی جس سے مسلمانوں کو یہ موقع مل گیا کہ حوض بنا بنا کر پانی جمع کر لیں اور یہ بھی فائدہ ہو گیا کہ ریت جم گئی اور پاؤں زمین میں دھسنے سے رک گئے۔ دوسری طرف قریش والی جگہ میں کیچڑ کی سی صورت ہوگئی اور اس طرف کا پانی بھی کچھ گدلا ہو کر میلا ہو گیا۔ اس واقعہ کا بھی قرآن شریف نے ذکر کیا ہے۔

اب رمضان 2 ہجری کی سترہ تاریخ اور جمعہ کا دن تھا اور عیسوی حساب سے 14/مارچ 623ء تھی۔ صبح اٹھ کر سب سے پہلے نماز ادا کی گئی اور پرستارانِ احدیت کھلے میدان میں خدائے واحد کے حضور سربسجود ہوئے۔ اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد پر ایک خطبہ فرمایا اور پھر جب ذرا روشنی ہوئی تو آپؐ نے ایک تیر کے اشارہ سے مسلمانوں کی صفوں کو درست کرنا شروع کیا۔ ایک صحابی سوادؓ نامی صف سے کچھ آگے نکلا کھڑا تھا آپؐ نے اسے تیر کے اشارہ سے پیچھے ہٹنے کو کہا، مگر اتفاق سے آپؐ کے تیر کی لکڑی اس کے سینہ پر جا لگی۔ اس نے جرأت کے انداز سے عرض کیا۔ ’’یارسول اللہ! آپؐ کو خدا نے حق و انصاف کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ مگر آپؐ نے مجھے ناحق تیر مارا ہے واللہ میں تو اس کا بدلہ لوں گا۔‘‘ صحابہ انگشت بدنداں تھے کہ سواد کو کیا ہو گیا ہے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ اچھا سواد تم بھی مجھے تیر مار لو‘ اور آپؐ نے اپنے سینہ سے کپڑا اٹھا دیا۔ سواد نے فرطِ محبت سے آگے بڑھ کر آپؐ کا سینہ چوم لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ ’’سواد یہ تمہیں کیا سوجھی۔‘‘ اس نے رقت بھری آواز میں عرض کیا۔ ’’یارسول اللہ! دشمن سامنے ہے کچھ خبر نہیں کہ یہاں سے بچ کر جانا ملتا ہے یا نہیں۔ میں نے چاہا کہ شہادت سے پہلے آپؐ کے جسم مبارک سے اپنا جسم چھو جاؤں۔‘‘ غالباً اسی وقت کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حذیفہ بن یمان اور ابوجبل حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم ابھی ابھی مکہ سے آرہے ہیں۔ جب ہم وہاں سے نکلے تھے تو قریش نے ہم کو روک دیا تھا اور پھر یہ عہد لے کر چھوڑا تھا کہ ہم آپؐ کے ساتھ ہو کر ان کے خلاف جنگ نہیں کریں گے۔ گو یہ عہد قابلِ ایفاء نہیں تھا کیونکہ جبراً لیا گیا تھا مگر آپؐ نے فرمایا ’’تو پھر تم جاؤ اور اپنے عہد کو پورا کرو۔ ہم اللہ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی کی نصرت پر ہمارا بھروسہ ہے۔‘‘

ابھی آپ صفوں کی درستی میں ہی مصروف تھے کہ قریش کے لشکر میں حرکت پیدا ہوئی اور لشکر کفار میدان قتال کی طرف بڑھنا شروع ہوا۔ یہ وہ موقع تھا جبکہ کفار کو مسلمان اصلی تعداد سے کم نظر آتے تھے۔ اس لئے وہ جرأت کے ساتھ بڑھتے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دور سے دیکھا تو فرمایا ’’اے میرے مولا! یہ لوگ تکبر وغرور سے بھرے ہوئے تیرے دین کے مٹانے کیلئے آئے ہیں تو اپنے وعدہ کے مطابق اپنے دین کی نصرت فرما۔‘‘ اسی اثناء میں قریش کے چند آدمی مسلمانوں کے چشمہ کی طرف بڑھے۔ صحابہ نے روکنا چاہا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور حکم دیا کہ ان کو پانی پی لینے دیا جاوے۔ چنانچہ انہوں نے امن کے ساتھ پانی پیا اور اپنے لشکر کو واپس لوٹ گئے۔ دشمن کے ساتھ اس عدل و احسان کا معاملہ کرنا عرب کے ضابطۂ اخلاق میں مفقود تھا اور یہ اسلام کی ایک خصوصیت ہے کہ اس نے خود حفاظتی قواعد کی رعایت رکھتے ہوئے دشمن سے بھی نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔

اب فوجیں بالکل ایک دوسرے کے سامنے تھیں۔ مگر قدرت الٰہی کا عجیب تماشہ ہے کہ اس وقت لشکروں کے کھڑے ہونے کی ترتیب ایسی تھی کہ اسلامی لشکر قریش کو اصلی تعداد سے زیادہ بلکہ دوگنا نظر آتا تھا۔ جس کی وجہ سے کفار مرعوب ہوئے جاتے تھے اور دوسری طرف قریش کا لشکر مسلمانوں کو ان کی اصلی تعداد سے کم نظر آتا تھا۔ جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے دل بڑھے ہوئے تھے۔ قریش کی یہ کوشش تھی کہ کسی طرح اسلامی لشکر کی تعداد کا صحیح اندازہ پتہ لگ جاوے تاکہ وہ چھوٹے ہوئے دلوں کو سہارا دے سکیں۔ اس کیلئے رؤساء قریش نے عمیر بن وہب کو بھیجا کہ اسلامی لشکر کے چاروں طرف گھوڑا دوڑا کر دیکھے کہ اس کی تعداد کتنی ہے اور آیا ان کے پیچھے کوئی کمک تو مخفی نہیں؟ چنانچہ عمیر نے گھوڑے پر سوار ہو کر مسلمانوں کا ایک چکر کاٹا، مگر اسے مسلمانوں کی شکل وصورت سے ایسا جلال اور عزم اور موت سے ایسی بے پروائی نظر آئی کہ وہ سخت مرعوب ہو کر لوٹا اور قریش سے مخاطب ہو کر کہنے لگا مَا رَأَیْتُ شَیْئًا وَلٰکِنِّیْ قَدْ رَأَیْتُ یَامَعْشَرَ الْقُرَیْشِ اَلْبَلَایَا تَحْمِلُ الْمَنَایَا نَوَاضِحُ یَثْرِبَ تَحْمِلُ الْمَوْتَ النَّاقِعَ یعنی ’’مجھے کوئی مخفی کمک وغیرہ تو نظر نہیں آئی، لیکن اے معشر قریش! میں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں گویا اونٹنیوں کے کجاوں نے اپنے اوپر آدمیوں کو نہیں بلکہ موتوں کو اٹھایا ہوا ہے اور یثرب کی سانڈنیوں پر گویا ہلاکتیں سوار ہیں۔‘‘ قریش نے جب یہ بات سنی تو ان میں ایک بے چینی سی پیدا ہوگئی۔ سراقہ جوان کا ضامن بن کر آیا تھا کچھ ایسا مرعوب ہوا کہ الٹے پاؤں بھاگ گیا۔ اور جب لوگوں نے اسے روکا تو کہنے لگا اِنِّیْٓ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ ’’مجھے جو کچھ نظر آرہا ہے وہ تم نہیں دیکھتے۔‘‘ حکیم بن حزام نے عمیر کی رائے سنی تو گھبرایا ہوا عتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے عتبہ! تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے آخر عمرو حضرمی کا بدلہ ہی چاہتے ہو۔ وہ تمہارا حلیف تھا کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم اسکی طرف سے خون بہا ادا کر دو اور قریش کو لے کر واپس لوٹ جاؤ اس میں ہمیشہ کیلئے تمہاری نیک نامی رہے گی۔‘‘ عتبہ کو جو خود گھبرایا ہوا تھا اور کیا چاہئے تھا جھٹ بولا۔ ’’ہاں ہاں میں راضی ہوں اور پھر حکیم! دیکھو تو یہ مسلمان اور ہم آخر آپس میں رشتہ دار ہی تو ہیں۔ کیا یہ اچھا لگتا ہے کہ بھائی بھائی پر تلوار اٹھائے اور باپ بیٹے پر۔ تم ایسا کرو کہ ابھی ابوالحکم (یعنی ابوجہل) کے پاس جاؤ اور اسکے سامنے یہ تجویز پیش کرو۔‘‘ اور ادھر عتبہ نے خود اونٹ پر سوار ہو کر اپنی طرف سے لوگوں کو سمجھانا شروع کر دیا کہ ’’رشتہ داروں میں لڑائی ٹھیک نہیں ہے۔ ہمیں واپس لوٹ جانا چاہئے اور محمد کو اسکے حال پر چھوڑ دینا چاہئے کہ وہ دوسرے قبائل عرب کے ساتھ نپٹتا رہے جو نتیجہ ہوگا دیکھا جائے گا۔ اور پھر تم دیکھو کہ ان مسلمانوں کے ساتھ لڑنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کیونکہ خواہ تم مجھے بزدل کہو حالانکہ میں بزدل نہیں ہوں اِنِّیْ اَرٰی قَوْمًا مُسْتَمِیْتِیْنَ۔ یعنی ’’مجھے تو یہ لوگ موت کے خریدار نظر آتے ہیں۔‘‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دور سے عتبہ کو دیکھا تو فرمایا ’’اگر لشکر کفار میں سے کسی میں شرافت ہے تو اس سرخ اونٹ کے سوار میں

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1002) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میں قریباً آٹھ دس سال کی عمر کا تھا۔ (اِس وقت میری عمر پچپن سال کی ہے) ایک دفعہ میرے حقیقی چچا مرحوم حافظ حکیم خدا بخش صاحب احمدی جو اوائل سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصدق تھے اور بیعت میں صرف اس خیال سے دیر کرتے چلے گئے کہ میں بہت ہی گنہگار اور آلودہ دامن ہوں۔ میرا وجود سلسلہ حقہ کیلئے ایک بدنما داغ ہوگا اور اس کی بدنامی کا باعث ہوگا اور آخر حضور کی رحلت کے بعد اوائل 1909ء میں انہوں نے تحریری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ہاتھ پر بیعت کی، کسی لمبے سفر سے واپس آئے۔ جب مجھے معلوم ہوا تو میں اُن سے ملنے کیلئے ان کے پاس گیا۔ انہوں نے مجھے ایک کتاب دی جسے لے کر میں بہت خوش ہوا۔ اس کتاب کے مجھے دینے سے اُن کا مقصد یہ تھا کہ میرے والد صاحب اسے دیکھ لیں۔ دوسرے روز میں شوق سے وہ کتاب ہاتھ میں لئے مسجد کی طرف قرآن کریم کا سبق پڑھنے کیلئے جارہا تھا۔ اتفاق سے میرے والد صاحب راستہ میں ہی ایک چھوٹی سی مجلس میں بیٹھے تھے۔ میرے ہاتھ میں وہ کتاب دیکھ کر انہوں نے لے لی اور دیکھنے لگے۔ کسی نے پوچھا کہ یہ کیا کتاب ہے۔ میرے والد صاحب نے کہا کہ یہ ایک بزرگ ولی اللہ کی کتاب ہے۔ جن کی دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اور ساتھ ہی بیان کیا کہ میں ایک دفعہ فساد خون کے عارضہ سے دیر تک بیمار رہا تھا۔ ان ایام میں مجھے ان بزرگ ولی اللہ کے متعلق اطلاع ملی اور یہ بھی کہ ان کی دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ میں اس وقت بغرض علاج لاہور (یا امرتسر اس وقت خاکسار کو صحیح یاد نہیں رہا کہ کس شہر کا نام لیا تھا) گیا ہوا تھا۔ وہیں یہ بات مجھے معلوم ہوئی تھی جس پر میں نے ان کی خدمت میں (حاضر ہوکر نہیں بلکہ تحریراً یا کسی صاحب کی زبانی جس کی تفصیل اب خاکسار کو یاد نہیں رہی) اپنی صحت یابی کیلئے دعا کے واسطے عرض کیا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت بخشی۔ یہ واقعہ بچپن میں میں نے غالباً متعدد دفعہ اپنے والد صاحب (مولوی محمد بخش صاحب) سے سنا تھا۔ اسکے بعد وہ کتاب میرے والد صاحب نے مجھے واپس دے دی اور وہ مدت تک میرے پاس رہی۔ جب میں بڑا ہوا تو اسکے نام وغیرہ کی شناخت ہوئی۔ یہ کتاب سرمہ چشم آریہ تھی جو 1886ء کی تصنیف ہے۔

(1003) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میاں حیات محمد صاحب پنشنر ہیڈ کانسٹیبل پولیس نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرم دین کے مقدمہ میں جہلم تشریف لائے تو سردار ہری سنگھ کی درخواست پر آپ اُن کی کوٹھی میں مقیم ہوئے۔ کھانا وغیرہ کا انتظام جماعت کے ذمہ تھا۔ کوٹھی نہایت خوبصورت اور سجائی گئی تھی۔ باورچی نے کارکنوں سے حضور کیلئے ایک چوزہ مرغ طلب کیا تو وہ لوگ حیران ہوئے کہ اب کہاں سے ملے گا۔ مجھے علم تھا کہ حضور کچھ عرصہ سے چوزہ مرغ بطور دوائی استعمال فرماتے ہیں اس لئے میں نے چار چوزے اپنے پاس اسی غرض سے رکھے ہوئے تھے۔ میں فوراً گیا اور چاروں لے آیا اور وہ چوزے تین دن تک کام آگئے۔ چونکہ میں نے تین دن کی رخصت لی ہوئی تھی اس لئے میں دن رات حضور کے پاس رہتا اور حضور کے جسم مبارک کو دباتا تھا۔ میں 94ء سے حضور کا عاشق تھا۔ رات بھر حضور کے بدن کو دباتا۔ جب حضور کروٹ بدلتے تو کھانسی کی تکلیف کے وقت منہ مبارک سے معصوم بچوں کی سی آواز نکلتی ”اللہ“ حضور فرماتے تھے کہ خشک کھانسی بھی ایک وبا کی طرح ہے۔ پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی۔ حمام میں گرم اور سرد دونوں پانی موجود تھے۔ آپ لوٹے میں دونوں کو ملا کر استعمال فرماتے۔ میرے دباتے ہوئے جب حضور انور کروٹ لیتے تو فرماتے کہ ”آپ بس کیجئے“ مگر مجھے ان الفاظ کے سننے سے از حد خوشی ہوتی اور میں حضور کو دباتا چلا جاتا تھا۔

(1004) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میاں حیات محمد صاحب پنشنر ہیڈ کانسٹیبل پولیس نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جس دن عدالت میں مقدمہ کی پیشی تھی، صبح نو بجے تک بیعت ختم نہ ہوئی تھی پھر کچہری کیلئے تیاری شروع ہوئی ورنہ لوگ تو بس نہ کرتے تھے۔ رات کو عورتوں کی بیعت کی باری آیا کرتی تھی۔ اُن کے خاوند دروازوں پر کھڑے ہوتے تھے۔ حضور اقدس کرسی پر اونچی جگہ تشریف رکھے ہوتے، بلند آواز سے اپنی جگہ پر ہی اللہ اور اسکے رسول کے احکام حسب ضرورت عورتوں کو سناتے تھے اور حضرت صاحب نے میاں بیوی کے حقوق اور تعلقات کو خوب واضح طور پر بیان کیا تھا۔ حضور عورتوں کی بیعت لیتے وقت ہاتھ یا کپڑا وغیرہ نہ پکڑتے تھے بلکہ آپ اونچی جگہ پر بیٹھ کر اپنی تعلیم سنا دیتے تھے اور پھر لمبی دعا فرما کے اپنے کمرہ میں چلے جاتے تھے۔ اُن دنوں سخت سردی پڑتی تھی۔ جس دن پیشی تھی اُسی رات مجھ کو خواب آیا اور وہ میں نے حضرت کو سنا دیا تھا کہ دہکتے ہوئے انگاروں سے ایک چولہا بھرا ہوا ہے۔ اُس پر حضور کی آرام کرسی رکھی گئی ہے، اُس پر آپ بیٹھے ہیں۔ آگ کی بھاپ شعلے مار مار کر تمام بدن سے نکلتی جاتی ہے۔ اسی طرح کپڑوں اور بالوں سے اور ہم لوگ خوش ہورہے ہیں کہ دھواں تو نہیں ہے بلکہ بھاپ ہے۔ بالوں میں سے پانی کے قطرے نیچے گر رہے ہیں۔ تو میں کہہ رہا ہوں کہ سبحان اللہ! ابراہیم علیہ السلام والی پوری مثال ہے۔ اس موقعہ پر قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيمَ (الانبیاء: 70) کی مثال صادق آرہی ہے۔ جب میں نے یہ خواب حضور کو سنائی تو حضور اقدس علیہ السلام نے ہنس کو فرمایا کہ دشمن نے آگ بھڑکائی مگر اللہ نے ٹھنڈی کردی ہے۔ تمام دشمنوں نے زور لگایا۔ ایک طرف تمام مخالف تھے اور ایک طرف خدا کا مرسل تھا۔ ایک طرف حکومت کے لوگ اور بڑے بڑے رئیس، مجسٹریٹ اور وکیل اور چھوٹے چھوٹے ملازم تھے۔ یہ سب لوگ کرم دین پر خوش تھے کہ اُس نے دعویٰ کیا ہے مگر خدا نے اُن کو نا کام کر دیا۔

(1005) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میاں حیات محمد صاحب پنشنر ہیڈ کانسٹیبل پولیس نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مقدمہ کی تاریخ سے ایک ماہ قبل میری بیوی کو خواب آئی تھی کہ حضرت سلمان فارسی جن کی قبر 9 گز لمبی دریائے جہلم کے کنارے پر ہے، وہ چوک میں کھڑے ہوکر باآواز بلند یہ کہتے ہیں، سنو لوگو! یہ جو دو فریق آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں، ان میں سے ایک سیّد ہے جو مرزا صاحب ہیں اور دوسرا مولوی جو ہے وہ ڈوم ہے۔ جب حضور کو یہ خواب سنائی گئی۔ تو حضور نے ”ہیں“ کہہ کر فرمایا کہ ڈوم کیسے ہوتے ہیں۔ اس پر دوستوں نے بتایا کہ ڈوم میراثی ہوتے ہیں۔ تحصیل دار نواب خان نے بھی کہا کہ حضور میراثی لوگ ڈوم ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک روز مفتی محمد صادق صاحب نے بھی اپنی خواب سنائی۔ خواب مجھے یاد نہیں رہی۔ میں اپنی بیوی کے اکثر خواب حضور علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کر کے تعبیر منگواتا رہتا تھا۔

(1006) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میاں حیات محمد صاحب پنشنر ہیڈ کانسٹیبل پولیس نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام عدالت میں گئے تو بہت ہجوم حضور کے ساتھ اندر چلا گیا۔ آخر کھلے میدان میں حضور کی کرسی سرکاری جمعدار نے رکھی۔ چار پانچ کرم کے فاصلہ پر مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اپنا وعظ شروع کیا تو محمد دین کمپونڈر نے کہا۔ حضور! مولوی ابراہیم نے یہاں آکر ہی وعظ شروع کر دیا ہے۔ اس وقت میں بھی حضور کے پاس تھا تو حضور نے اپنے ہاتھ سے اپنی جیب سے ایک رسالہ ”مواہب الرحمن“ نکال کر دیا کہ میری یہ کتاب اُسے دے دو۔ ابھی اُس نے وعظ شروع ہی کیا تھا کہ ڈپٹی صاحب نے حکم دیا کہ اس کو یہاں سے نکال دو۔ اگر وعظ کرنا ہے تو شہر میں جا کر کرے۔ سپاہیوں نے اسی وقت اسے کچہری سے باہر نکال دیا۔ جب اُس نے جلدی سے کتاب پر نظر ماری تو صفحہ 25 پر نظر پڑی۔ جہاں لکھا تھا ”کرم دین کذّاب“ فوراً کرم دین کو جا کر دیا کہ دیکھو تم کو یہ لکھا گیا ہے۔ اُس نے اپنے وکیل شیخ محمد دین کو دکھایا۔ وکیل نے کہا کہ اس کا بھی دعویٰ کر دو۔ اُسی وقت مولوی ابراہیم اور کرم دین اور شیخ محمد دین وکیل میاں نظام دین سب جج کی کچہری میں چلے گئے اور اُس کو دکھا کر کہا کہ یہ وہ کتاب ہے اور اب موقعہ ہے۔ ہم دعویٰ آپ کی عدالت میں کرتے ہیں۔ اُس جج نے جواب دیا کہ میرے پاس دعویٰ کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ کرم دین بھی سنی مسلمان ہے اور میں بھی سنی مسلمان ہوں۔ جب جج مذکور نے یہ جواب دیا وہ اپنا سامنہ لے کر واپس آگئے۔ بندہ اچانک اُسی وقت اس جج کی کچہری میں ان تینوں کے پیچھے کھڑا یہ کارروائی دیکھ رہا تھا۔ ہاں البتہ اُس نے ان کو یہ کہا کہ یہ دعویٰ بھی اُسی ڈپٹی کمشنر کے پاس کرو جس کے پاس پہلا دعویٰ ہے۔ ڈپٹی نے خوب دونوں دعووں کو اڑایا اور کرم دین کو کہا کہ تم نے خود اپنے لئے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ضرور میں جھوٹا اور کمینہ ہوں کیونکہ تعزیرات ہند میں یا سرکاری قانون میں تو یہ جرم نہیں ہے کیونکہ مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ خدا نے الہام سے مجھے یہ کہا ہے۔ قانون سے جرم تب ہوتا اگر یہاں کرم دین کی ولدیت وسکونت کتاب میں درج ہوتی۔ کیا دنیا میں اور کوئی کرم دین نہیں ہے صرف تُو ہی کرم دین ہے؟

(1007) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میاں حیات محمد صاحب پنشنر ہیڈ کانسٹیبل پولیس نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ کرم دین نے ڈپٹی کی عدالت میں یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ مرزا صاحب نے میرے بھائی محمد حسین کے متعلق کہا ہے کہ مرتے وقت اس کا منہ سیاہ ہوگیا ہے اس طرح اس کی ہتک کی ہے۔ ڈپٹی نے پوچھا کہ کیا تمہارے بھائی محمد حسین کا کوئی لڑکا ہے۔ اس نے کہا کہ ”ہے“ پوچھا کہ بالغ ہے یا نابالغ ہے؟ کرم دین نے جواب دیا کہ بالغ ہے۔ اس پر ڈپٹی صاحب نے کہا کہ وہ دعویٰ کرسکتا ہے۔ تمہارا دعویٰ نہیں چل سکتا۔ واپسی پر دیوی دیال صاحب سب انسپکٹر نے حضور کو بڑی محبت اور احترام سے بڑے بازار شہر سے گزار کر اسٹیشن پر لاکر گاڑی پر سوار کرایا تھا۔ بازار میں سے لانے کی غرض یہ تھی کہ تمام لوگ حضور کی زیارت کرلیں۔ لوگ کھڑے ہوہو کر حضور کو دیکھتے تھے۔ حضور باعزت طور پر گاڑی میں سوار ہوئے اور واپس قادیان روانہ ہوئے۔

(1008) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت اُم المومنین نے ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور شیرینی کا ایک خوان اُسی وقت پیش کیا اور شام کی دعوت کی۔

(1009) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ شہتیر والا مکان خطرناک ہوتا ہے۔ بعض دفعہ شہتیر ٹوٹ جاتا ہے تو ساری چھت یکدم آپڑتی ہے۔ یعنی صرف کڑیاں یعنی بالے پڑے ہوئے ہوں۔ اور فرمایا ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی ایسے حادثہ سے بچایا تھا۔

(1010) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ اس وقت یعنی 1938ء میں میری عمر 74 سال کے قریب ہے۔ ہمارا اصل وطن بڈھانہ ضلع مظفر نگر یوپی ہے گو میری زیادہ سکونت باغپت ضلع میرٹھ میں رہی ہے یعنی میں نے اپنی اوائل عمر زیادہ تر اپنے وطن باغپت ضلع میرٹھ میں گزاری تھی اور سنہ 1941ء بکرمی میں کپورتھلہ میں آیا جب کہ میری عمر 21/20 سال کی تھی۔ میرے کپورتھلہ آنے سے قبل کی بات ہے کہ حاجی ولی اللہ صاحب جو کپورتھلہ میں سیشن جج تھے وہ رخصت پر اپنے وطن سراوہ ضلع میرٹھ میں گئے۔ اس وقت میرے والد صاحب اور مَیں بوجہ تعلق رشتہ داری اُن سے ملنے کیلئے گئے۔ حاجی ولی اللہ صاحب کے پاس براہین احمدیہ کے چاروں حصے تھے۔ اور حاجی صاحب موصوف مجھ سے براہین احمدیہ سنا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مجھے یہ کتاب حضرت مرزا صاحب نے بھیجی ہے۔ اُن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خط وکتابت تھی۔ جب میں حاجی صاحب کو براہین احمدیہ سنایا کرتا تھا تو اس دوران میں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عقیدت ہوگئی۔ مجھے یاد ہے کہ اس وقت جب کہ میں براہین احمدیہ سنایا کرتا تھا تو سامعین کہا کرتے تھے کہ اس کتاب کا مصنف ایک بے بدل انشاء پرداز ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

خطبہ عید الاضحیٰ

’’خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کیلئے صدق دکھایا جائے‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

جو اس (خدا) کی طرف جھکتا ہے، اسکے حکموں پر عمل کرتا ہے، اسکی رضا کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار ہوتا ہے
وہ سچے وعدوں والا اس سے اپنے پیار کا اظہار بھی کرتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی غلامِ صادق ہے جس نے اعلان کیا کہ میں وہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں
جس کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی، یہی وہ اللہ تعالیٰ کا پہلوان ہے جس نے نہ صرف اسلام کی
خوبصورت تعلیم پیش کر کے اسلام کا حسن لوگوں کو بتایا بلکہ ہر مخالفت کو چیلنج دیا کہ کوئی اَور دین اور مذہب نہیں ہے جو اسلام جیسی خوبصورت تعلیم پیش کر سکے

’’اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے
لیکن جب انسان خدا کیلئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا‘‘ (حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کیا یہ دعا مسلمانوں سے تقاضا نہیں کرتی کہ اگر اس شہر کی طرف منسوب ہوتے ہیں،
اگر ربِ کعبہ کی عبادت کرتے ہیں، اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں
اور خانہ کعبہ کے قیام کے مقصد کو پورا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں تو پھر اپنے دلوں میں بھی امن و سلامتی اور پیار و محبت کے شہر بسائیں

پس اگر ہم صبر، دعا، صدق و وفا کے ساتھ اسکے در پر جھکے رہیں گے تو یقیناً وہ دوڑتا ہوا
ہماری طرف آئے گا اور دشمن جو اپنی طاقت کے زعم میں ہم پر ظلم روا رکھے ہوئے ہے اسے ملیا میٹ کر دے گا

کیا آج وہ سچے وعدوں والا خدا ہمیں چھوڑ دے گا؟ یقیناً نہیں، آج بھی وہ اپنے پر ایمان اور یقین رکھنے والوں اور مظلوموں کی مدد کو آئے گا

واقفینِ نَو جو اس وقت جماعتی خدمت میں آ گئے ہیں انہیں بھی اپنے اندر اسماعیلی صفات پیدا کرنی ہوں گی
تبھی اللہ تعالیٰ ان کیلئے ہمیشہ بھلائی اور بہتری کے راستے کھولتا رہے گا

عیدِ قربان کی مناسبت سے احمدیوں کو تقویٰ اختیار کرنے نیز واقفینِ نَو اور ان کے والدین کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی تلقین

مظلوم احمدیوں، اسیرانِ راہِ مولیٰ و شہیدانِ احمدیت اور ان کے اہلِ خانہ نیز واقفینِ زندگی کیلئے دعا کی تحریک

خطبہ عید الاضحیٰ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10/جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید الاضحیٰ یعنی قربانی کی عید منا رہے ہیں۔ اس قربانی کی یاد میں عید جو ہزاروں سال پہلے باپ بیٹے اور ماں نے دی تھی۔

یہ کوئی وقتی قربانی نہیں تھی بلکہ مسلسل کئی سالوں پر پھیلی ہوئی قربانی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیوی اور لاڈلے بیٹے کو ایک بے آب و گیاہ جگہ میں چھوڑ دیا۔ صرف اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم تھا۔ اور بیوی کو جب پتہ چلا کہ ہمیں اس جگہ اللہ تعالیٰ کی خاطر چھوڑے جا رہے ہیں تو اس کے ایمان کا بھی کیا اعلیٰ معیار تھا۔ بڑے یقین سے اور عزم سے کہا کہ پھر جاؤ۔ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ سب کچھ ہے تو پھر خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کریگا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ضائع نہیں کیا۔ وہیں پانی کا بھی انتظام کر دیا، بلکہ مستقل انتظام کر دیا جو آج تک چل رہا ہے۔ خوراک کا بھی انتظام کر دیا بلکہ ایک شہر اس ریگستان میں آباد کر دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق ہر ضرورت کی چیز وہاں مہیا کر دی۔ دنیا کے ہر قسم کے پھل اور نعمتیں وہاں جمع کر دیے۔

ہر سال لاکھوں لوگ حج کیلئے وہاں جاتے ہیں اور جہاں عبادت کا فریضہ ادا کرتے ہیں وہاں دنیاوی نعمتوں سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ سارا سال عمرے کیلئے بھی لوگ جاتے رہتے ہیں۔ کہاں تو وہ بے آب و گیاہ جگہ تھی اور کہاں لاکھوں لوگوں کے روزگار وہاں مہیا ہیں اور کروڑوں لوگوں کو خوراک وہاں میسر ہے۔

پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے کرنے کا اظہار کہ ایک وعدہ کیا اور ایک نشان کے طور پر اس کی چمک دکھلا دی۔ اس میں وہ نبی پیدا کیا اپنے وعدے کے مطابق جس پر آج تک کروڑوں لوگ روزانہ درود و سلام بھیجتے ہیں اور قیامت تک بھیجتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا تھا کہ تُو دنیا کیلئے بشیر اور نذیر کے طور پر بھیجا گیا ہے نہ کہ باقی انبیاء کی طرح صرف محدود علاقے اور زمانے کیلئے، تو پھر ایسے انتظام بھی فرما دیے کہ اس خاتم الانبیاء اور آخری رسولؐ کے پیغام کو بھی دنیا کے ہر ملک میں پہنچا دیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں ایک وسیع علاقے پر اسلام کا پیغام پہنچ گیا اور اب دنیا کے ہر کونے میں پہنچا ہوا ہے۔ اسکے ماننے والے دنیا کے ہر کونے میں پیدا کر دیے۔ چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے جو وعدہ فرمایا تھا اس کو عظیم الشان طریقے پر پورا کیا۔ پس یہ ہیں خدا تعالیٰ کے کام۔

جو اسکی طرف جھکتا ہے، اس کے حکموں پر عمل کرتا ہے، اس کی رضا کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار ہوتا ہے وہ

سچے وعدوں والا اس سے اپنے پیار کا اظہار بھی کرتا ہے۔

آج دنیا میں کوئی دین نہیں جس کے ماننے والے اس کے بانی اور نبی کی لائی ہوئی حقیقی تعلیم پر عمل کر رہے ہوں۔ کسی نبی پر اتری ہوئی کوئی کتاب نہیں اور احکامات نہیں جو اپنی اصلی حالت میں قائم ہوں۔ کسی نبی پر اتری ہوئی کوئی کتاب نہیں یہ صرف قرآن کریم ہی ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں اسکی حفاظت کروں گا اور اسے اپنی اصلی حالت میں قائم رکھوں گا اور آج چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی باوجود مخالفینِ اسلام کی کوششوں کے یہ واحد صحیفہ ہے جو آج بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ باوجود اسکے کہ اس دوران مسلمانوں کی اکثریت کی عملی حالت میں انحطاط پیدا ہو گیا لیکن قرآن کریم کی حفاظت کرنے والے، اسکی تعلیم پر عمل کرنے والے خدا تعالیٰ پیدا فرماتا رہا اور ہمیشہ پیدا فرماتا رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ آپؐ کی شریعت، آپؐ کی تعلیم، آپ پر اتری ہوئی کتاب کی حفاظت کیلئے اللہ تعالیٰ آخری زمانے میں بھی ایک ایسا انسان پیدا کرے گا جو دین کو ثریا سے زمین پر واپس لائے گا۔ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب سورۃ الجمعۃ، حدیث 4897) اور قرآن کریم کی حکومت، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت اور خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرے گا۔ خدا تعالیٰ کے شریک بنانے والوں کے منہ بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کی روشنی میں دلائل اور براہین سے بند کرے گا اور خدا تعالیٰ کے وجود کے منکرین کے منہ بھی دلائل و براہین سے بند کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق تکمیلِ اشاعت دین اور اسلام کی برتری تمام ادیان پر ثابت کرنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور عاشقِ صادق کو مبعوث فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی غلامِ صادق ہے جس نے اعلان کیا کہ میں وہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں جس کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ یہی وہ اللہ تعالیٰ کا پہلوان ہے جس نے نہ صرف اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کر کے اسلام کا حسن لوگوں کو بتایا بلکہ ہر مخالفت کو چیلنج دیا کہ کوئی اَور دین اور مذہب نہیں ہے جو اسلام جیسی خوبصورت تعلیم پیش کر سکے۔

اگر ہے تو مقابلے پر لاؤ۔ پھر دیکھو کس طرح براہین و دلائل اور خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات کے ساتھ میں اس کو ردّ کر کے دکھاؤں گا۔ اسے ہزیمت اٹھانی پڑے گی۔ ساتھ ہی مسلمانوں کو بھی یہ تلقین فرمائی کہ یہ جنگ و جدل کا نہیں بلکہ پیار محبت سے اسلام کی تعلیم کو پھیلانے کا زمانہ ہے۔ یہ امن و سلامتی اور روشن دلائل کے ساتھ اسلام کی تمام ادیان پر برتری ثابت کرنے کا زمانہ ہے، یہ اعلان کیا کہ یہی زمانہ اسلام کے ضعف کا زمانہ تھا جس میں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اُس مردِ میدان نے دنیا میں آنا تھا جس نے اسلام کی تعلیم کی احیائے نَو کرنی تھی۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر میں نہ آتا تو کوئی اَور آتا لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کا یہی وقت تھا۔

پس مسلمانوں کو فرمایا کہ تم خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے اس شخص کو عین وقت پر بھیج دیا اور بجائے اس جری اللہ کی مخالفت کرنے کے اس کے ساتھ جڑ کر اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلاؤ۔ یہ آپؑ نے مسلمانوں کو کہا۔ اپنی خود ساختہ رسومات اور بدعات کو ختم کرو اور اس تعلیم پر عمل کرو جو اسلام کی حقیقی اور اصل تعلیم ہے کہ یہی راستہ مسلمانوں کیلئے بھی راہِ نجات ہے اور یہی راستہ دنیا کے ہر شخص کی بقا کی ضمانت ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے کے ساتھ جڑ کر اسلام کی تعلیم کو دنیا کے طول و عرض میں پھیلانے کیلئے آگے بڑھتے اللہ تعالیٰ کے اس بھیجے ہوئے اور فرستادے کی مخالفت میں کمر بستہ ہیں اور بجائے اسکے کہ اپنے آباء کی قربانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہاتھوں کو روکنے کی کوشش کرتے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنتے، مسلمان نہ صرف آپس میں ایک دوسرے کے خون پر تلے ہوئے ہیں بلکہ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندگی میں دنیا میں امن اور سلامتی کو قائم کرنے آیا ہے اسکی اس حد تک مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں کہ گذشتہ سوا سو سال سے زیادہ عرصہ سے اسکے ماننے والوں کے قتل کے فتوے دے رہے ہیں، اس پر کفر کے فتوے لگا رہے ہیں، ماننے والوں کو قتل کر رہے ہیں، ان کی جائیدادیں لوٹ رہے ہیں، ان پر معاشی تنگیاں وارد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ کوشش تو کر رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے، ایک جگہ سے روکتے ہیں دوسری جگہ سے اللہ تعالیٰ نوازتا چلا جاتا ہے۔ ان کے بچوں کو سکولوں اور گلیوں میں تنگ کیا جا رہا ہے ان میں خوف و ہراس پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ مُردوں کی قبریں اکھیڑ کر ان کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ یہ کون سا اسلام ہے جو یہ لوگ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اسلام تو امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ اسلام تو محبت اور پیار کا مذہب ہے۔ آج کی عید جن کی وجہ سے منائی جا رہی ہے وہ تو اپنی آزادی، اپنی عزت، اپنی جان خدا تعالیٰ کیلئے قربان کرنے کیلئے تیار ہوئے تھے۔ انہوں نے جس شہر کی خواہش کی تھی یا یہ دعا کی تھی کہ یہاں شہر بن جائے تو یہ دعا کی تھی کہ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا (البقرة: 127) کہ اے میرے رب! اس جگہ کو ایک پُر امن شہر بنا دے تا کہ جو یہاں رہنے والے ہوں، جو یہاں آنے والے ہوں امن اور سلامتی سے رہنے والے اور امن و سلامتی کے پھیلانے کا خیال رکھنے والے ہوں۔ پس کیا یہ دعا مسلمانوں سے تقاضا نہیں کرتی کہ اگر اس شہر کی طرف منسوب ہوتے ہیں، اگر ربِ کعبہ کی عبادت کرتے ہیں، اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں اور خانہ کعبہ کے قیام کے مقصد کو پورا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں تو پھر اپنے دلوں میں بھی امن و سلامتی اور پیار و محبت کے شہر بسائیں۔

ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے کی بجائے رُحَمَآءُ بَیۡنَھُمۡ کے نمونے پیش کریں۔ دنیا کو سلامتی اور امن کا پیغام دیں۔ زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدیٔ معہود جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا اس پر کفر کے فتوے لگانے اور اسکے ماننے والوں پر ظلم و تعدی کرنے کی بجائے آج کے دن کی عید کو امن و سلامتی کے پیغام سے اور مسیح موعود کی بیعت میں آ کر حقیقی عید بنائیں۔ اگر یہ سوچ پیدا نہیں کریں گے تو لاکھ عیدیں منائیں وہ اسلام کی تعلیم کے مطابق منانے والی عیدیں نہیں ہیں۔ جتنے چاہیں حج کر لیں وہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مخالف چلنے والوں کے حج ہیں۔ سوچیں اور غور کریں۔ جس طرح پرانے واقعات میں پہلوں کے حج ان کے ظلم و زیادتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول نہ ہونے کی روایات ملتی ہیں کہیں ہماری عبادتوں اور حج کے مناسک باوجود سب کوششوں کے صرف اس ظلم و زیادتی کی وجہ سے جو آجکل مسلمان کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہونے سے رہ تو نہیں جائیں گے۔ سوچیں، غور کریں! کہیں کلمہ پڑھنے والے اور خدائے واحد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے کو حج اور دوسری عبادات سے روکنا انہیں خدا تعالیٰ کی پکڑ میں لانے والا نہ بنا دے۔ اور اب تو پاکستان میں باقاعدہ انتظامیہ کی طرف سے بھی بعض جگہ اعلان کیا گیا ہے کہ عید کے تین دن کوئی احمدی کسی جانور کو ذبح نہیں کر سکتا چاہے قربانی کیلئے ہو یا کسی بھی مقصد کیلئے ہو کیونکہ اگر احمدی قربانیاں کرتے ہیں تو اس طرح اسلامی شعائر کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ نعوذ باللہ۔

یہ قربانی صرف ان نام نہاد مسلمان علماء کا حق ہے، صرف ان لوگوں کا حق ہے جن پر یہ علماء مسلمان ہونے کی مہر ثبت کریں۔ ان لوگوں کیلئے اس مہر کی کوئی حقیقت نہیں جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کو مسلمان بنانے اور کہنے کی مہر ہے۔ بہر حال جب ایسے حالات اپنے انتہا کو پہنچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بھی چلتی ہے اور پھر وہ ہر ایک سے چاہے وہ بڑا عالم ہے نام نہاد عالم یا سب سے بڑا لیڈر ہے یا کوئی بہت بڑا افسر ہے جو بھی ظلم و تعدی میں بڑھتا ہے اسے پیس کر رکھ دیتی ہے، اس کا قلع قمع کر دیتی ہے۔

ہم احمدی تو قربانی کرنے والے ہیں۔ ان عیدوں اور اپنی تاریخ سے ہم نے قربانیوں کے سبق سیکھے ہیں اور جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے ہم نے عہد بھی کیے ہیں لیکن بعض کمزور طبع بھی ہوتے ہیں۔ ان احمدیوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ صبر اور دعاؤں سے کام لیں۔ یقیناً یہ دعائیں ایک دن پھل لائیں گی ان شاء اللہ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ علیہا السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیاں بھی پھل لائی تھیں لیکن انہوں نے صبر اور دعا کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے آنے والے عظیم رسول اور ان کے صحابہ کی قربانیاں بھی اپنے وقت پر رنگ لائیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے پورے فرمائے۔ پس کیا آج وہ سچے وعدوں والا خدا ہمیں چھوڑ دے گا؟ یقیناً نہیں۔ آج بھی وہ اپنے پر ایمان اور یقین رکھنے والوں اور مظلوموں کی مدد کو آئے گا۔

آج دشمن بے شک اپنی طاقت کے زعم میں ہم پر ظلم و زیادتی کر رہا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے سامنے اس کی طاقت کی ذرہ بھر بھی حیثیت نہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکیں۔ اس کی عبادتوں کے معیار قائم کریں۔ اس کی مخلوق کے حقوق ادا کریں۔ اپنی قربانیوں کو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کیلئے تیار رہیں۔ اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔ حقیقت میں اس روح کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو اس عید کے منانے کی روح ہے اور جو اس عید پر قربانیاں کرنے کی روح ہے، تبھی ہم اپنے مخالفین کا مقابلہ کر سکتے ہیں، تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کر سکتے ہیں اور جذب کرتے ہوئے ان وعدوں کو پورا ہوتے دیکھ سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمائے تھے۔ قربانیوں کے اس معیار کو حاصل کرنے کا طریق بتاتے ہوئے اور قربانی کا فلسفہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: ”خدا تعالیٰ نے شریعتِ اسلام میں بہت سے ضروری احکام کیلئے نمونے قائم کئے ہیں چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”سب سے بنیادی اور اوّلین اصول جس کے مطابق
ہر مسلمان مرد اور عورت کو اپنی زندگی لازماً بسر کرنی چاہئے وہ توحید ہے،
یعنی اس کامل ایمان اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اسکا کوئی ہمسر نہیں۔“

(پیغام نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ 2019)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ذیلی تنظیموں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ
دین کی خدمت اور ملک و قوم دونوں کی خدمت کرنے کی ترغیب دلائیں
اور یہ خدمت اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہونی چاہئے۔“

(پیغام بر موقع نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ 2019)

طالب دعا: محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گوروپالی۔ ساؤتھ) شانتی نکیتن (جماعت احمدیہ بیر بھوم، بنگال)

قربان ہو۔'' یہ ہے قربانی کا معیار، یہ ہے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت۔ فرمایا ''پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کیلئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں۔'' یہ بھیڑ بکریوں کی جو قربانیاں ہیں یہ تو اصل قربانی کا ایک نمونہ ہیں ''لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے۔'' فرمایا اصل غرض یہی قربانی ہے ''جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج: 38) یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے...... یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 99)

پس یہ ہے ہمارے سوچنے اور جائزے لینے کا مقام۔ بہت سے جلد باز بعض دفعہ لکھ دیتے ہیں کہ ہماری دعائیں اور ہماری قربانیاں قبول نہیں ہو رہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کبھی آپ کی جماعت کو نہیں چھوڑے گا اور دعائیں بھی قبول ہوں گی اور قربانیاں بھی قبول ہوں گی۔ ان شاء اللہ۔ لیکن ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں کہ کیا ہم نے اپنے تقویٰ کے معیار کو اس حد تک بڑھا لیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ پس ہمیں کسی بھی قسم کی مایوسی اور بے چینی کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف پہلے سے بڑھ کر جھکنا چاہیے اللہ تعالیٰ سے رحم بھی مانگنا چاہیے کہ جو بھی قربانیاں اور عبادتیں ہیں انہیں اللہ تعالیٰ اپنے رحم اور فضل سے قبول بھی فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صدق اور وفاداری کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کیلئے صدق دکھایا جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قرب حاصل کیا تو اس کی وجہ یہی تھی۔ چنانچہ فرمایا ہے وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى (النجم: 38) ابراہیمؑ وہ ابراہیمؑ ہے جس نے وفاداری دکھائی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔'' فرمایا ''جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلت اور سختی اور تنگی خدا کیلئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو یہ صفت پیدا نہیں ہو سکتی۔'' فرمایا ''بت پرستی یہی نہیں کہ انسان کسی درخت یا پتھر کی پرستش کرے بلکہ ہر ایک چیز جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے روکتی اور اس پر مقدم ہوتی ہے وہ بت ہے۔'' پس ہمیں جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے نفسوں کا جائزہ لیتے ہیں، اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ پھر فرمایا ''اور اس قدر بت انسان اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ میں بت پرستی کر رہا ہوں۔ پس جب تک خالص خدا تعالیٰ ہی کیلئے نہیں ہو جاتا اور اس کی راہ میں ہر مصیبت کی برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا یہ یونہی مل گیا تھا؟ نہیں۔ اِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى کی آواز اس وقت آئی جبکہ وہ بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے'' فرمایا عمل دکھ سے آتا ہے ''لیکن جب انسان خدا کیلئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا۔ دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کیلئے اپنے بیٹے کو قربان کر دینا چاہا اور پوری تیاری کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اسکے بیٹے کو بچا لیا۔ وہ آگ میں ڈالے گئے'' ابراہیم علیہ السلام ''لیکن آگ ان پر کوئی اثر نہ کر سکی۔'' فرمایا اگر کوئی ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ تکالیف سے بچا لیتا ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 429-430)

پس اگر ہم صبر، دعا، صدق و وفا کے ساتھ اسکے در پر جھکے رہیں گے تو یقیناً وہ دوڑتا ہوا ہماری طرف آئے گا اور دشمن جو اپنی طاقت کے زعم میں ہم پر ظلم روا رکھے ہوئے ہے اسے ملیا میٹ کر دے گا۔

پس اس عید پر ہمیں بھی اپنی قربانیوں، وفاؤں اور صدق اور تقویٰ کے معیاروں کے جائزے لینے چاہئیں۔ من حیث الجماعت جتنا زیادہ اپنے جائزے لینے اور اپنی حالتوں کو بہتر کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اتنی جلدی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اور تائید کے نظارے بھی ہم دیکھیں گے۔ پس اس کیلئے بھی آج خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے صدق و وفا اور تقویٰ کے معیاروں کو بڑھائے اور ہم وہ بن جائیں جو وہ ہمارے سے توقع رکھتا ہے اور دعا کے ساتھ اپنے عمل بھی اس تعلیم کے مطابق کریں اور صرف علمی طور پر ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی ہمارا ہر مرد، عورت اور بچہ قربانی کا وہ معیار حاصل کرنے والا ہو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے قائم کیے تھے تبھی ہم اس بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے فیض سے بھی حصہ پانے والے ہوں گے جو حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جڑنے والوں کو ملنا چاہیے۔

عید الاضحیٰ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو بھی ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے جس میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ''یہ عید الضحیٰ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔'' فرمایا ''...... یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔''

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 33)

پس ہمیں ہر وقت ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس زمانے میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے جس روشنی کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بھیجا ہے اس سے فیض پانے کیلئے ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنا چاہیے اور تزکیۂ نفس اور تزکیۂ قلب کرتے ہوئے یہ دیکھنا چاہیے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کے ساتھ دنیا میں پھیلانے کیلئے بھرپور کوشش ہم کس حد تک کر رہے ہوں گے۔ اگر ہم یہ کر رہے ہوں گے تو ہماری قربانیاں بھی مقبول ہوں گی اور ہم ضحیٰ سے بھی فیض پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق دے۔

عید الاضحیٰ کے حوالے سے ایک اور بات بھی میں مختصراً کہنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں اکثر ملاقاتوں میں لوگ سوال کرتے ہیں۔ اب ورچوئل ملاقاتیں ہو رہی ہیں وہاں بھی، انفرادی طور پر بھی جو واقفین نو کی تربیت کے بارے میں ہے کہ کس طرح کی جائے۔

اس بارے میں بے شمار جگہ مختلف موقعوں پر خطبات اور تقریروں میں مَیں بتا چکا ہوں لیکن مختصراً آج پھر اس طرف توجہ دلا دوں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر والدین نے لبیک کہا اور بڑی تعداد میں لڑکے اور لڑکیاں وقف کیں۔ اب بھی کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ کرتے بھی چلے جائیں گے۔ یہ نمونہ ان شاء اللہ اس وقت تک قائم رہے گا جب تک جماعت میں اخلاص و وفا کے نمونے قائم رہیں گے جب تک وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى کے ارشاد پر مخلصین جماعت کی نظر رہے گی، جب تک جماعت میں نظامِ خلافت قائم رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق یہ تا قیامت قائم رہنا ہے تو اولاد کو وقف کرنے کا طریق بھی جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ۔ لیکن والدین کو جو اپنے بچوں کو دین کی خاطر وقف کرنے کے لیے پیش کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ یہ وقف ایک قربانی چاہتا ہے اور اس قربانی کا معیار کیا ہے۔ یہ وہ معیار ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پیش کیا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے سے کہا کہ میں نے تجھے خواب میں گلے پر چھری پھیرتے دیکھا ہے تو بیٹے سے پوچھا کہ اے اسماعیل! بتا تیرا کیا ارادہ ہے؟ تو بیٹے نے جس کی تربیت بزرگ اور تقویٰ میں بڑھے ہوئے ماں باپ نے کی تھی فوراً جواب دیا کہ اَے میرے باپ! تُو اپنی رؤیا پوری کر، تُو مجھے ان شاء اللہ صبر کرنے والوں اور قربانی کرنے والوں میں سے پائے گا۔ پس وقف کرتے وقت والدین کی یہ سوچ ہونی چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو وقف کیلئے پیش کر رہے ہیں تو ان کی تربیت بھی اسی نہج پر ہو اور ان کیلئے دعائیں بھی ہوں تا کہ ہمارے بچوں کا جواب بھی اسماعیل والا جواب ہو۔ والدین صرف دوسروں کی دیکھا دیکھی یا وقتی جوش کے تحت بچوں کو وقف نہ کریں۔ اپنے جائزے لیں کہ کیا ہم اس نہج پر بچوں کی اٹھان کر سکتے ہیں کہ ان کا جواب حضرت اسماعیل علیہ السلام والا جواب ہو۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب والدین کے اپنے عملی نمونے نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں ورنہ پھر بچے بڑے ہو کر کہتے ہیں کہ آپ نے ہمیں وقف کیا تھا۔ ہم اس کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ہم تھوڑے سے الاؤنس میں جماعت کی خدمت کر کے گزارا نہیں کر سکتے۔ فلاں فلاں پابندی اس کے ساتھ ہم کام نہیں کر سکتے اس لیے ہم وقف نہیں کرتے۔

اگر وقف کرتے وقت ماں باپ کی نیت نیک بھی ہو لیکن بعد میں ان کی عملی اور روحانی حالت میں کمزوری ہو اور بچوں کی تربیت میں وہ اپنا کردار ادا نہ کر رہے ہوں تو بچے کبھی اس قربانی کیلئے تیار نہیں ہوتے۔

پس اس لحاظ سے واقفین نو بچوں کے ماں باپ کو اور جو ماں باپ اپنے بچوں کو وقف کرنا چاہتے ہیں انہیں اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہیے کہ کیا وہ اس معیار کو حاصل کرنے والے ہیں۔ اسی طرح جو بچے اب جوان ہو کر وقف میں آ گئے ہیں انہیں اگر فکر ہونی چاہیے تو یہ کہ ہم کس طرح اپنی وفا اور قربانی کے معیار کو بڑھائیں نہ یہ کہ ہم کس طرح اپنے گھر کا خرچہ چلائیں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں اور تقویٰ میں بڑھیں تو اللہ تعالیٰ خود ضروریات پوری فرما دیتا ہے۔

پس واقفین نَو جو اس وقت جماعتی خدمت میں آ گئے ہیں انہیں بھی اپنے اندر اسماعیلی صفات پیدا کرنی ہوں گی تبھی اللہ تعالیٰ ان کیلئے ہمیشہ بھلائی اور بہتری کے راستے کھولتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ والدین کو بھی اپنا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور وقف نو اولاد کو بھی اپنے وقف کی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے دین کی خاطر قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ زیادہ پڑھ لکھ کر وہ دنیا میں ڈوب جانے والے نہ ہوں بلکہ دین کو ترجیح دیتے ہوئے، اپنے وقف کے عہد کو نبھاتے ہوئے وفا کے ساتھ اپنی خدمات پیش کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے۔

اب ہم دعا بھی کریں گے۔

دعا میں اسیران کو بھی یاد رکھیں جو حق کے اظہار کی وجہ سے جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں، مسیح موعود کو ماننے کی وجہ سے جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے اور ان کے بیوی بچوں کی بھی حفاظت فرمائے۔ ان میں صبر اور حوصلہ پیدا فرمائے۔ شہداء کے بچوں کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی بھی حفاظت فرمائے اور کبھی وہ ضائع نہ ہوں۔ تمام واقفین کیلئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خالص ہو کر دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو خدمت کر رہے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ بہترین اجر عطا فرمائے۔ ہر احمدی کے تقویٰ میں بڑھنے کیلئے بھی ہمیں دعا کرنی چاہیے، ایک دوسرے کیلئے اور ایک دوسرے کیلئے اللہ تعالیٰ سے وفا کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کیلئے بھی دعا کرنی چاہیے۔ ہر قسم کی قربانیاں کرنے والوں کیلئے دعا کریں۔ مالی قربانیاں کرنے والے بھی ہیں، وقت کی قربانیاں کرنے والے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا دے اور اب دعا کرتے ہیں۔ دعا سے پہلے میں سب کو عید مبارک بھی کہہ دوں۔ اللہ تعالیٰ عید ہر لحاظ سے سب کیلئے مبارک فرمائے اور ہم حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جو بھی معمولی قربانیاں یا کوششیں ہیں ان کو قبول فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر ہمیں چلائے۔

☆☆ خطبہ ثانیہ۔ دعا ☆☆

اگر نماز پڑھنے کے بعد اور اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنے کے بعد تسلی ہو جاتی ہے اور آپ کا دل مطمئن ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کا اللہ تعالیٰ سے اچھا تعلق ہے

یہاں کے لوگوں کیلئے اپنے آپ کو بطور نمونہ پیش کریں، اگر آپ طالب علم ہیں تو اپنی تعلیم میں بڑھنے کی کوشش کریں، اگر کام کر رہے ہیں تو محنت سے کام کریں اور ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ جو بھی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو دیکھ رہا ہے اور آپ کی نگرانی کر رہا ہے

اس دنیا میں جہاں ہر طرف مادہ پرستی کی بھرپور کشش ہے آپ کو ان کے خلاف لڑنا ہوگا، ایک واقف نو ہونے کی حیثیت سے یہ آپ کا فرض ہے کہ اسلام کا پیغام پھیلائیں، اللہ تعالیٰ کا پیغام پھیلائیں، اسلام اور قرآن کریم کا پیغام پھیلائیں

آپ کو پنجوقتہ نماز ادا کرنی چاہئے اور اپنے وقف کو نبھانے کیلئے اللہ سے راہنمائی اور مدد طلب کرنی چاہئے، قرآن کریم پڑھیں اور قرآن کریم میں ہمیں جو احکامات دیے گئے ہیں وہ دیکھیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کینیڈا کے واقفین نو (خدام) کی آن لائن ملاقات اور خدام کو حضور انور کی زرّیں نصائح

16/اکتوبر 2021ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کو آن لائن ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ حضور انور اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ایم ٹی اے اسٹوڈیو میں رونق افروز ہوئے جبکہ 500 واقفین نو نے انٹرنیشنل سنٹر اونٹاریو مسی ساگا سے آن لائن شرکت کی۔

ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جس کے بعد واقفین نو کو حضور انور کی خدمت میں سوالات پیش کر کے ان کے جوابات حاصل کرنے کا موقع ملا۔

ایک خادم نے اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے کے حوالہ سے سوال پوچھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنے خطوط میں بھی اس حوالہ سے سوال لکھتے رہتے ہیں، جو آپ مجھے باقاعدگی سے لکھتے ہیں اور اپنے ہر خط میں آپ نے ایک سوال لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور میں ان سوالات کے جواب دے رہا ہوں۔ کیا آپ ہی ہیں جو یہ خطوط لکھتے ہیں؟ خادم نے عرض کیا: جی حضور۔

حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کو ان روحانی چیزوں، اپنے عقائد اور دینی علم کی طرف توجہ ہے۔ دیکھیں، یہ درست ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن اس کیلئے ضروری نہیں ہے کہ ہر مرتبہ آپ کو کوئی الہام ہو یا خواب آئے یا دیگر ایسی چیزیں ہوں۔ اگر نماز پڑھنے کے بعد اور اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنے کے بعد تسلی ہو جاتی ہے اور آپ کا دل مطمئن ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کا اللہ تعالیٰ سے اچھا تعلق ہے اور جس قدر اس تعلق کو آپ بڑھا سکیں بڑھانے کی کوشش کریں۔ تو یہ ایک process ہے، آپ کسی چیز کو ایک تھوڑے عرصہ میں حاصل نہیں کر سکتے۔ جب آپ ایک پرائمری کے طالب علم ہوتے ہیں تو آپ کسی ایسے آدمی سے مقابلہ نہیں کر سکتے جس نے پوسٹ گریجوایشن کی ڈگری حاصل کی ہو۔ تاہم آپ کو محنت اور خوب لگن سے کام لینا ہوگا کہ اس مقصد کو حاصل کریں۔ ایسا کرتے رہیں گے تو ایک دن انشاء اللہ آپ کو اچھے نتائج ملیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے اور اس کے سامنے جھکا جائے اور ہر معاملے میں بخشش اور مدد طلب کی جائے۔ یہ ایک مومن کی نشانی ہے۔ آہستہ آہستہ آپ بہتری کی طرف چل پڑیں گے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پکڑ لیں گے۔

ایک اور خادم نے سوال کیا کہ آج کے دور میں ماڈرن میڈیسن نے ہومیو پیتھک کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے، بطور واقفِ نو ہم دنیا کو ہومیو پیتھک کی حقیقت کیسے بتا سکتے ہیں اور انسانی جسم پر اس کے مثبت اثرات پر آگاہی کیسے دے سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں ہومیو پیتھک ایک قسم کی دوائی ہے، ایک طرح کا علاج ہے، جو لوگوں کے علاج کیلئے استعمال ہو رہا ہے۔ اس لیے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ ایلو پیتھک نے ہومیو پیتھک کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دیکھیں اصل بات یہ ہے کہ ہم اپنے مریضوں کا کیسے بہتر طور پر علاج کر سکتے ہیں۔ اس لیے ہومیو پیتھک مختلف علاجوں میں سے ایک علاج ہے یا علم ہے یا میڈیسن ہے جو علاج کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور آپ اس پر یقین رکھتے ہیں تو بہتر ہے۔ جو اس پر یقین نہیں رکھتے تو جب آپ انہیں ہومیو پیتھک دیں گے تو ان پر اس کا اثر نہیں ہوگا۔

دیکھیں ایک آدمی تھا جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مضبوط ایمان تھا تو اس کی وجہ سے وہ یقین رکھتا تھا کہ آپ کے بچوں کا بھی اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق ہوگا۔ ایک دفعہ اس کے پیٹ میں سخت درد ہوا اور کوئی دوائی اثر نہیں کر رہی تھی۔ اس وقت حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ جو انہیں جانتے تھے، انہیں دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے۔ تو وہ درد سے چیخ رہے تھے، تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا اور تین سے چار منٹ بعد انہیں کہا کہ اپنا منہ کھولیں اور ایک گولی کی شکل میں کچھ ان کے منہ میں رکھا کہ اس کو پانی سے نگل لیں۔ دس منٹ کے بعد وہ مریض ٹھیک تھا۔ کسی نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے پوچھا کہ آپ نے کیا کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ اس مریض کو تکلیف تھی اور مجھے پتہ تھا کہ اس کا علاج نفسیاتی لحاظ سے ممکن ہے تو میں نے کاغذ کے ایک ٹکڑے پر جو میری جیب میں تھا، دعا کر کے گولی کی شکل میں اس کو دیا اور اس سے اس کو شفا ہو گئی۔ تو اس طرح معجزات ہوتے ہیں۔ چند ہومیو پیتھک ادویات ایسی ہیں جو معجزانہ طور پر کام کرتی ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر مریض اور علاج اور بیماری میں ہومیو پیتھک کام کرے گی۔ یہ غلط ہے کہ ہومیو پیتھک میں ریسرچ نہیں ہو رہی۔ فرانس اور جرمنی میں کئی ہومیو پیتھک ڈاکٹرز ہیں جو ہومیو پیتھی میں ریسرچ کرتے ہیں اور انہوں نے کچھ نئی ادویات بنائی ہیں۔ اور یہ ادویات کئی بیماریوں کے علاج میں مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ آپ کو پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ اگر آپ ہومیو پیتھک پر یقین رکھتے ہیں تو یہ اچھا ہے۔ لیکن جو ہومیو پیتھک پر یقین نہیں رکھتے تو ان پر زبردستی اپنے خیالات مت ٹھونسیں کہ وہ ضرور ہومیو پیتھک علاج کریں۔

ایک اور خادم نے سوال کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اپنے ایمان اور یقین کو کیسے بڑھا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات یہ ہے کہ آپ فجر کی نماز پڑھنے میں کتنا وقت صَرف کرتے ہیں، پانچ منٹ؟ خادم نے عرض کیا پانچ سے دس منٹ۔

حضور انور نے فرمایا: آپ پانچ سے دس منٹ میں سورۃ الفاتحہ کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ اگر آپ سنتیں ادا کر رہے ہیں یا نوافل تو انفرادی نمازوں میں آپ کو بار بار سورۃ الفاتحہ پڑھنی چاہئے۔ اور بار بار اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ، اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ، اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ پڑھیں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کو سیدھے راستے کی راہنمائی کر دے گا۔ اس لیے بار بار اس دعا کو اپنی نمازوں میں دہرائیں۔ اور اپنے سجدوں میں بار بار یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا مومن بننے کی طاقت عطا فرمائے اور ایمان کی مضبوطی عطا کرے۔ اس میں وقت لگے گا۔ آپ کیا کر رہے ہیں، کیا آپ سکول یا کالج جا رہے ہیں؟

خادم نے عرض کیا کہ وہ بارہویں گریڈ میں سکول جا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دیکھیں یہ سیکنڈری سکول میں آپ کا آخری سال ہے۔ جب تک آپ محنت اور لگن سے کام نہ کریں اور آپ کو اپنے مضامین کا جو آپ کو پڑھائے جا رہے ہیں یا جو کچھ بھی آپ کے نصاب، کتابوں یا کورس میں ہے، گہرائی سے علم نہ ہو، آپ آگے نہیں بڑھ سکتے یا کامیاب نہیں ہو سکتے۔ تو پھر آپ تقویٰ کے معیار میں بغیر محنت اور لگن کے کیسے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ آپ اس وقت سکول کے بعد چھ سے سات گھنٹے اپنی پڑھائی کو دے رہے ہیں، خاص طور پر جب امتحان ہو رہے ہوں مگر یہاں آپ صرف پانچ سے دس منٹ دیتے ہیں۔ اور پھر جو تلاوت قرآن کریم سے کر رہے ہیں وہ بھی پتہ نہیں کہ کیا پڑھ رہے ہیں۔ اس لیے اگر آپ کو اپنے مضمون کا پتہ نہیں ہوگا تو پھر جواب کیسے لکھیں گے؟ جب آپ سوالنامہ دیکھیں گے تو جب آپ نے بغیر سمجھے کوئی کتاب پڑھی ہوگی تو آپ کو سوال کی سمجھ نہیں آئے گی۔ سوال کو سمجھنے کیلئے آپ کو کتاب کا علم ہونا اور اس بات کا بھی کہ استاد نے کیا پڑھایا تھا ضروری ہے۔ پھر آپ اس کا جواب لکھ سکیں گے۔ یہاں آپ کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کیا فرما رہا ہے اور آپ پوچھ رہے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان کیسے لا سکتا ہوں۔ جب آپ کو پتہ ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کیا فرما رہا ہے تو اس پر ایمان لانے کا کیا جواز بنتا ہے؟ اس لیے آپ کو پتہ کرنا ہوگا اور قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا ہوگا۔ پھر آپ کو پتہ چلے گا، پھر یہ چیز آپ کو اللہ تعالیٰ پر ایمان اور یقین میں ترقی دے گی۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ ایک احمدی دوست جو بہت سے گناہوں میں پڑ رہا ہو اور جماعت سے دور ہو رہا ہو اور اپنے لیے نقصان دہ حالات پیدا کر رہا ہو، اس کو کیسے سمجھایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ آپ کو پہلے اس کی وجہ معلوم کرنی پڑے گی۔ اگر وہ آپ کا قریبی دوست ہے پھر آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ اب اس کی ترجیحات کیا ہیں؟ وہ کن لوگوں کے ساتھ بیٹھ رہا ہے؟ اس کی دوستی کن لوگوں سے ہے؟ کیا وہ آپ سے

دور ہٹنے کی کوشش کر رہا ہے اور دوسروں کے ساتھ بیٹھ رہا ہے جو اچھے نہیں ہیں، جو بہت سے گناہوں میں ملوث ہیں؟ تو پھر آپ کو اسے بتانا چاہئے کہ جس راستے پر تم چل رہے ہو وہ ٹھیک راستہ نہیں ہے۔ یہ راستہ تمہاری زندگی تباہ کر دے گا اور بالآخر تم اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لوگے۔ اسکے ساتھ ہمدردی کا سلوک کریں تا کہ اس کو احساس ہو کہ آپ اسکے سچے دوست ہیں اور ہمدرد ہیں، پھر وہ آپ کی بات سنے گا۔ چند دیگر وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ بسا اوقات جب نوجوان لڑکوں کے گھروں میں کچھ مسائل چل رہے ہوں اور ماں باپ کے اچھے تعلقات نہ ہوں تو وہ بھی وجہ بن رہے ہوتے ہیں کیونکہ ماں باپ ایک طرف تو یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ مذہب اچھی باتیں کرنے کا حکم دیتا ہے دوسری طرف جب وہ ان کا عمل دیکھتے ہیں تو وہ ایسا کر نہیں رہے ہوتے۔ یہ بات ان (نوجوانوں) کیلئے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ بسا اوقات کچھ عہدیداران اس مسئلہ کی وجہ بن جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے؟ اس لیے بہت سی چیزیں ہیں جو آپ کو تلاش کرنی ہوں گی کہ کیا وجوہات ہیں۔ اور اس کے مطابق ان سے سلوک کریں۔ بنیادی بات یہ ہے کہ آپ ان کو اس بات کا احساس دلائیں کہ آپ ان کے ہمدرد اور بہترین دوست ہیں۔ پھر وہ آپ کی بات سنیں گے۔

ایک وقف نو نے بتایا کہ میں ایک شہید کا بیٹا ہوں، آپ کی پاکستان سے آنے والی شہداء کی فیملیز کیلئے کیا ہدایات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے والد صاحب کو پاکستان میں شہید کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی جماعت کیلئے قربان کر دی۔ اور آپ اس ملک میں جماعت کی وجہ سے ہیں۔ یہاں اس ملک میں معاشرے کی گندی چیزوں میں ملوث ہونے کی بجائے معاشرے کی اچھی چیزیں ڈھونڈیں اور یہاں کے لوگوں کیلئے اپنے آپ کو بطور نمونہ پیش کریں۔ اگر آپ طالب علم ہیں تو اپنی تعلیم میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اگر کام کر رہے ہیں تو محنت سے کام کریں۔ اور ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ جو بھی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو دیکھ رہا ہے اور آپ کی نگرانی کر رہا ہے۔ لوگ نہیں بھی دیکھ رہے تو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ اس لیے آپ کیونکہ جماعت کی وجہ سے یہاں آئے ہیں، کیونکہ آپ کے والد یا کسی رشتہ دار نے جماعت کی خاطر اور اللہ کی خاطر اپنی زندگی قربان کر دی تو آپ کو محنت کرنی چاہئے کہ آپ اللہ کے احکامات پر توجہ دیں، ان پر عمل کریں اور اپنے آپ کو مثالی نمونہ اور مومن اور احمدی کے طور پر ظاہر کریں۔

ایک خادم نے حضور انور سے راہنمائی طلب کی کہ وقف زندگی کیلئے درست نہج کو کیسے اپنایا جائے خاص طور پر ایسے معاشرے میں جو مادہ پرستی میں حد سے بڑھا ہوا ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر پندرہ سال کی عمر میں آپ نے اپنے وقف کی تجدید کی ہے اور پھر اکیس سال کی عمر میں دوبارہ (تجدید) کی ہے تو یہ پھر آپ کا فرض ہے کہ جب آپ نے خود یہ کہا ہے کہ میں اپنے والدین کی پیشکش کو قبول کرتا ہوں اور اللہ کی راہ میں اپنی زندگی قربان کرنے کیلئے تیار ہوں۔ پھر آپ کو اس عزم اور اپنے فرائض کا علم ہونا چاہئے۔ اس دنیا میں جہاں ہر طرف مادہ پرستی کی بھرپور کشش ہے آپ کو ان کے خلاف لڑنا ہوگا۔ ایک واقف نو ہونے کی حیثیت سے یہ آپ کا فرض ہے کہ اسلام کا پیغام پھیلائیں، اللہ تعالیٰ کا پیغام پھیلائیں، اسلام اور قرآن کریم کا پیغام پھیلائیں۔

حضور انور نے اظہار فرمایا کہ آج کا دور مادہ پرستی کے خلاف ایک جنگ کا دور ہے اور احمدی نوجوانوں کو خود کو اس جنگ کیلئے بھرپور طریقہ سے تیار کرنا چاہئے اور اس کیلئے علم اور روحانیت میں بڑھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ روحانیت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اب آپ کو خود فیصلہ کرنا ہوگا کہ آپ اپنے دشمن (مادہ پرستی) سے لڑنے جا رہے ہیں یا اس کی فوج میں شامل ہونے جا رہے ہیں۔ اس کیلئے پہلی چیز یہ ہے کہ آپ کو پنجوقتہ نماز ادا کرنی چاہئے اور اپنے وقف کو نبھانے کیلئے اللہ سے راہنمائی اور مدد طلب کرنی چاہئے، دوسرا یہ کہ قرآن کریم پڑھیں، راہنمائی دیکھیں، اور قرآن کریم میں ہمیں جو احکامات دیے گئے ہیں وہ دیکھیں۔ مزید یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں اور ان سے راہنمائی حاصل کریں کہ آپ انسان کو کیسے زندگی گزارنے کے بارے میں راہنمائی فرماتے ہیں۔ یہ بات پھر آپ کو مزید پُرعزم بنائے گی اور ایمان اور تعلق کو مضبوط کرے گی۔ تو جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، قرآن کریم پڑھیں، اس کے احکامات پر غور کریں تا کہ اس دنیاوی مادہ پرستی کے خلاف لڑ سکیں۔ یہ سب آپ کے عزم پر منحصر ہے اور اس پر بھی کہ آپ کس قدر ایمان میں مضبوط ہیں اور اپنے وقف پر قائم ہیں۔

ایک اور خادم نے سوال کیا کہ تبلیغ میں جوش و جذبہ کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ ایک واقف نو ہیں اور جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمت کیلئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کی ہے۔ اس لیے اگر آپ کا اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق ہے، اگر آپ کو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہے اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اسلام اور قرآن کی تعلیمات صحیح تعلیمات ہیں اور صحیح راستہ ہے جو آپ کی اللہ تعالیٰ کی طرف راہنمائی کر سکتا ہے تو پھر آپ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ اس چیز کو صرف اپنے اندر تک محدود نہ رکھیں بلکہ اس کو پھیلائیں تا کہ دنیا بھر کے انسانوں کو بچا سکیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اگر آپ کے دل میں لوگوں کیلئے ہمدردی ہے تو دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچانے کیلئے آپ کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پھیلانا چاہئے۔ اس طرح آپ میں ایک جوش پیدا ہوگا کہ آپ کو دنیا کو بچانا ہے اور اسلام کا پیغام پھیلانا ہے اور انسانیت کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانا ہے۔ پھر اپنا علم بھی بڑھانے کی کوشش کریں۔ اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں گے اور قرآن کریم اور احادیث تو آپ کو جوش و جذبہ بڑھانے کے راستے اور ذرائع ملیں گے اور یہ بھی کہ بنی نوع انسان کیلئے اپنی ہمدردی کیسے ظاہر کی جائے اور یہ بات پھر تبلیغ کرنے میں ممد ثابت ہوگی۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 29/اکتوبر 2021)

بقیہ سیرۃ خاتم النّبیینؐ از صفحہ 8

ضرور ہے۔ اگر یہ لوگ اسکی بات مان لیں تو ان کیلئے اچھا ہو۔'' لیکن جب حکیم بن حزام ابوجہل کے پاس آیا اور اس سے یہ تجویز بیان کی تو وہ فرعونِ امت بھلا ایسی باتوں میں کب آنے والا تھا چھٹتے ہی بولا۔ ''اچھا اچھا اب عتبہ کو اپنے سامنے اپنے رشتہ دار نظر آنے لگے ہیں۔'' اور پھر اس نے عمرو حضرمی کے بھائی عامر حضرمی کو بلا کر کہا ''تم نے سنا تمہارا حلیف عتبہ کیا کہتا ہے اور وہ بھی اس وقت جبکہ تمہارے بھائی کا بدلہ گویا ہاتھ میں آیا ہوا ہے۔'' عامر کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور اس نے عرب کے قدیم دستور کے مطابق اپنے کپڑے پھاڑ کر اور ننگا ہو کر چلانا شروع کیا ''واعمراہ واعمراہ'' ہائے افسوس! میرا بھائی بغیر انتقام کے رہا جاتا ہے۔ ہائے افسوس! میرا بھائی بغیر انتقام کے رہا جاتا ہے!! اس صحرائی آواز نے لشکر قریش کے سینوں میں عداوت کے شعلے بلند کر دیئے اور جنگ کی بھٹی اپنے پورے زور سے دہکنے لگ گئی۔''

ابوجہل کے طعنے نے عتبہ کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی۔ اس غصہ میں بھرا ہوا وہ اپنے بھائی شیبہ اور اپنے لڑکے ولید کو ساتھ لے کر لشکر کفار سے آگے بڑھا اور عرب کے قدیم دستور کے مطابق انفرادی لڑائی کیلئے مبارز طلبی کی۔ چند انصار ان کے مقابلہ کیلئے آگے بڑھنے لگے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک دیا اور فرمایا۔ ''حمزہ تم اٹھو، علی تم اٹھو، عبیدہ تم اٹھو!'' یہ تینوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت قریبی رشتہ دار تھے اور آپؐ چاہتے تھے کہ خطرہ کی جگہ پر سب سے پہلے آپؐ کے عزیز واقارب آگے بڑھیں۔ دوسری طرف عتبہ وغیرہ نے بھی انصار کو دیکھ کر آواز دی کہ ''ان لوگوں کو ہم کیا جانتے ہیں۔ ہماری ٹکر کے ہمارے سامنے آئیں۔'' چنانچہ حمزہ اور علی اور عبیدہ آگے بڑھے۔ عرب کے دستور کے مطابق پہلے روشناسی ہوئی۔ پھر عبیدۃ بن مطلب ولید کے مقابل ہو گئے اور حمزہ عتبہ کے اور علی شیبہ کے۔ حمزہ اور علی نے تو ایک دو واروں میں ہی اپنے حریفوں کو خاک میں ملا دیا، لیکن عبیدۃ اور ولید میں دو چار اچھی ضربیں ہوئیں۔ اور بالآخر دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ سے کاری زخم کھا کر گرے۔ جس پر حمزہ اور علی نے جلدی سے آگے بڑھ کر ولید کا تو خاتمہ کر دیا اور عبیدۃ کو اٹھا کر اپنے کیمپ میں لے آئے۔ مگر عبیدہ اس صدمہ سے جانبر نہ ہو سکے اور بدر سے واپسی پر راستہ میں انتقال کیا۔

(سیرت خاتم النّبیین صفحہ 355 تا 360 مطبوعہ قادیان 2011)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یا رب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں ✿ تو نے دیا ہے ایماں، تو ہر زماں نگہباں

تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم و رحماں ✿ یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

طالب دعا: رحمت بی بی صاحبہ (مکرم شجاعت علی خان صاحب مرحوم اینڈ فیملی) دار الفضل، کیرنگ صوبہ اڈیشہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا ✿ یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں ✿ کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY

Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)

(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں

ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان لقمان احمد باجوہ صاحب

پروپرائٹر : عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

بقیہ اہم سوال وجواب از صفحہ نمبر 2

ممانعت نہیں۔ البتہ جب سورج طلوع ہو رہا ہو یا سورج عین سر پر ہو یا سورج غروب ہو رہا ہو تو ان تین اوقات میں حنفی، مالکی، اور حنبلی فقہاء کے نزدیک بغیر کسی مجبوری یا عذر کے نماز جنازہ ادا کرنا پسندیدہ نہیں۔ جبکہ شافعیہ کے نزدیک کسی وقت میں بھی نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔

باقی جہاں تک ایک مسجد میں دو جمعوں کی ادائیگی کا سوال ہے تو اگر مجبوری ہو تو جس طرح نماز باجماعت دوبارہ ہوسکتی ہے جیسا کہ حدیث نبویہ ﷺ سے ثابت ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب الصلوٰۃ بَاب مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حسب ضرورت دوسری جماعت کو جائز قرار دیا ہے۔ (اخبار بدر قادیان جلد 6، نمبر 1، مورخہ 10/جنوری 1907ء صفحہ 18) اسی طرح جمعہ بھی دوبارہ ہوسکتا ہے۔ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

البتہ اس کیلئے یہ احتیاط کر لینی چاہیے کہ جس جگہ پہلے نماز جمعہ ادا کی گئی ہو وہاں دوبارہ جمعہ نہ پڑھا جائے بلکہ مسجد کے کسی اور حصہ میں ڈیوٹی والے خدام اپنے نئے خطبہ کے ساتھ الگ جمعہ پڑھ لیں۔ چنانچہ اس کی مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں ہمیں ملتی ہے۔ الفضل قادیان میں مدینۃ المسیح کے عنوان کے نیچے لکھا ہے: جمعہ کے دن زن و مرد مسجد اقصیٰ میں چلے جاتے۔ جس سے بعض شریروں کو شرارت کرنے کا موقعہ مل گیا اور ایک دو صاحبوں کا مالی نقصان ہوگیا۔ اس لیے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی تجویز کو حضرت مولوی صاحب (خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ناقل) نے منظور فرما لیا۔ وہ یہ کہ تا حصول اطمینان طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ 12 بجے سے بعد نماز جمعہ ہو جانے تک پہرہ دے اور پھر یہ فدائی مسجد مبارک میں جمعہ پڑھ لیں۔ چنانچہ اس جمعہ اس تجویز کے مطابق لاہور کے مخلص و پرجوش نوجوان بابو وزیر محمدؓ صاحب اور چند افغانستانی احباب اور منشی اکبر شاہ خان صاحب نے اپنے بیس تیس لڑکوں کے ساتھ پہرہ دیا اور جب لوگ مسجد اقصیٰ سے واپس پھرے تو حسب ارشاد امیرؓ (المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ناقل) خان صاحب نے جمعہ پڑھایا۔

(الفضل قادیان دارالامان، جلد 1، نمبر 4، مورخہ 9/جولائی 1913ء، صفحہ 1)

پس ایک جمعہ ہونے کے بعد دوسرا جمعہ بھی ہو سکتا ہے لیکن جیسا کہ مذکورہ بالا حوالہ سے ثابت ہے کہ ایسا صرف حسبِ ضرورت اور مجبوری ہوسکتا ہے۔ نیز اس کے لیے مقامی انتظامیہ کی اجازت بھی ضروری ہے اور تیسری بات یہ کہ جس مسجد میں جمعہ ہو چکا ہو وہاں دوبارہ جمعہ نہ پڑھا جائے بلکہ کسی اور جگہ پر پڑھا جائے، لیکن اگر دوسری جگہ کا انتظام ممکن نہ ہو تو اسی مسجد میں محراب سے پیچھے صحن میں یا مسجد کی کسی ایک طرف دوسرا جمعہ پڑھ لیا جائے۔

سوال لندن سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ جب بسم اللہ سورۃ الفاتحہ کا حصہ ہے تو ہم نماز میں الحمد للہ سے قراءت کیوں شروع کرتے ہیں، بسم اللہ سے کیوں نہیں شروع کرتے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 07/جنوری 2022ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب احادیث میں یہ بات بڑی وضاحت سے موجود ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم باقاعدہ ایک آیت ہے اور قرآن کریم کی ہر اس سورت کا حصہ ہے جس کے شروع میں یہ نازل ہوئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں اس مضمون کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

باقی جہاں تک نماز میں سورۃ الفاتحہ یا کسی دوسری سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی بات ہے تو نماز کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ یا کسی بھی دوسری سورت سے پہلے ہم بسم اللہ پڑھتے ہیں۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ اسے اونچی آواز سے نہیں پڑھا جاتا بلکہ آہستہ آواز سے پڑھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ احادیث کی مستند کتب سے ایسا ہی ثابت ہے کہ حضور ﷺ نمازوں میں بسم اللہ کو سورۃ الفاتحہ اور دوسری سورتوں سے پہلے آہستہ آواز میں ہی پڑھتے تھے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جب بھی نماز شروع کرتے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان مایقول بعد التکبیر)

اسی طرح ایک اور روایت میں حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ میں نے کبھی بھی ان سے بلند آواز سے (سورت سے پہلے) بسم اللہ نہیں سنی۔ (سنن نسائی، کتاب الافتتاح، باب ترک الجہر بسم اللہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یہی طریق تھا کہ بسم اللہ جہراً نہیں پڑھتے تھے۔ خلفائے احمدیت نے بھی اسی طریق کو جاری فرمایا اور بسم اللہ جہراً نہیں پڑھی۔ جماعتی یکجہتی کا تقاضا یہی ہے کہ نماز باجماعت میں امام الصلوٰۃ وہی طریق اختیار کرے جو آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء سے ثابت ہے۔

ہاں یہ بات درست ہے کہ اگر کوئی نماز میں بسم اللہ جہراً پڑھے تو ہم اسے غلط نہیں سمجھتے کیونکہ بعض احادیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے اسے جہراً بھی پڑھا ہے۔ اسی لیے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بسم اللہ جہراً اور آہستہ پڑھنا ہر دو طرح جائز ہے۔ ہمارے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب (اللّٰھم اغفرہ وارحمہ) جوشیلی طبیعت رکھتے تھے۔ بسم اللہ جہراً پڑھا کرتے تھے۔ حضرت مرزا صاحبؑ جہراً نہ پڑھتے تھے۔ ایسا ہی میں بھی آہستہ پڑھتا ہوں۔ صحابہ میں ہر دو قسم کے گروہ ہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کسی طرح کوئی پڑھے اس پر جھگڑا نہ کرو۔ ایسا ہی آمین کا معاملہ ہے ہر دو طرح جائز ہے۔ بعض جگہ یہود اور عیسائیوں کو مسلمانوں کا آمین پڑھنا بُرا لگتا تھا تو صحابہ خوب اونچی پڑھتے تھے۔ مجھے ہر دو طرح مزہ آتا ہے، کوئی اونچا پڑھے یا آہستہ پڑھے۔

(بدر نمبر 32 جلد 11، 23/مئی 1912ء صفحہ 3)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ ایک عمر گزار کر احمدی ہوئے تھے اور احمدیت سے قبل وہ بسم اللہ جہراً ہی پڑھا کرتے تھے اور چونکہ یہ طریق بھی آنحضور ﷺ سے ثابت ہے اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں اس سے منع نہیں فرمایا۔ لیکن جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد سے نیز بہت سے اور کبار صحابہ جن میں حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت قاضی محمد یوسف صاحب پشاوریؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ شامل ہیں، ان کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا عمل وہی تھا جسے آپ کے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اکثر اختیار فرمایا۔

پس اب ہمیں اس معاملہ میں بھی یکجہتی قائم رکھنے کیلئے اسی طریق کو اختیار کرنا چاہیے جسے آنحضور ﷺ نے کثرت سے اختیار فرمایا، اور جس طریق پر اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں قائم ہونے والی خلافت حقہ اسلامیہ کی مسند پر متمکن ہونے والے خلفاء نے نیز اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں تجدید دین کیلئے مبعوث ہونے والے حضور ﷺ کے روحانی فرزند اور غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت حقہ اسلامیہ کے ہر مظہر نے اپنے اپنے وقت میں عمل کیا۔

اسی یگانگت کو قائم رکھنے کی خاطر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کے اس استفسار پر کہ بخاری اور مسلم کے علاوہ دوسری کتابوں میں ہے کہ حضور ﷺ بسم اللہ جہراً پڑھا کرتے تھے، اگر حضور جہراً بسم اللہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں فرماتے تو جہراً پڑھوں ورنہ چھوڑ دوں؟ حضورؓ نے فرمایا:

بخاری اور مسلم میں آیا ہے کہ بالجہر نہیں پڑھی تو کیا پھر یہ دوسری کتابیں بخاری مسلم سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں۔ (فرمودات مصلح موعود دربارہ فقہی مسائل صفحہ 56، 57)

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ اخبار روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 25/مارچ 2023ء)

اہم اعلان :: احمدی طلباء متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دُنیا کے کونوں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔ لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے مورخہ 30/جون تک دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بھجوائیں۔

داخلہ کیلئے درج ذیل شرائط ہیں:

(1) میٹرک پاس طالب علم کیلئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

(2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت طلباء کا انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ لے گی اور جامعہ احمدیہ کیلئے Select کریگی۔ تحریری ٹیسٹ میں قرآن مجید، اسلام، احمدیت، دینی معلومات، اُردو، انگریزی اور جنرل نالج سے متعلق سوالات ہونگے۔

(3) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلباء کا نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ تحریری ٹیسٹ، انٹرویو اور میڈیکل ٹیسٹ میں پاس ہونے والے طلباء کو سیدنا حضور انور کی منظوری سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے گا۔

(4) گریجویشن پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی ترجیح دی جائے گی۔

داخلہ فارم بذریعہ Mail منگوانے کیلئے ایڈریس:

waqfenau@qadian.in
WAQF-E-NAU DEPARTMENT (NAZARAT TALEEM)
Darul Balaqh, CIVIL LINE , QADIAN
DISTRICT: GURDASPUR, PUNJAB (INDIA)PIN:143516
CONTACT: 01872-500975, 9988991775

(صدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

زائن شہر کی خوش قسمتی ہے کہ امن پسند اور دوسروں کی خدمت کرنے والی جماعت نے یہاں آباد ہونے اور اتنی خوبصورت مسجد بنانے کا فیصلہ کیا ہے

الیگزینڈر ڈوئی زائن کو ایک تھیوکریٹک شہر بنانا چاہتا تھا جسکے دروازے اسکے ماننے والوں کے علاوہ باقی ہر ایک کیلئے بند تھے

لیکن آج زائن شہر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا گھر ہے اور یہ مسجد متعصبین کے بارے میں مومنوں کی دعاؤں کی فتح کی علامت ہے (جوئس میسن)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21/اکتوبر 2022 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ دورے کے نتیجہ میں لوگوں پر کیا اثر ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک خادم نے اپنے ایک دوست کو کہا کہ میرے ذہن میں جماعت اور خلافت کے متعلق کچھ باتیں پیدا ہو رہی تھیں، کچھ تحفظات تھے جواب اس دورہ کی وجہ سے بالکل ختم ہو گئے ہیں۔

سوال: زائن میں مسجد فتح عظیم میں جو فنکشن ہوا تھا اس میں کتنے احباب نے شرکت کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: زائن میں مسجدِ فتحِ عظیم میں جو فنکشن ہوا تھا اس میں 161/غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی جن میں کانگریس مین، کانگریس وِمن، میئرز، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، انجنیئر ز، سیکورٹی کے اداروں کے نمائندگان اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے شامل ہوئے تھے۔

سوال: زائن شہر کے میئر نے اپنے تاثرات کا ذکر کن الفاظ میں کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: زائن شہر کے میئر آنریبل بلی میکینی (Billy Mckinney) نے بیان کیا کہ میرے لیے جماعتِ احمدیہ مسلمہ کے عالمی راہنما کو مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر زائن شہر میں خوش آمدید کہنا انتہائی اعزاز کی بات ہے۔ پھر کہنے لگے یہاں زائن میں ہمارا ماٹو "Historic past and dynamic future" ہے اور ہمارے شہر کے قلب میں یہ خوبصورت مسجد اس ماٹو کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ میری خواہش اور دعا ہے کہ یہ عبادت گاہ ہمارے ماضی اور مستقبل کے درمیان ایک پل کا کام کرے۔

سوال: ممبر آف الینوئے جنرل اسمبلی آنریبل جوئس میسن (Joyce Mason) نے اپنے تاثرات کس طرح بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ممبر آف الینوئے (Illinois) جنرل اسمبلی آنریبل جوئس میسن (Joyce Mason) نے اپنے تاثرات میں کہا کہ یہاں زائن میں مسجدِ فتحِ عظیم کے افتتاح کی اس تاریخی تقریب کا حصہ بننا میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔ زائن احمدیہ مسلم کمیونٹی کیلئے تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ آج اس شہر کیلئے خاص دن ہے۔ زائن ایک ایسی جگہ تھی جسکی بنیاد پچھلی صدی کے آغاز میں الیگزینڈر ڈوئی نے رکھی تھی جو اسے ایک تھیوکریٹک شہر بنانا چاہتے تھے جسکے دروازے اسکے ماننے والوں کے علاوہ باقی ہر ایک کیلئے بند تھے لیکن آج زائن شہر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا گھر ہے اور یہ مسجد متعصبین کے بارے میں مومنوں کی دعاؤں کی فتح کی علامت ہے۔

سوال: زائن شہر کی کیا خوش قسمتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: زائن شہر کی خوش قسمتی ہے کہ امن پسند اور دوسروں کی خدمت کرنے والی جماعت نے یہاں آباد ہونے اور اتنی خوبصورت مسجد بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

سوال: ڈاکٹر کترینہ لینٹوس نے اپنے تاثرات کن الفاظ میں بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ڈاکٹر کترینہ لینٹوس (Katrina Lantos) جو کہ لینٹوس (Lantos) فاؤنڈیشن فار ہیومن رائٹس اینڈ جسٹس کی صدر ہیں، کہتی ہیں مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جب بھی میں احباب جماعت کے ساتھ ملتی ہوں تو میری روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ یہاں زائن میں ہونے والے مباہلہ کے بارے میں سن کر بہت حیرت ہوئی کہ اس زمانہ میں جبکہ موبائل فون، کمپیوٹر اور دیگر ذرائع مواصلات موجود نہیں تھے اس وقت بھی اس مقابلہ کو اتنی تشہیر ملی۔

سوال: ڈاکٹر جان ڈوئی کا نظریہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظریہ کیا تھا؟

جواب: ڈاکٹر کترینہ لینٹوس نے فرمایا: ایک نظریہ ڈاکٹر جان ڈووی کا تھا جس کی بنیاد نفرت، باہمی تفریق اور تعصّب پر تھی اور دوسرا نظریہ جو کہ بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحبؑ کا تھا جو کہ باہمی عزت اور بردباری پر مشتمل تھا اور ایک ایسی شخصیت کی طرف سے تھا جنہوں نے اس کا نتیجہ کلیۃً اللہ کے ہاتھ میں چھوڑ رکھا تھا۔

سوال: زائن کے سابقہ کمشنر ایموس مونک صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کس طرح کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: زائن کے سابقہ کمشنر ایموس مونک (Amos Monk) صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ کی تعلیمات ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور دنیا کو اس سے زیادہ آگاہی ہونی چاہیے۔ میرے خیال میں یہ آج کل کی دنیا کا خوبصورت ترین راز ہے۔ میں اپنے سامنے میز پر پڑے بروشر دیکھ سکتا ہوں جس پر عدل، انصاف، خلوص اور محبت کا پیغام ہے۔ یہی تو وہ چیزیں ہیں جس کی دنیا کو ضرورت ہے۔ نفرت ختم کر دیں تو دنیا جنت نظیر ہو جائے گی۔ میرے خیال میں یہ پیغام تمام دنیا کو سننا چاہیے۔ دنیا کے مسائل کا یہی واحد حل ہے۔

سوال: الینوئے (Illinois) سے تعلق رکھنے والی ایک مہمان میلوڈی ہال (Melody Hall) نے اپنے تاثرات کس رنگ میں بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: الینوئے سے تعلق رکھنے والی ایک مہمان میلوڈی ہال کہتی ہیں کہ میں پراڈکٹ ڈویلپمنٹ مینیجر ہوں۔ یہ پروگرام بہت دلچسپ تھا۔ میں نے بہت لطف اٹھایا۔ امام جماعت کا یہ پیغام کہ معاشرے میں متعصب شخص کی کوئی جگہ نہیں، بہت ہی شاندار پیغام تھا۔ آپ کو دیکھنا، آپ کی باتیں سننا، ایک بہت منفرد، اچھا احساس ہے۔ مجھے بہت مزہ آیا اور مجھے امام جماعت کی یہ بات بہت پسند آئی ہے کہ ہمارے پاس جو ہتھیار ہے وہ دعا کا ہتھیار ہے۔

سوال: ہائی اسکول ٹیچر میٹ رینڈر (Matt Render) نے اپنے تاثرات کن الفاظ میں بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک ہائی سکول ٹیچر میٹ رینڈر بھی آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ مجھے امام جماعت کا پیغام اور جس طرح سمجھا رہے تھے، یہ انداز بہت اچھا لگا۔ میرے جیسے بہت سے لوگ اس پیغام کو آسانی سے سمجھ سکتے تھے۔

سوال: میری لو ہائیل برنڈ یا ہل برنڈ نے اپنے تاثرات کا ذکر کن الفاظ میں بیان کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایمرجنسی سروسز سے تعلق رکھنے والی میری لو ہائیل برنڈ یا ہل برنڈ (Mary Lou Hildebrand) کہتی ہیں میں بہت متاثر ہوئی۔ آپ کے پیغام میں خلوص چھلکتا تھا۔ کوئی تکلف نہیں تھا۔ ہر لحاظ سے سچا اور کھرا انداز تھا۔ اس سے ہر کوئی آپ کے روزمرہ زندگی کا اندازہ کر سکتا ہے۔

سوال: زائن پولیس کے چیف ایرک صاحب نے اپنے تاثرات کا ذکر کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: زائن کی پولیس کے چیف ایرک (Eric) صاحب کہتے ہیں بڑا اچھا پروگرام تھا۔ سب لوگوں کی طرف سے محبت اور خلوص دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ یہ پیغام کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کون ہیں۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہیں کیا ہی عمدہ اور خوبصورت پیغام ہے۔

سوال: ایک مہمان جینیفر (Jennifer) نے اسلام کے اصولوں کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک مہمان جینیفر کہتی ہیں کہ اگر آپ کی جماعت کے اصولوں کی بات کی جائے تو وہ سب سے اعلیٰ ہیں۔ جب آپ زائن شہر میں قدم رکھتے ہیں تو پرانی عمارت پر ایک ماٹو "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" کا پیغام دکھائی دیتا ہے اور اس کی گونج آپ کے ساتھ رہتی ہے۔ یہ آواز آپ کے ساتھ رہتی ہے اور یہی زائن شہر کی اصل روح ہے۔

سوال: ایک مہمان خاتون گلوریا (Gloria) صاحبہ نے زائن کی تاریخ کے بارے میں کیا فرماتا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: خاتون مہمان گلوریا صاحبہ کہتی ہیں: زائن کی تاریخ بہت معلوماتی تھی۔ اگرچہ میں یہاں پر رہتی ہوں لیکن اس جگہ کے بارے میں کافی چیزیں ایسی تھیں جو میں نہیں جانتی تھی۔ پھر ایک مہمان نے کہا۔ میں نے اس تقریب سے بھرپور لطف اٹھایا اور اس پیغام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ میں آپ کے ماٹو "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" کے بارے میں جانتا تھا لیکن آپ لوگوں کو دیکھ کر اس پر مزید یقین بڑھ گیا۔

سوال: ڈیلس میں بیت الاکرام مسجد کے افتتاح پر کتنے احباب نے شرکت کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس تقریب میں 140/غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ ان میں سیاست دان، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، انجنیئر ز، سیکیورٹی کے اداروں کے نمائندگان اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

سوال: ایک مہمان ٹام بیری نے حضور انور کا شکریہ کس انداز میں کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بیری (Tom Berry) کہتے ہیں کہ میں امام جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ ان کا پیغام، مہمان نوازی، باہمی میل جول سب کچھ بہت خوب تھا۔ بلاشبہ یہ ایک نعمت ہے کہ عقیدے یا مذہب سے قطع نظر ایک دوسرے کی زیادہ سے زیادہ بھلائی کیلئے کام ہو۔ زندگی کی قدر ہو۔ زندگی سے پیار ہو۔ انسانوں کا احترام ہو۔ انسانوں سے محبت ہو۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسے معاشرے میں کسی ایک فرد یا ادارے کی اجارہ داری نہیں ہے۔ سب کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ یہی خلیفہ کا پیغام تھا۔ یہ پیغام ایسا ہے کہ روزانہ سونے سے قبل اور صبح اٹھنے کے بعد دہرانا چاہیے اور اسی پیغام کو پھیلانا چاہیے۔ یہی پیغام ہمیں اپنے بچوں کو سمجھانا چاہیے تا کہ جب ہم نہیں ہوں گے تو وہ اس پیغام کو جاری رکھیں۔ میں آپ کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سوال: وکٹوریہ صاحبہ کو کس چیز نے بہت متاثر کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پھر ایک خاتون وکٹوریہ صاحبہ کہتی ہیں مجھے جو چیز یہاں سب سے زیادہ نمایاں لگی وہ امام جماعت کا خطاب تھا کہ کس طرح مذہبی اختلاف اور مختلف نظریات کے باوجود ہم سب آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔

......☆......☆......☆......

رمضان میں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ گزشتہ رمضان میں جو منزلیں حاصل ہوئی تھیں کیا ان پر ہم قائم ہیں

رمضان میں تقویٰ پر چلتے ہوئے ادا کئے گئے ایک فرض کا ثواب عام حالات میں ادا کئے گئے 70 فرائض جتنا ہوتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7/اکتوبر 2005 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: رمضان میں ہمیں کس چیز کا جائزہ لینا ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رمضان میں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ گزشتہ رمضان میں جو منزلیں حاصل ہوئی تھیں کیا ان پر ہم قائم ہیں۔

سوال: جنہوں نے گزشتہ رمضان میں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کیں انہیں یہ رمضان کس طرح گزارنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جنہوں نے گزشتہ سال کے رمضان میں اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا کیں، جو تقویٰ حاصل کیا، جو تقویٰ کے معیار اپنی زندگیوں کے حصے بنا لئے وہ تو خوش قسمت لوگ ہیں اور اب ان کے قدم آگے بڑھنے چاہئیں۔

سوال: لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے ہم کب مصداق

ٹھہریں گے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تبھی پورا ہوگا جب ہم نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے اور رمضان میں تو اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کے کرنے کی وجہ سے عام حالات کی نسبت ان کا کئی گنا بڑھا کر اجر دیتا ہے بلکہ بے حساب دیتا ہے۔

سوال ایک مومن کو ہر وقت کیا فکر ہونی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مومن کو ہر وقت یہ فکر رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے، تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنے پیار کرنے والے خدا کی طرف جاؤں۔ حضور انور نے فرمایا: ایسے بندے کیلئے اللہ تعالیٰ رمضان میں عام دنوں سے زیادہ دوڑ کر آتا ہے اور اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔

سوال رمضان کے مہینے کی کیا فضیلت آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو مسعود غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رمضان شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری اُمّت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر بنوخزاعہ کے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کیلئے سال کے آغاز سے آخر تک مزیّن کیا جاتا ہے۔ پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔

سوال رسول کریم ﷺ نے شعبان کے آخری روز صحابہ کرام کو رمضان کی کن فضیلتوں سے آگاہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہوا ہے۔ ایسا بابرکت مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں۔ اور جس کی راتوں کا قیام اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص کسی بھی اچھی خصلت کو اس میں اپناتا ہے، وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو اس کے علاوہ جملہ فرائض کو ادا کر چکا ہو۔ اور جس شخص نے ایک فریضہ اس مقدس مہینے میں ادا کیا، وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ستّر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے۔ اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے۔ اور یہ مواسات واخوت کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت دی جاتی ہے۔

سوال رمضان کے مبارک مہینہ میں ایک فرض کو ادا کرنے کا کتنا ثواب ملتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رمضان میں تقویٰ پر چلتے ہوئے ادا کئے گئے ایک فرض کا ثواب اتنا ہے کہ عام حالات میں ادا کئے گئے 70 فرائض جتنا ثواب ہوتا ہے۔ اتنا بڑھا کر اللہ میاں رمضان میں دیتا ہے۔ تو ان دنوں کی ایک ایک نیکی عام حالات کی 70-70 نیکیوں کے برابر ثواب دلا رہی ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ سے رحم، درگزر اور بخشش کس طرح حاصل ہوگی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اللہ سے رحم، درگزر اور بخشش مانگتے ہو تو خود بھی دوسروں کے غمخوار بنو، ان کی تکلیفوں کا خیال رکھو، ان کا بھی کچھ احساس اپنے دل میں پیدا کرو۔

سوال ایک روزہ دار کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟

جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ شہوانی باتیں اور گالی گلوچ نہ کرے اور اگر اس کو کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب میں صرف یہ کہنا چاہئے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔

سوال روزے دار کیلئے کون سی دو خوشیاں ہیں؟

جواب رسول کریم ﷺ نے فرمایا: روزے دار کیلئے دو خوشیاں ہیں جو اسے خوش کرتی ہیں۔ ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

سوال جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان پر کس طرح مہربان ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرما رہے تھے رمضان آ گیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے مقفل کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو اس میں زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ ہلاکت ہو اس شخص کیلئے جس نے رمضان کو پایا اور اس سے بخشا نہ گیا۔ اور اگر وہ رمضان میں نہیں بخشا گیا تو پھر کب بخشا جائے گا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وخیرات کے متعلق کیا ذکر ملتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رمضان میں عبادتوں کے معیار بلند تر کرنے اور قرآن کریم پڑھنے کے ساتھ ساتھ آنحضرت ﷺ کا ایک طریق صدقہ وخیرات کرنا بھی تھا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں کس طرح اموال صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ رمضان کے مہینے میں تیز آندھی کی طرح اموال صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے۔

سوال روزہ کی حقیقت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔'' فرمایا: ''روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جنوری 2023ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم ڈاکٹر عبد المنان صاحب (لندن)

5 جنوری 2023ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی پیدائش قادیان میں ہوئی اور 1956ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ہجرت کے بعد فیصل آباد منتقل ہوئے اور اپنے گھر کے ساتھ والے پلاٹ میں دار الحمد کے نام سے مسجد بنوائی۔ 2015ء میں یوکے شفٹ ہو گئے اور حضور انور کی اجازت سے ہومیوپیتھی ڈیپارٹمنٹ میں خدمت کا موقعہ ملا۔ کووڈ کے دوران بھی ادویات تیار کر کے دیا کرتے تھے۔ مرحوم نماز اور روزہ کے پابند، خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والے ایک ہمدرد، نیک، دیندار مخلص بزرگ تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم نعمان ہادی صاحب (مربی سلسلہ، وکالت تصنیف یوکے) کے نانا تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم میاں محمد صدیق صاحب

ابن مکرم میاں قربان حسین صاحب (ربوہ)

6 ستمبر 2022ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے تین مرتبہ اپنے حلقہ میں زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ایک نیک، مخلص اور غریب پرور انسان تھے۔

(2) مکرمہ مومنہ مبشر صاحبہ

اہلیہ مکرم چودھری مبشر احمد صاحب (ہالینڈ)

23 دسمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے پڑدادا حضرت حافظ احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ، دادا حضرت عبد القادر صاحب رضی اللہ عنہ اور نانا حضرت حاجی محمد الدین تہالوی صاحب رضی اللہ عنہ تینوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحومہ لجنہ ہالینڈ کی فعال رکن تھیں۔ مختلف شعبہ جات میں نیشنل اور لوکل سطح پر خدمت کی توفیق پائی۔ کمزوروں اور مظلوموں کیلئے غیر معمولی ہمدردی کا جذبہ رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم طلحہ احمد صاحب (مربی سلسلہ) آج کل سلووینیا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ (ربوہ)

30 دسمبر 2022 کو 93 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صابرہ وشاکرہ، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم شمس اقبال صاحب (مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی) کی نانی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں
ٹول فری نمبر : 1800 103 2131
اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11076: میں طیبہ کوثر بنت مکرم عبدالمجید صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مظفر احمد بھٹی الامۃ: طیبہ کوثر گواہ: فاروق احمد فرید

مسل نمبر 11077: میں صائمہ کوثر زوجہ مکرم ارشاد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن جماعت درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 1,50,000 روپے قابل ادا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ارشاد احمد الامۃ: صائمہ کوثر گواہ: ظہیر احمد

مسل نمبر 11078: میں پرویز اختر زوجہ مکرم محمد اکرم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1 جنوری 1985 پیدائشی احمدی ساکن درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 5000 روپے قابل ادا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد فرید الامۃ: پرویز اختر گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11079: میں زبیدہ بی زوجہ مکرم محمد شیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 18 جون 1979 پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 دسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 10,000 روپے قابل ادا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد الامۃ: زبیدہ جی گواہ: ارشاد احمد

مسل نمبر 11080: میں رضیہ بیگم زوجہ مکرم مشتاق حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 30 ہزار روپئے قابل ادا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فاروق احمد فرید الامۃ: رضیہ بیگم گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11081: میں شبانہ اے زوجہ مکرم کے ایم ابراہیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 2015 ساکن مڈیکری صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بینگلز چار عدد 50 گرام، نکلیس 4 عدد 100 گرام، 4 عدد انگوٹھیاں 10 گرام، 7 جوڑی کان کی بالیاں 38 گرام، بریسلیٹ 10 گرام (کل وزن 208 گرام، تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے ایم ابراہیم الامۃ: شبانہ اے گواہ: شمیم احمد غوری

مسل نمبر 11082: میں تحسینہ بیگم زوجہ مکرم جی ایم شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن مڈکری ضلع کڈاگو صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 نومبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک سونے کی چین اور ایک انگوٹھی وزن 24 گرام 22 کیرٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد الامۃ: تحسینہ بیگم گواہ: جی ایم شریف

مسل نمبر 11083: میں عقیلہ کلیم زوجہ مکرم کلیم ایم ایم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن مڈکری صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/ اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک سونے کا ہار 64 گرام، چار عدد چوڑیاں 32 گرام، کانوں کی بالیاں اور انگوٹھی 8 گرام (تمام زیورات 104 گرام 22 کیرٹ) حق مہر 50 ہزار روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمیم احمد غوری الامۃ: عقیلہ کلیم گواہ: جے ایم شریف

مسل نمبر 11084: میں شاہدہ بانو بنت مکرم جی ایس احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1960 پیدائشی احمدی ساکن مڈکری صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 3 عدد سونے کی چوڑیاں 56 گرام، سونے کا ہار ایک عدد 24 گرام، بالیاں اور انگوٹھی وزن 3 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمیم احمد غوری الامۃ: شاہدہ بانو گواہ: ٹی ایم شریف

مسل نمبر 11085: میں مبارکہ بانو زوجہ مکرم اکمل پاشا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن مڈکری صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور: ایک عدد سونے کا نیکلس 9 گرام، ایک عدد انگوٹھی 3 گرام، ایک جوڑی کان کی بالیاں 3 گرام (تمام زیورات کل 15 گرام 22 کیرٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمیم احمد غوری الامۃ: مبارکہ بانو گواہ: جے ایم شریف

مسل نمبر 11086: میں Hadhsar M.M ولد مکرم مصطفیٰ ایم ایم صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 26 فروری 2002 پیدائشی احمدی ساکن مڈیکری صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: جے ایم شریف العبد: Hadhsar M.M گواہ: شمیم احمد غوری

مسل نمبر 11087: میں رومان رضوان زوجہ مکرم رضوان ایم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن مڈیکری صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد چوڑیاں 20 گرام، ایک عدد چین 20 گرام، ایک عدد نیکلس 10 گرام، ایک جوڑی کان کی بالیاں 6 گرام ایک عدد چین 6 گرام کل وزن 62 گرام (تمام زیورات 22 کیرٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد غوری الامۃ: رومان رضوان گواہ: جے ایم شریف

مسل نمبر 11088: میں منورہ خاتون زوجہ مکرم ایم ای مشتاق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشت کاری عمر 53 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن مڈیکری صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جنوری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد پلاٹ عبدالکلام Layout 3rd stage رقبہ 2 سینٹ۔ زیور طلائی: ایک عدد سونے کی چین 36.600 گرام 22 کیریٹ، ایک عدد چین 31.400 گرام 22 کیریٹ (کل 64 رام) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد غوری الامۃ: منورہ خاتون گواہ: کے ایم ابراہیم

مسل نمبر 11089: میں منصور احمد ایم ایم ولد مظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن مڈیکری صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 25000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمیم احمد غوری العبد: منصور احمد ایم ایم گواہ: جے ایم شریف

مسل نمبر 11090: میں زُبیدہ بی زوجہ مکرم ایم حسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 61 سال پیدائشی احمدی ساکن مڈیکری صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل

متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: تین سونے کی چوڑیاں 26 گرام، ایک جوڑی کان کی بالی 8 گرام، 2 عدد سونے کی انگوٹھیاں 4 گرام، 3 عدد سونے کے ہار 42 گرام۔ کل وزن 80 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد غوری　　الامۃ: زُبیدہ بی　　گواہ: جے ایم شریف

مسل نمبر 11091: میں طاہر احمد ولد مکرم شیخ مبین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 17 مارچ 1986 پیدائشی احمدی ساکن ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شمیم احمد غوری　　العبد: طاہر احمد　　گواہ: سید بشیر الدین محمود احمد

مسل نمبر 11092: میں محمد صوفیان احمد ولد مکرم محمد عبدالغنی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 28 مارچ 2002 پیدائشی احمدی ساکن ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شمیم احمد غوری　　العبد: محمد صوفیان احمد　　گواہ: سید بشیر الدین محمود

مسل نمبر 11093: میں میر عبدالسلام ولد مکرم میر عبدالسجان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 23 ستمبر 2002 پیدائشی احمدی ساکن ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شمیم احمد غوری　　العبد: میر عبدالسلام　　گواہ: سید بشیر الدین محمود

مسل نمبر 11094: میں محمد فرحان احمد ولد مکرم عبدالرشید سہیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 23 اپریل 1996 پیدائشی احمدی ساکن ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شمیم احمد غوری　　العبد: محمد فرحان احمد　　گواہ: سید بشیر الدین محمود

مسل نمبر 11095: میں سید جلید احمد ولد مکرم سید نعیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 29 ستمبر 2000 پیدائشی احمدی ساکن ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شمیم احمد غوری　　العبد: سید جلید احمد　　گواہ: سید بشیر الدین محمود احمد

مسل نمبر 11096: میں میر منہاج احمد ولد مکرم میر معین الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 21 مارچ 2002 پیدائشی احمدی ساکن ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شمیم احمد غوری　　العبد: میر منہاج احمد　　گواہ: سید بشیر الدین محمود

مسل نمبر 11097: میں امتہ الرشید مبین زوجہ مکرم شیخ مبین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چار عدد چوڑیاں 50 گرام، ایک عدد ہار 30 گرام، تین عدد انگوٹھیاں 7.50 گرام، ایک جوڑی کان کی بالی 8 گرام۔ یہ زیور بینک میں رکھے ہیں (کل زیورات 18 کیریٹ) جو فی الحال خاکسار کے پاس موجود ہے وہ یہ ہے: ایک گلے کا ہار 25 گرام اور ایک عدد لچھا 25 گرام (18 کیریٹ) دو عدد کان کی بالیاں 9 گرام، ایک عدد چوٹی کا پھول، تین ناک کے تارے (18 کیرٹ)۔ حق مہر 20000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد غوری　　الامۃ: امتہ الرشید مبین　　گواہ: سید بشیر الدین محمود احمد

مسل نمبر 11098: میں الفت بی زوجہ مکرم اشتیاق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر پچاس ہزار قابل ادا۔ زیور نقرئی: چاندی کے جھمکے، چاندی کی انگوٹھی قیمت 8000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سجاد احمد　　الامۃ: الفت بی　　گواہ: محمد عباس

مسل نمبر 11099: میں الطاف حسین ولد مکرم محمد حنیف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سجاد احمد شبنم　　العبد: الطاف حسین　　گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11100: میں تسلیم اختر زوجہ مکرم ممتاز احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 40 ہزار روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سجاد احمد　　الامۃ: تسلیم اختر　　گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11101: میں تسلیم اختر زوجہ مکرم اخلاق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 2 فروری 1997 پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ شیندرہ ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 70 ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اخلاق احمد　　الامۃ: تسلیم اختر　　گواہ: بشیر احمد

مسل نمبر 11102: میں طاہرہ پروین زوجہ مکرم سجاد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر پچاس ہزار روپے اس میں سے 30000 قابل ادا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عباس　　الامۃ: طاہرہ پروین　　گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11103: میں روبینہ کوثر زوجہ مکرم شوکت علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1 جون 1997 پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد درج ذیل ہے۔ حق مہر 80 ہزار روپئے (بصورت زیور 30 ہزار) 50 ہزار قابل ادا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سجاد احمد　　الامۃ: روبینہ کوثر　　گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11104: میں بشریٰ بی زوجہ مکرم عبدالباسط صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر آٹھ ہزار روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سجاد احمد شبنم　　الامۃ: بشریٰ بی　　گواہ: نبیل احمد بھٹی

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 4 - May - 2023 Issue. 18

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

یہ بات یاد رکھیں کہ ہم نے جماعت کے وسیع تر مفاد کیلئے مشکلات کو صبر سے برداشت کرنا ہے

آج دنیا کے ہر ملک میں جماعت قائم ہے کیا یہ کسی ردِّعمل یا طاقت کے اظہار سے ہوا ہے نہیں بلکہ قربانیوں اور صبر اور دعاؤں کے نتیجہ میں ہوا ہے

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28/اپریل 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض لوگ مجھے پُرزور دلیلوں کے ساتھ لکھتے ہیں کہ پاکستان میں یا کسی اور جگہ جماعت کے حالات پر ہمیں صبر کے بجائے کچھ ردّعمل دکھانا چاہئے اور حضرت مصلح موعودؓ کی مثالیں دیتے ہیں کہ بعض جگہ آپؓ نے اسکی اجازت دی۔ یہ بالکل غلط باتیں ہیں جو آپؓ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ آپؓ نے قانون کے دائرے میں رہ کر بعض باتیں کیں لیکن بلا سوچے سمجھے بلوائیوں کی طرح جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی۔ اگر کہیں کوئی احتجاج کسی صورت میں ہوا تو وہ خلیفہ وقت کی اجازت کے ماتحت تھا۔ یہ نہیں کہ ہر کوئی افسر لوگوں کو اکٹھا کر کے احتجاج شروع کردے۔

تقسیم ہند سے پہلے جب انگریزوں کی حکومت تھی اور ہمارے مخالف افسروں نے کوشش کی کہ حضرت مصلح موعودؓ کی تقریروں کو اشتعال انگیز قرار دے کر آپؓ پر ہاتھ ڈالا جائے لیکن ہر دفعہ اس لیے ناکام ہوتے تھے کہ حضرت مصلح موعودؓ مخالفین اور حکومت کے افسران کو اُن کا چہرہ دکھا کر ہمیشہ جماعت کو آخر پر فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء کی جماعتوں کا کام صبر اور قانون کی پابندی ہے۔ جب بھی مخالف افسران نے کوشش کی اُن کے منصوبوں پر پانی پھر جاتا تھا۔ یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ آپؓ کوئی ایسی بات کرتے جو اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہوتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو بے شمار جگہ صبر اور دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ جن کے پاؤں نازک ہیں اور میرے ساتھ خاردار راستوں پر نہیں چل سکتے وہ بے شک مجھے چھوڑ دیں۔ پس یہ صبر ہی ہے جو دنیا میں جماعت کی انفرادیت قائم کیے ہوئے ہے۔

کئی میڈیا والوں کو بھی مَیں اکثر جواب دیتا ہوں کہ جو لوگ ہمیں تکلیف پہنچا رہے ہیں، جو ظلم کر رہے ہیں ان میں سے ہی احمدی بھی ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ ہم ردِّعمل دکھا سکتے ہیں لیکن ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے امن قائم رکھنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کیلئے یہ تعلیم دی ہے کہ تم نے امن سے کام لینا ہے البتہ قانون کے دائرے میں رہ کر اپنے حقوق لینے کی کوشش کرو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر دو قسم کا ہے۔ ایک صبر یہ ہے کہ انسان کو کسی ردِّعمل کی طاقت ہو اور پھر وہ صبر دکھائے۔ دوسرے اُس وقت کا صبر ہے جب مقابلے کی طاقت ہی نہ ہو یعنی مجبوری کا صبر ہے۔ طاقت ہوتے ہوئے صبر یہی ہے کہ ظلم کرنے والوں کا جواب نہ دینا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کا مظاہرہ کرنا اور مجبوری کا صبر یہ ہے کہ طاقت نہ ہوتے ہوئے آسمانی آفات پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر صبر کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو سامنے رکھتے ہوئے صبر کے تین معنی ہیں۔ پہلا گناہ سے بچنا اور اپنے نفس کو اُس سے روکنا۔ دوسرا نیک اعمال پر استقلال سے قائم رہنا۔ تیسرا جزع فزع سے بچنا۔

پہلے معنے کے رُو سے متواتر اور استقلال کے ساتھ اُن بدیوں سے رُکنا ہے جو اُسے اپنی طرف کھینچ رہی ہیں اور اُن بدیوں سے مقابلہ کیلئے تیار رہنا جو آئندہ اُسے اپنی طرف کھینچ سکتی ہیں۔ دوسرے معنے کی رُو سے انسان استقلال کے ساتھ اُن نیکیوں پر قائم رہے جو اُسے حاصل ہو چکی ہیں اور اُن کیلئے کوشش کرے جو ابھی اُسے نہیں ملی ہیں۔ یہ بھی صبر کی ایک قسم ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہیں اور یہ قرب دعاؤں سے ہی مل سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَاِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ۔ اور صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ سے مدد مانگو اور بے شک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سِوا دوسروں کیلئے یہ اَمر مشکل ہے۔ اللہ کا خوف رکھنے والے اور اللہ کی رضا چاہنے والے عاجزی دکھانے والے ہی ایسے صبر کا مظاہرہ کرسکتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ وَالَّذِیۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عُقۡبَی الدَّارِ اور جنہوں نے اپنے ربّ کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر بھی اور ظاہر بھی ہماری راہ میں خرچ کیا ہے اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دُور کرتے رہتے ہیں اُنہی کیلئے اس گھر کا بہترین انجام مقدر ہے۔ پس صبر، مستقل مزاجی، عاجزی اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کا نام ہے۔ یہ اُس وقت ہوگا جب ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق کریں گے اور اپنی زندگیوں کو اسکے احکام کے مطابق گزاریں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہمارا مقصود ہوگا۔

دشمن یہ چاہتا ہے کہ ہمارا ردّعمل ہو تو وہ مزید سختیاں کریں ہمارے نظام پر پابندیاں لگانے کی کوشش کریں۔ اس وقت بعض حکومتی افسران مخالفین کی پشت پناہی کر رہے ہیں تو اس طرح کے ردِّعمل پر حالات خراب ہوتے ہیں۔ بعض ایسے واقعات جماعت کی تاریخ میں ہیں کہ ایسے واقعات کی وجہ سے جماعت کو نقصان ہوا لیکن جب صبر کے ساتھ حالات بہتر کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کا فائدہ بھی ہوا۔ اس طرح بعض افسران پر اس کا مثبت اثر بھی ہوا ہے۔ ہمارے مار دھاڑ کے ردّعمل سے زیر تبلیغ افراد پر بھی بُرا اثر پڑے گا اور اُنہیں کہنے کا حق ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا تبدیلی پیدا کی کہ ہم ان کی جماعت میں آجائیں؟ پس یہ بات یاد رکھیں کہ ہم نے جماعت کے وسیع تر مفاد کیلئے مشکلات کو صبر سے برداشت کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ دوسروں کی سختیوں کو صبر کے ساتھ جھیلو اور برداشت کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کئی لوگ آپؐ اور صحابہؓ کا صبر دیکھ کر ہی ایمان لائے تھے۔ یہ مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی ملتی ہیں کہ کئی لوگ آپؑ کا صبر اور اخلاق دیکھ کر آپؑ کی جماعت میں شامل ہوئے اور آج بھی یہی حالات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کیلئے بھی وہی مشکلات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئیں۔ یاد رکھو اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے تاکہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے۔ مجھے بہت دُکھ ہوتا ہے جب پتا چلتا ہے کہ جماعت کا کوئی شخص کسی سے لڑا ہے۔ اگر کوئی شخص صبر سے کام نہیں لیتا تو وہ اس جماعت میں سے نہیں۔ پس اپنے معاملے کو خدا کے سپرد کردو۔ گالیاں سُن کر بھی برداشت سے کام لو۔ جب میں صبر کرتا ہوں تو تمہارا کام ہے تم بھی صبر کرو۔

آج دنیا کے ہر ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچ چکا ہے اور جماعت قائم ہے۔ کیا یہ کسی ردِّعمل یا طاقت کے اظہار سے ہوا ہے نہیں بلکہ قربانیوں اور صبر اور دعاؤں کے نتیجہ میں ہوا ہے۔ پس ہمیں صبر کا مظاہرہ کرتے رہنا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم نے اُن کو فوراً قبول کرلیا تھا اس لیے اُنہیں اپنی قوم کی طرف سے کوئی مشکل پیش نہیں آئی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قوم سے ہی انکار اور مشکلات درپیش تھیں۔ آپؐ کے مصائب کا سلسلہ تیرہ برس تک چلا گیا لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو صبر اور استقلال کی ہدایت ہوتی تھی۔ بار بار حکم ہوتا تھا کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا تُو بھی صبر کر۔ پس آپؐ کبھی سُست نہ پڑتے اور ہمیشہ قدم آگے بڑھتے تھے۔

ایک احمدی کسی گاؤں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے گاؤں میں مدرسے کا ملازم ایک مولوی سخت مخالف ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُس کی تبدیلی وہاں سے کردے۔ آپؑ مسکرائے اور فرمایا کہ اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔ پیغمبر خدا نے تیرہ برس دُکھ اُٹھائے مگر صحابہ کو صبر ہی کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے اور خدا تعالیٰ تمہیں ان کے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے جو شخص دُکھ دیتا ہے یا تو توبہ کرلیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ دنیاوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں لیکن خدا مجبور نہیں۔ پس اپنے اعمال کو صاف کرو غفلت نہ کرو۔ غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ سچی توبہ عمدہ بیج کی طرح ہے جو اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کیے گئے ہیں۔ تم اِن کیلئے دعا کرو کہ خدا تعالیٰ اِن کو بھی ہدایت دے۔ پس ہماری بھی کامیابی اسی میں ہے کہ ہم آپؑ کے نقشِ قدم پر چلیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا، اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔ پس یہ وہ نصائح ہیں جو ہماری کامیابی اور ترقی کی بنیاد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق اگر ہم صحیح رنگ میں ان نصائح پر توجہ دیتے رہیں گے تو ہماری کامیابی ہے۔ ہماری کامیابی انشاء اللہ مقدر ہے۔

اگر ہر احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھ لے تو بہت سے مسائل کا حل ہمارے رویوں اور دعاؤں سے نکل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر اور دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کے حصول کیلئے اِن باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad